معرکۂ دجّالِ اکبر

تفکیر، تدبیر اور تعمیل

جلد دوم

اسرار عالم

دار العلم، نئی دھلی

Copyright© Author

سلسلۂ مطبوعات۔۱۴

معرکۂ دجالِ اکبر (جلد دوم)

مصنف: أسرار عالم

MA'RAKA-E-DAJJAL-E-AKBAR(VOL-II)

By Asrar Alam

طبع اوّل: مارچ ۲۰۰۵

Published by

DAR-AL-ILM, NEW DELHI

ہدیہ: =/120 روپے

مصنف کی تصانیف

☆ اسلام اور اکیسویں صدی کا چیلنج

☆ عالم اسلام کی سیاسی صورت حال

☆ بین الاقوامی ایجنسیوں کا تعارف اور ان کا طریقہ کار

☆ عالم اسلام کی اقتصادی صورت حال

☆ عالم اسلام کی روحانی صورت حال

☆ ہندتو

☆ عالم اسلام کی اخلاقی صورت حال

☆ یا ساری الجبل! کیا دجال کی آمد آمد ہے؟

☆ عالم اسلام کی منصبی و مقصدی صورت حال

☐ ماکان و مایکون

☆ دجال۔ جلد اوّل

☆ دجال۔ جلد دوم

☆ دجال۔ جلد سوم

☆ فتنۂ دجالِ اکبر: خطرات و تدابیر

☆ معرکۂ دجالِ اکبر: تفکیر، تدبیر اور تعمیل۔ جلد اوّل

☆ معرکۂ دجالِ اکبر: تفکیر، تدبیر اور تعمیل۔ جلد دوم

Printed at: Asila Offset Printers, New Delhi- 110 002

Marfat.com

فہرست

پیشِ لفظ	۵
مقدمہ	۶
آثارِ قیامت	۷
علاماتِ معرکہ	۱۶
صورتِ مقاومت	۲۱
مقاومت کے اسلحے	۲۴
مدت مقاومت	۳۲
مراکز و مقاماتِ انفجار	۳۴
امت کی حقیقی حالت	۳۶
مجرمانہ غفلت	۴۴
عظیم ترین لاعلمی	۵۳
کوکبی مقتدرہ	۵۸
مقتدرہ کا ارتقاء	۶۹
عظیم تبدیلی	۸۲

Marfat.com

طویل مدت منصوبہ بندی ۹۳
تعمیر و تشکیل ۱۰۵
مشرقی دجالی محاذ ۱۱۹
انہدام ۱۲۵
یہودی۔عیسائی اختلاف ۱۴۷
دجالی کمانڈ ۱۵۶
تدبیر و توجیہ۔اوّل
☆ منصبی ذمہ داری ۱۶۳
تدبیر و توجیہ۔دوم
☆ منصوبہ بندی، تدبیر سازی اور تعمیل ۱۶۷
تدبیر و توجیہ۔سوم
☆ مشکلات و موانع ۱۷۳
تدبیر و توجیہ۔چہارم
☆ اہداف و مقاصد ۱۷۹
تدبیر و توجیہ۔پنجم
☆ مصابراتی پیش قدمی ۱۸۴
یادداشت ۱۹۲

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

حامداً و مصلیاً!

نبی آخرالزماں حضرت محمد ﷺ کی امت بنی نوع انسان میں وہ آخری امت ہے جو منصب شہادت پر فائز کی گئی ہے۔ چنانچہ پوری انسانیت کی کامیابی کا انحصار اب اسی گروہ پر ہے۔

بیسویں صدی عیسوی کی آخری دہائی تک آتے آتے واضح طور پر محسوس ہونے لگا کہ یہ امت تاریخ انسانی کے اس مرحلے میں داخل ہو چکی ہے جس کی خبر دیتے ہوئے آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا: عنقریب قومیں تم پر ٹوٹ پڑنے کے لئے بلاوادیں گی جیسے بھوکے (جانور) کھانے پر ٹوٹ پڑنے کے لئے بلاوادیتے ہیں (ابوداؤد و بیھقی)

اس اندوہناک صورت حال سے زیادہ کرب کی بات یہ ہے کہ امت مسلمہ ـــــ جو دنیا کی وہ واحد گروہ ہے جسے ماضی، حال اور مستقبل کا کافی علم (ماکان وما ھو کائن) دیا گیا ـــــ آج حیران اور ناواقف راہ بھٹک رہی ہے اور دنیا کی تاریکیوں سے روشنی کی بھیک مانگ رہی ہے۔ چودہ صدیوں بعد اب آثار قیامت کے ظاہر ہونے کی رفتار تیز ہوتی ہوئی محسوس ہوتی ہے گویا کوئی ہار ٹوٹ جائے اور یکے بعد دیگرے دانے گرنے لگیں۔

ان حالات کا تقاضا تھا کہ قرآن واحادیث مبارکہ کی روشنی میں امت کی صورت حال کا گہرائی سے جائزہ لیا جاتا، موجودہ حالات کی تبدیلی کو صحیح زاویہ سے دیکھا جاتا اور آئندہ کے لئے خطوط کار کی نشاندہی کی جاتی تاکہ یہ امت اپنے فرض منصبی کو کما حقہ سرانجام دے کر پوری انسانیت کو کامیابی سے ہمکنار کرے۔ چنانچہ انہیں امور کو پیش نظر رکھ کر یہ سلسلہ شروع کیا گیا ہے جس میں مختلف عناوین کے تحت بحث کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کوشش کو قبول فرمائے اور اس میں برکت عطا فرمائے۔

انہ سمیع قریب مجیب

اسرار عالم

Marfat.com

مقدمہ

اللہ تعالیٰ کا فضلِ خاص ہے کہ یہ عاجز ''معرکۂ دجالِ اکبر: تفکیر، تدبیر اور تعمیل ـــــ جلد دوم امت کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ الحمدللہ علی ذلک۔

صورتحال کی نزاکت بڑھتی جارہی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ امت کی ذمہ داریاں بھی۔ صورتحال کی نزاکت اس کی متقاضی ہے کہ اس کتاب کے محتویات سے امت کا ہر خاص و عام زیادہ سے زیادہ اور جلد از جلد واقف ہو جائے۔ لہذا امید ہے کہ قارئین اور بالخصوص اہلِ ہمم حسب استطاعت اسے عام کرنے کی سعی فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کوشش کو قبول فرمائے اور اس میں برکت عطا فرمائے۔

واللہ المستعان و علیہ التکلان

اسرار عالم

Marfat.com

آثارِ قیامت

(۱) قیامت کے آنے اور اس سے قبل ہونے والی جنگوں اور تصادمات وحادثات کا ابلیس، دجال اکبر، اہل ایمان، الذین اشرکوا، الذین کفروا، اصحاب الکہف والرقیم، الکہف، فجوۃ الارض یا فجوۃ الشمس، مجمع یا مجمع البحرین، صخرۃ، سبیل فی البحر، مغرب الشمس، مطلع الشمس، (الموقع) بین السدین اور (الموقع) بین الصدفین سے براہ راست تعلق ہے۔

(۲) معارکِ قیامت دراصل متعدد اقسام اور محیر العقول معرکوں کا وہ سلسلہ ہے جس کا دوسرا نام "معرکۂ اصحاب الکہف والرقیم" ہے۔ (الکہف: ۹ اور الاعراف: ۲۷)۔ معرکوں کا یہ وہ سلسلہ ہے جس کا آغاز فی الواقع عہد خاتم النبیین ﷺ میں ہی ہو گیا تھا جس کی پہلی کڑی غزوۂ بدر الکبریٰ تھی۔ یہ وہی سلسلۂ معارک ہے جس کی دیگر کڑیاں غزوۂ خیبر، غزوۂ فتح مکہ، غزوۂ حنین، غزوۂ ہوازن، غزوۂ طائف اور غزوۂ تبوک تھیں۔ غزوۂ بدر الکبریٰ اور غزوۂ فتح مکہ کے سلسلے کی دو درمیانی کڑیاں غزوۂ احد اور غزوۂ احزاب تھیں۔

(۳) غزوۂ خیبر ہی منصوبہ معارک خیر وشر میں مقدر معرکۂ خاتمۂ الذین ھادوا تھا جسے روئے ارض پر نبی آخر الزماں ﷺ کی بنفس نفیس موجودگی کے خوف سے ابلیس نے معرض

Marfat.com

التواء میں ڈال کر توسیع دینے اور معرکہ کو اس وقت حتمی انجام تک پہنچانے سے گریز کیا۔ اگر ایسا ہو جاتا تو غزوۂ خیبر ہی وہ معرکہ ثابت ہوتا جس میں روئے ارض پر بیشتر الذین ھادوا کا خاتمہ ہو جاتا جو دراصل مقدر سبب ہوتا دجالِ اکبر کے غصہ اور اس کے نتیجہ میں ظہور کا۔ چونکہ ابلیس دجالِ اکبر کو روئے ارض پر نبی آخر الزماں ﷺ کے براہ راست سامنے لانے اور مقابلہ آرا کر دینے کے بعد اس کے ممکنہ انجام سے خوف زدہ ہو گیا اس لئے اس نے تدبیری پس پائی (Tactical & Strategic Retreat) اختیار کر لی اور اس طرح وہ الــــذیـــن ھـــادوا کے کلی خاتمہ اور دجالِ اکبر کے ظہور کو چند سالوں کے لئے مؤخر کرنے میں کامیاب ہو گیا جس کا اس کو اختیار تھا۔ روئے ارض پر حضرت مہدی علیہ السلام کی آمد اور ان کی قیادت میں فی الواقع غزوۂ خیبر کی تعمیل مکرر (Reenactment) اور حتمی تکمیل (Completion) ہو گی۔

(۴) غزوۂ تبوک ہی منصوبۂ خیر و شر میں مقدر معرکۂ اصحاب مدین تھا جسے روئے ارض پر نبی آخر الزماں ﷺ کی بنفس نفیس موجودگی کے خوف سے ابلیس نے روبہ عمل لانے سے گریز کیا۔ اگر ایسا ہو جاتا تو غزوۂ تبوک ہی وہ معرکہ ثابت ہوتا جس میں روئے ارض پر بیشتر اصحاب مدین کا خاتمہ ہو جاتا جو دراصل مقدر سبب ہوتا دجالِ اکبر کے غصہ اور ظہور کا۔ چنانچہ اس موقع پر بھی ابلیس نے تدبیری پس پائی (Tactical & Strategic Retreat) اختیار کی تاکہ ظہور دجالِ اکبر کو مؤخر کر سکے۔ روئے ارض پر حضرت مہدی علیہ السلام کی آمد اور ان کی قیادت میں بالآخر الملحمۃ الکبریٰ کی مقاومت در اصل غزوۂ تبوک کی تعمیل مکرر (Reenactment) اور حتمی تکمیل (Completion) ہو گی۔

(۵) غزوۂ حنین، غزوۂ ہوازن اور غزوۂ طائف ہی منصوبۂ معارک خیر و شر میں مقدر

Marfat.com

معرکۂ شرک یا معرکۂ اصحاب فیل تھا، جسے ابلیس نے توسیع دینے اور حتمی انجام تک پہنچانے سے گریز کیا۔ ظاہر ہے اس کا واحد سبب روئے ارض پر نبی آخر الزماں ﷺ کی موجودگی تھا۔ اگر یہ معرکہ آنحضور ﷺ کی حیات طیبہ میں ہی تکمیل پاجاتا تو یہی 'غزوۂ ہند' ہوتا۔ اور اس میں "الذین اشرکوا" یعنی "اصحاب فیل" کا خاتمہ مقدر تھا۔ چونکہ ابلیس نے اس موقع پر بھی تدبیری پس پائی (Tactical & Strategic Retreat) اختیار کر لی لہذا اب یہی معرکہ عن قریب "معرکۂ ہند" یا "غزوۂ ہند" کی صورت میں ظہور پزیر ہوگا۔ امت مسلمہ محمدیہ کے ذریعہ غزوۂ ہند میں شرکت دراصل غزوۂ حنین، غزوۂ ہوازن اور غزوۂ طائف میں شرکت اور ان کے مقاصد کی تکمیل ہوگی۔

(۶) یہی سبب ہے کہ آنحضور ﷺ نے معرکۂ اصحاب الکہف والرقیم کے سلسلہ کی مذکورہ جنگوں کو غزوۂ ہند، غزوۂ روم اور غزوۂ مسیح الدجال کے نام سے پکارا ہے۔ (سنن نسائی، مسند احمد)۔ حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام ان معرکوں میں دراصل نبی آخر الزماں ﷺ کی قائم مقامی یا اگر اللہ تعالیٰ نے بنفس نفیس انہیں بھیج دیا تو ان کی نیابت فرمائیں گے اور اس طرح اہل ایمان کی ان معرکوں میں شرکت گویا آنحضور ﷺ کی معیت ہوگی۔ ان شاء اللہ۔

(۷) اب اس آخری عہد میں روئے ارض پر نبی آخر الزماں ﷺ کے ذریعہ قائم کردہ 'الحکم' کے کلی انہدام (1923) اور نتیجتاً 'فساد فی الارض' کے قائم ہونے (صحیح ابن حبان بروایت ابو امامہ نیز مسند احمد بروایت حضرت حذیفہ) کے بعد معرکہ ہای قیامت یا معرکۂ اصحاب الکہف والرقیم اغلباً درج ذیل معرکوں پر مشتمل ہوگا۔

(۱) معرکۂ دجاجلہ

Marfat.com

(۲) معرکۂ اصحابِ موسیٰ

(۳) معرکۂ اصحابِ مدین

(۴) معرکۂ اصحابِ فیل

(۵) معرکۂ ابناء فساد ملکوت

(۶) معرکۂ شیاطین ملجمہ

(۷) معرکۂ دجالِ اکبر

(۸) معرکۂ یاجوج وماجوج

(۸) معرکۂ دجاجلہ: ''معرکۂ دجاجلہ'' کئی معرکوں کا مجموعہ ہے۔ یہی ''معرکۂ جبت'' ہے۔ اسی کا دوسرا نام ''معرکۂ خبث'' ہے۔ یہی وہ سلسلہ ہے جس کی ذیلی کڑیاں ''معرکۂ طاغوت'' یا ''معرکہ ہائی طواغیت'' ہیں۔ ''الحکم'' کے حقیقی انہدام (661 عیسوی) سے لے کر اعتباری انہدام (1923) تک وقوع پزیر ہونے والے معرکوں کی یہی حقیقت ہے۔ لہذا اس سلسلہ کو ''معرکۂ ملک اللہ'' بھی کہا جا سکتا ہے۔

(۹) معرکۂ اصحاب موسیٰ: ''معرکہ اصحاب الکہف والرقیم'' کے چار بنیادی سلسلوں میں یہ پہلا سلسلہ ہے۔ ''معرکۂ اصحاب موسیٰ'' بھی کئی معرکوں کا مجموعہ ہے۔ یہی ''معرکۂ الذین کفروا'' ہے۔ یہ اصحاب موسیٰ ہی تھے اور ہیں جو سینکڑوں انبیاء بنی اسرائیل کی بعثت کے باوجود ''میثاق ابراہیمی'' کے پورا کرنے میں کوتاہ ثابت ہوئے اور جس کی پاداش میں بالآخر معزول کردیئے گئے اور ان کی جگہ امت محمدیہ برپا کی گئی جس نے اپنے رسول ﷺ کی معیت وقیادت میں نہ صرف ''میثاق ابراہیمی'' کو پورا کیا بلکہ اس ایفاء عہد کے صلے میں ''میثاق محمدی'' سے بھی سرفراز کی گئی۔ اپنی معزولی اور امت محمدیہ کی ''میثاق محمدی'' سے سرفرازی کے بعد

Marfat.com

حاسدانہ طور پر ابلیس کی حمایت میں الذین ھادوا کے ذریعہ چھیڑا گیا یہ وہ معرکہ ہے جسے ''معرکۂ الذین کفروا'' سے موسوم کیا گیا۔ یہی وہ سلسلۂ جنگ ہے جس کی ایک خصوصیت ''معرکۂ بیت اللہ'' ہے۔

(۱۰) معرکۂ اصحابِ مدین: ''معرکۂ اصحابِ مدین'' متعدد معرکوں پر مشتمل ابلیسی معرکوں کا وہ سلسلہ ہے جس کے اہم شرکاء اصحاب الائکۃ، اصحاب الرس اور اصحاب الحجر کے باقیات اور مظاہر جدید ہیں۔ اسی سلسلہ کا اہم ترین معرکہ ''الملحمۃ الکبریٰ'' ہے۔

(۱۱) معرکۂ اصحابِ فیل: ''معرکۂ اصحابِ فیل'' ہی ''معرکۂ الذین اشرکوا'' ہے۔ یہی وہ سلسلۂ معارک ہے جس کا دوسرا نام ''معرکۂ ابناء قابیل'' بھی ہے۔ ''معرکۂ اصحابِ فیل'' ـــــــ ''معرکۂ اصحاب الکہف والرقیم'' کے چار بنیادی سلسلوں میں دوسرا سلسلہ ہے اور یہ بھی ''معرکۂ بیت اللہ'' کی دوسری کڑی ہے۔ معرکۂ اصحاب فیل کے سلسلہ میں وقوع پذیر ہونے والا اہم ترین معرکہ ''غزوۂ ہند'' ہوگا۔ یہی حقیقی ''معرکۂ مہا بھارت'' ہے۔

(۱۲) ''معرکۂ ابناء فساد ملکوت: معرکۂ اصحاب الکہف والرقیم کا یہ وہ غیر معمولی اور ہیبت ناک تیسرا سلسلہ ہے جو روئے ارض پر غیر انسانی، نیم انسانی، حیوانی، نیم حیوانی اور غیر حیوانی مخلوقات کے ظہور اور تغلّب کے سبب ہوگا۔ معرکۂ ابناء فساد ملکوت کے ذیل میں ہونے والی تصادمات وحوادث کے شرکاء درج ذیل ہوں گے۔

(۱)	ابناء فسادِ ملکوت نوری	بالخصوص ابناء فسادِ ملکوت ملکی
(۲)	ابناء فسادِ ملکوت ناری	بالخصوص ابناء فسادِ ملکوتِ شمسی

Marfat.com

	ابناء فسادِ ملکوت ارضی	(۳)

ان معرکوں میں ابناء فساد ملکوت ارضی بجائے خود بری، بحری، فضائی ہونے کے ساتھ ساتھ بنیادی طور پر ابناء فساد ملکوت ارضی انسانی، نیم انسانی، حیوانی، اور نیم حیوانی پر مشتمل ہوں گے۔

(۱۳) معرکۂ شیاطین ملجمۃ: معرکۂ اصحاب الکہف والرقیم کے تحت ابلیس کی نوری، ناری، ارضی اور ظلماتی افواج کی یہ وہ جنگ ہے جس کا آغاز مذکورہ انسانی و نیم انسانی معرکوں کے متوازی ہوگا۔ ظاہر ہے اس کا مقصد وحید اہل حق کو کمزور کرنا اور اہل شر کو تقویت پہنچانا ہے۔ یہ معرکہ دراصل ان قوتوں کے ذریعہ اہل حق پر کیا جانے والا حملہ ہے جو ابلیس کی محفوظ افواج (Reserve Forces) کہلاتی ہیں اور ارض و ماوراء ارض میں مختلف مقامات پر چھپی ہوئی، پناہ گزیں یا روکی ہوئی ہیں اور روئے ارض پر طیبات کے کم ہونے کی صورت میں تیزی سے باہر آ کر حملہ آور ہو رہی ہیں۔

(۱۴) معرکۂ دجالِ اکبر: معرکۂ دجالِ اکبر —— دجاجلہ، اصحابِ موسیٰ، اصحابِ مدین، اصحابِ فیل، ابناء فساد ملکوت اور شیاطین ملجمۃ کا سب سے بڑا اور آخری تجمع ہوگا جس کی سربراہی دجالِ اکبر ابلیس کی سرپرستی میں کرے گا۔ ابلیس کے ذریعہ روئے ارض پر خیر کے خاتمہ کی یہ سب سے بڑی اور مہیب ترین کوشش ہوگی۔ لیکن دجالِ اکبر کے قتل ہوتے ہی یہ ساری فوج درہم برہم ہو جائے گی۔

(۱۵) معرکۂ یاجوج و ماجوج: ''معرکۂ یاجوج و ماجوج'' ''معرکۂ دجالِ اکبر'' کی شکست کے بعد ابلیس کی وہ حرکت مذبوحی کے مانند ہے جس کا ارتکاب وہ اپنی آخری فوج کو صف بستہ کر کے کرے گا۔ یہ فوج مخلوقاتِ فساد ملکوت پر مشتمل ہوگی۔

Marfat.com

(۱۶) ہر چند کہ نبی آخر الزماں ﷺ کامیابی کے ساتھ مقصدِ رسالت تک پہنچ گئے اور ابلیس اپنے مقصد میں حقیقی طور پر ناکام و نامراد ہوگیا اور اس طرح اللہ تعالیٰ کا کلمہ بالآخر بلند ہوا اور ابلیس کا کلمہ سرنگوں (ورضیت لکم الاسلام دینا۔المائدہ ۳) لیکن ابلیس کی جانب سے سپر اندازی نہیں ہوئی۔ چنانچہ "میثاقِ محمدی" کے تحت اس معرکہ کو حتمی اور منطقی انجام تک لے جانا اور پورے بنی نوعِ انسان کو کامیاب کرنے کی ذمہ داری امتِ محمدیہ پر لازم آئی (سورۂ التوبہ) اور اس تعلق سے:

(۱) حفاظت، اقامت اور توسیع عدل

Establishment, Protection and Extension of Adl

______ (الشوریٰ ۱۳ تا ۱۵)

(۲) مراقبت عامہ وخاصہ

Watchfulness (General & Special)

(الاعراف۔۲۷ اور الانفال۔۶۰)

(۳) استعداد **Preparedness** (الانفال ۶۰) ____ اور ____

(۴) جہاد **Jihad** ______ (التوبہ)

امتِ محمدیہ کا فرضِ منصبی اور مقصدِ وجود قرار پایا۔ لیکن خلافتِ راشدہ کے ختم ہوتے ہوتے دین اللہ میں فسادِ عظیم پیدا کر دیا گیا۔ حجۃ الوداع سے ظہورِ مہدی و عیسیٰ علیہما السلام اور قتلِ دجالِ اکبر تک ایک لمحے کے لئے بھی من جانب اللہ

(۱) اقامت، حفاظت اور توسیعِ عدل

(۲) مراقبتِ عامہ وخاصہ

Marfat.com

(۳) استعداد ـــــ اور

(۴) جہاد ـــــ کی ذمہ داری امت پر ساقط نہیں ہوئی۔

لیکن 661 عیسوی کے بعد عملاً ایسا کر دیا گیا۔ (ملاحظہ فرمائیں دجال جلد سوم) اور اس کی سرتا سر ذمہ داری امت محمدیہ کی قیادت ـــــ حکمرانوں، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیان معاشرہ پر ہے جن کے ہاتھ اس جرم میں آلودہ ہیں۔ ہر چند کہ اس جرم میں سب شریک ہیں لیکن ان میں سب سے بڑے مجرم وہ علماء و مشائخ ہیں جنہوں نے اسے نہ صرف سندِ جواز عطا کیا بلکہ اپنے قول و عمل، قرآن کی تفسیروں، سنت کے خاتمہ اور جعلی سنت کے اجراء احادیث کی من مانی ترتیب و شرح، فقہ کی تدوین، اور بالخصوص تصوف کے رواج کے ذریعہ ـــــ اسلام کو دین اللہ کی بجائے مذہب، مسلک اور مشرب بنا کر رکھ دیا۔ چنانچہ:

(۱) اقامت، حفاظت اور توسیعِ عدل عملاً جرم قرار پایا۔ یہی سبب ہے کہ مسلم معاشرے میں حضرت حسن بن علی، حضرت حسین بن علی، حضرت عبداللہ بن زبیر سے لے کر تا این وقت اہل ہمم کو دین اللہ پر چلنے کی قیمت چکانی پڑتی ہے۔

(۲) مراقبتِ عامہ اور خاصہ (الاعراف: ۲۷ اور انفال ۶۰) کے فریضہ کا نام و نشان اسلامی معاشرہ میں مٹا دیا گیا اور 661 عیسوی سے آج تک امت اس تعلق سے معطل اور ناواقف محض بنا کر رکھ دی گئی چنانچہ اس طرح ابلیس، دجال اکبر، دجاجلہ اور شیاطینِ انس و جن کو پوری روئے زمین بشمول دار الاسلام میں کھل کھیلنے اور منصوبہ بند طور پر مضبوط تر ہونے کے لئے کھلی اجازت دے دی گئی۔

(۳) استعداد (الانفال: ۶۰) کو حرفِ غلط کی طرح مٹا دیا گیا۔

(۴) جہاد کو پہلے عملاً "مکر خفیہ" پھر قولاً اور عملاً ـــــ اور بالآخر اعلاناً ساقط کر دیا

Marfat.com

گیا۔ ہرچند کہ یہ سارے کام بظاہر حکمرانوں کے ہاتھوں ہوئے لیکن انھیں عملی جامہ پہنانے والے حقیقتاً علماء اور مشائخ تھے۔ یہ وہ فساد ہے جس کے خطرے سے اللہ تعالیٰ نے اسی ''میثاق محمدی'' میں آگاہ کردیا تھا۔ (التوبہ: آیات ۳۰ تا ۳۵)

Marfat.com

علاماتِ معرکہ

(۱) معرکہ اصحاب الکہف والرقیم اور اس سلسلہ کے تمام معرکوں کی حقیقی زمین بالکل تیار ہو چکی ہے اور اس کے بیشتر علامات روزِ روشن کی طرح ظاہر ہو چکے ہیں اس تعلق سے جو کچھ قابلِ بحث ہے وہ صرف ان کی معلومات ہے۔ جہاں یہ سارے علامات روزِ روشن کی طرح ظاہر ہو چکے ہیں۔ وہیں یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ان کے حوالے سے امت کا بڑا طبقہ بالخصوص اس کی قیادت ـــــ حکمراں، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیانِ معاشرہ ـــــ عام طور پر نابلد اور ناواقف ہیں۔ یہ تمام طبقات ناواقفیت میں مشترک ہوتے ہوئے بھی پانچ قسموں پر مشتمل ہیں:

(۱) حکمراں، دانش وران اور اکثر اعیانِ معاشرہ: ان میں اکثر ناواقف اور بعض مجہول ہیں۔

(۲) علماء و مشائخ: ان میں اکثر نہ صرف ناواقف ہیں بلکہ اپنے خلاف قرآن و سنت مخصوص علوم اور ماحول میں صدیوں سے رہنے کے سبب اس قوتِ فہم سے بھی محروم ہو چکے ہیں جس کا ادراک عام انسان حواسِ خمسہ اور عقل کے ذریعہ بھی کر لیتا ہے۔ بلکہ اکثر اس سے بھی ناواقف ہیں کہ وہ ایسے ہو چکے ہیں۔

(۳) حکمراں، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیانِ معاشرہ کا وہ طبقہ جو پچھلی صدی میں برپا ہونے والی تحریکاتِ اسلامی سے علاقہ رکھتا ہے۔ ان میں اکثر گویا "تخبط"

Marfat.com

کی حالت میں ہیں۔

(۴) علماء، مشائخ اور تحریک اسلامی کا سودی طبقہ: علماء، مشائخ، اہل مدرسہ اور تحریک اسلامی کا وہ طبقہ جو بالخصوص پیٹروڈالر کے پردے میں سود اور ربا سے خوب سیراب ہوا ہے وہ مخبوط الحواس (البقرہ:۲۷۵) ہو چکا ہے۔

(۵) علماء، مشائخ اور تحریک اسلامی کا مبتلی طبقہ: علماء، مشائخ اور تحریک اسلامی کا وہ طبقہ جو بالخصوص دجالی چشمہ کے پانی سے خوب سیراب ہوا وہ بھی ذہناً اور جسداً مفلوج (البقرہ:۲۴۹) ہو چکا ہے۔

(۲) معرکۂ اصحاب الکہف والرقیم اور اس سلسلہ کے تمام معرکوں کے حوالے سے ظاہرو باہر علامات درج ذیل ہیں:

(۱) ابلیسی کوبی تحالف کا آنحضور ﷺ کی وفات حسرت آیات (632 عیسوی) کے بعد تقریباً تیرہ سو سالوں کی جدوجہد کے نتیجہ میں 47-1945 کے مابین کامیابی سے Take-off Stage کو پار کر لینا۔

(۲) کوبی قوت کا کائنات میں پائی جانے والی ایسی قوتوں پر قابو پا لینا جنہیں انسانی حدِ امکان میں پائی جانے والی قوت تسخیر نہ کر سکے۔ اس عاجز کا اندازہ ہے کہ کوبی قوت کو ایسی طاقت 1940 آتے آتے حاصل ہو گئی تھی۔

(۳) ایسی قوت پر قابو پا لینے کے بعد پوری روئے ارض پر کوبی قوت کا سپر آف دَ سپرس (Super of the Supers) بن جانا۔ اس عاجز کا اندازہ ہے کہ 1945 میں کوبی قوت سپر آف دِ سپرس (Super of the Supers) ہو چکی تھی۔

(۴) ابلیسی کوبی سائنس اور ٹکنالوجی کی سرعت (Acceleration) کا ناقابل

رجعت(Irreversible)ہو جاتا۔

(۱) ابلیسی کوبی سائنس سے قبل سائنس ـــــ فطرت کو جان لینا (Knowing of the Nature-Scientia) تھا۔ ابلیسی کوبی سائنس نیوٹن(Newton) کے بعد اور بالخصوص آئین سٹائن(Einstein) کے بعد فطرت کا جاننا یا جان لینا، باقی نہیں رہا۔

(۲) ابلیسی۔کوبی ٹکنالوجی سے قبل ٹکنالوجی ـــــــــــــــ ''فطرت کی نقل کر لینا'' (Making like natural or Imitating the Nature-Techne) تھی۔ابلیسی کوبی ٹکنالوجی 1945 کے بعد ''فطرت کی نقل کر لینا باقی نہیں رہ گئی۔

(۳) ابلیسی کوبی سائنس اور ٹکنالوجی سے قبل فطرت(Nature) اصلی اور حقیقی(Original) کا نام تھا اور ٹکنالوجی کے ذریعہ مصنوعی(Artificial) اشیاء وجود میں آتے تھے۔یعنی کائنات میں جو کچھ پایا جاتا تھا وہ فطرت(Nature) تھا جس کا صانع (بنانے والا) اللہ تعالی یا بالفاظ دیگر قدرت تھی۔انسان جو کچھ بناتا تھا وہ مصنوعی(Artificial) کہلاتا تھا۔فطرت سے بنی شیٔ اصلی اور فطری تھی اور انسان کے ذریعہ بنی شیٔ نقل، غیر فطری اور غیر اصلی تھی۔فطرت مکمل اور پائیدار تھی اور مصنوعی ناقص اور ناپائیدار۔

(۴) ابلیسی کوبی سائنس اور ٹکنالوجی نے فطرت(Nature) بنانے کا آغاز کر دیا ہے۔ اب فطرت کے ذریعہ بنی شیٔ نقلی، غیر مناسب اور ناقص ہوگئی اور وہ فطرت(Nature) جس کو ابلیسی کوبی سائنس نے بنانے کا آغاز کیا ہے وہ اصلی، فطری مناسب اور مکمل قرار دی گئی۔ یہ وہ

Marfat.com

عمل ہے جسے ''فطرت کی انسانیت سازی(Humanization of Nature)یا انسان کی غیر فطرت/انسانیت سازی(Denaturalization or Dehumanization of Man) کا نام دیا گیا ہے۔

(۵) ابلیسی کوبی سائنس اور ٹکنالوجی اور اس کی رفتار کا بے قابو ہو کر ناقابل رجعت(Irreversible) ہو جانا۔

(٦) کوبی نفسیات پر اہلِ ایمان، حضرتِ مہدی، حضرتِ عیسیٰ حضرتِ الیاس، حضرتِ ادریس علیہم السلام، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ملائکۃ بالخصوص حضرت جبریل اور حضرتِ میکال علیہم السلام اور دیگر مطیعِ رب مخلوقات کے ہاتھوں زیرِ عتاب آنے کے خوف کا طاری ہو جانا اور ان کا بدحواسی میں کائنات کی ہر جگہ ـــــ بری' بحری، فضائی، خلائی ماحول اور ماوراء خلاء کے ایک ایک ملی میٹر حصے ـــــ کی ہر لمحے نگرانی کرنا تا کہ کوئی ربانی فوج(Alien) ان پر حملہ آور نہ ہو جائے۔

(۷) کوبی نفسیات پر ''مکمل خوفِ وجود'' کا طاری ہو جانا اور اس ذہن کے تحت جلد از جلد اپنی اکثر آبادی کو روئے ارض سے دور کسی محفوظ و مامون مقام/مقامات میں پناہ گزیں کر دینے کی بدحواسی کا طاری ہو جانا۔

(۸) کوبی مقتدرہ کا 'کلی فسادِ ارضی' اور 'کلی خاتمۂ مخلوقاتِ ارضی' پر عملاً اور حقیقتاً قادر ہو جانا۔

(۹) ابلیس کا بالآخر دجالِ اکبر ـــــ کوبی ملاقات' کو یقینی بنا دینے میں کامیاب ہو جانا۔ بعض قرائن اور آثار سے اندازہ ہوتا ہے کہ بظاہر پانچ ہزار سالوں یا کم از کم دو ہزار سالوں کے بعد پہلی بار ابلیس کو روئے ارض پر کوبی مقتدرہ کے ذریعہ ایسا تسلط، تغلب اور اطمینان

Marfat.com

نصیب ہوا کہ اس نے بالآخر دجال اکبر کے ظہور کی کارروائی کا عملاً آغاز کردیا۔اس کارروائی کا پہلا مرحلہ تھا دجال اکبراور کوکبیوں یا اس کے مقتدرہ کے متعدد یا کم ازکم ایک فرد کے مابین براہ راست حقیقی تعلق کا قیام۔ چنانچہ بعض قرائن اور آثار کی بنیاد پر اس عاجز کا اندازہ ہے کہ پانچ ہزار سالوں یا جیسا کہ میں نے لکھا ہے کم ازکم دو ہزار سالوں کے بعد ابلیس بالآخر دجالِ اکبر اور کوکبی مقتدرہ کے مابین کم از کم ایک حقیقی ٹیلی کانفرنسنگ (Real Teleconferencing) کرنے میں کامیاب ہوگیا ہے۔یہ ٹیلی کانفرنسنگ اغلباً 84-1980 کے مابین ہوئی ہے۔

Marfat.com

صورتِ مقاومت

(۱) مقابلہ آرا فریق: معرکۂ اصحاب الکہف والرقیم میں دو فریق مقابلہ آرا ہوں گے۔ یہ دو فریق درج ذیل انواع و افراد پر مشتمل ہوں گے:

(الف) فریق اول: ابلیس، دجالِ اکبر، دجاجلہ، شیاطینِ نور، شیاطینِ نار، شیاطینِ ارض، شیاطینِ جن، شیاطینِ انس، ابناء فساد ملکوت ماوراء ارضی، ابناء فسادِ انس بالخصوص ابناء قابیل، ابناء فساد ملکوت ارضی بالخصوص غلام، نیم انسانی مخلوقات، حیوانی۔انسانی مخلوقات، غیر انسانی۔انسان نما مخلوقات اور غیر حیوانی مخلوقات۔

(ب) فریق ثانی: اللہ، آنحضور ﷺ حضرت عیسیٰ، حضرت مہدی، حضرت ادریس، حضرت الیاس، اہلِ حق نوری، اہلِ حق ناری، امت مسلمہ بالخصوص اہلِ فسطاطِ ایمان، حیواناتِ ارضی، نباتاتِ ارضی، جماداتِ ارضی، حشرات الارض، ملائکۃ مخلوقاتِ ماوراءارضی،

(۲) محاذاتِ مقاومت: قرآن وسنت رسول اللہ ﷺ اور دیگر اخبار و آثار سے اندازہ ہوتا ہے کہ معرکۂ اصحاب الکہف والرقیم میں بنیادی طور پر درج ذیل محاذات (Theatres) ہوں گے۔

(۱)	مشرقی محاذ	Eastern Theatre
(۲)	مغربی محاذ	Western Theatre

Marfat.com

Northern Theatre	شمالی محاذ	(۳)
Southern Theatre	جنوبی محاذ	(۴)
Central Theatre	وسطی محاذ	(۵)
South-Eastern Theatre	جنوب مشرقی محاذ	(۶)
South-Western Theatre	جنوب مغربی محاذ	(۷)
North-Western Theatre	شمالی مغربی محاذ	(۸)
Far-Eastern Theatre	مشرقِ بعید محاذ	(۹)
Far-Western Theatre	مغربِ بعید محاذ	(۱۰)
Oceana-Island Theatre	جزیرہ بحری محاذ	(۱۱)
Space-Territorial Theatre	خلائی۔ بری محاذ	(۱۲)
Lunar Theatre	قمری محاذ	(۱۳)
Solar Theatre	شمسی محاذ	(۱۴)
Solar-Family Theatre	عیال شمسی محاذ	(۱۵)
Trans-Solar Theatre	ماوراء شمسی محاذ	(۱۶)
Sub-Terranean Theatre	زیرزمینی محاذ	(۱۷)

(۳) طبقاتِ محاذات: یوں تو ہر محاذ پر ابلیس، دجالِ اکبر اور کوبی مقتدرہ کے تمام حلفاء پائے جائیں گے لیکن بایں ہمہ بنیادی طور پر مختلف محاذات الگ الگ طبقات کے لئے مخصوص ہوں گے۔ اس کے درج ذیل مدارج ہوں گے:

۷۸۹۳۹

Marfat.com

(۱) مدرج اول: یہ عالمی بلکہ کائناتی سطح ہے۔ یعنی اس سطح کے افراد اور طبقات کا عمل دخل ہر سطح پر ہوگا۔ اس سطح میں درج ذیل افراد یا طبقات پائے جائیں گے:

(۱) ابلیس

(۲) دجالِ اکبر

(۳) کوبی

(۴) ابناء قابیل،

(۲) مدرجِ دوم: یہ منطقہ جاتی سطح ہوگی یعنی اس سطح کے افراد اور طبقات بنیادی طور پر اپنے اپنے منطقوں اور محاذات (Theatres) کے ذمہ دار ہوں گے۔ ان میں درج ذیل طبقات اہم ترین ہوں گے۔

(۱) اصحابِ روم: ان سے مراد ہے غیر نصاریٰ یعنی اغلباً پروٹیسٹینٹس (Protestants)۔

(۲) واسپ (WASP): یعنی سفید فام اینگلوسیکسن پروٹیسٹنٹ۔

(۳) اصحابِ اصفر: یعنی چینی، منگولیائی، تبتی، کوریائی وغیرہ

(۴) اصحابِ فیل: ان میں اصحابِ فیل کے تمام طبقات بالخصوص ابناء قنطورہ۔

Marfat.com

مقاومت کے اسلحے

اس معرکۂ اصحابِ الکہف والرقیم میں استعمال ہونے والے اسلحوں اور تدبیروں سے مراد ان اسلحوں سے ہے جن کا استعمال ابلیس، دجال اکبر اور بالخصوص کوبی مقتدرہ اور ابناء قابیل اہلِ ایمان کے خلاف کریں گے۔ یہ اسلحے اور تدبیریں درج ذیل اقسام کی ہوں گی۔ ذیل میں مذکور یہ بنیادی اقسام دراصل انواع کا ذکر ہیں جس سے ظاہر ہے کہ ان میں سے ہر ایک نوع درجنوں بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں ذیلی قسموں پر مشتمل ہو سکتا ہے جن کا ذکر کرنا یہاں مشکل ہے۔

(۱) روایتی اسلحے (Conventional Weapons): اغلب گمان یہی ہے اور آثار و حوادث بتا رہے ہیں کہ کوبی مقتدرہ ایسے روایتی اسلحوں کا استعمال کم سے کم کرے گا بلکہ ممکن ہے بالکل نہ کرے۔

(۲) جوہری اسلحے (Nuclear Weapons): ان معرکوں میں ابلیسی کوبی مقتدرہ جن اسلحوں کا بے محابا استعمال کرے گا ان میں ہر قسم کے جوہری اسلحے (Nuclear Weapon System) اولین فہرست میں ہیں۔

(۳) لیزر اسلحے (Laser Weapons): ان معرکوں میں ابلیسی کوبی مقتدرہ جن اسلحوں کا بے محابا استعمال کرے گا ان میں ہر قسم کے لیزر اسلحے (Laser Weapon System) اولین فہرست میں ہیں۔

Marfat.com

(۴) کائے نیٹک اسلحے(Kinetic Weapons):ان معرکوں میں ابلیسی کوبکی مقتدرہ جن اسلحوں کا بے محابا استعمال کرے گا ان میں ہر قسم کے کائے نے ٹک اسلحے(Kinetic Weapon System)اولین فہرست میں ہیں۔

(۵) کیمیاوی اسلحے(Chemical Weapons):ان معرکوں میں ابلیسی کوبکی مقتدرہ جن اسلحوں کا بے محابا استعمال کرے گا۔ان میں ہر قسم کے کیمیاوی اسلحے (Chemical Weapon System)اولین فہرست میں ہیں۔

(۶) جراثیمی اسلحے(Bacteriological Weapons):ان معرکوں میں ابلیسی کوبکی مقتدرہ جن اسلحوں کا بے محابا استعمال کرے گا ان میں ہر قسم کے جراثیمی اسلحے(Bacteriological Weapon System)اولین فہرست میں ہیں۔

(۷) گائیا اسلحے(Gaia Weapons): ان معرکوں میں ابلیسی کوبکی مقتدرہ جن خطرناک ترین اسلحوں کا استعمال کرے گا ان میں گائیا اسلحے (Gaia Weapon System)سرفہرست ہیں۔اس سسٹم میں بنیادی طور پر دوطرح کے اسلحوں کااستعمال ہوتا ہے:

(۱) ٹیرافارمنگ اسلحے(Terraforming Weapon System): یہی وہ اسلحے ہیں جن کے ذریعہ گھنٹوں میں بنجر ملک زرخیز وشاداب بنائے جائیں گے۔

(۲) ٹیراڈی فارمنگ اسلحے(Terra-deforming Weapon System): یہی وہ اسلحے ہیں جن کے ذریعہ گھنٹوں میں زرخیز ملک بنجر بنادئے جائیں گے۔

(۸) اسپیس اسلحے(Space Weapons):ان معرکوں میں ابلیسی کوبکی مقتدرہ جن اسلحوں کا بے محابا استعمال کرے گا ان میں ہر قسم کے اسپیس اسلحے

(Space Weapon System)اولین فہرست میں ہیں۔

(۹) اسٹار وار اسلحے (Star War Weapons): ان معرکوں میں ابلیس کو بھی مقتدرہ جن اسلحوں کا بے محابا استعمال کرے گا ان میں اسٹار وار اسلحے (Star War Weapon System)اولین فہرست میں ہیں۔

(۱۰) غلام اسلحے (Golem Weapons): ان معرکوں میں ابلیس۔ کو بھی مقتدرہ جن نا قابل یقین اسلحوں کا استعمال کرے گا ان میں غلام اسلحے (Golem Weapon System)اولین فہرست میں ہیں۔ یہ وہ اسلحے ہیں جنھیں کو بھی بنا چکے ہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں یہ فوج غیر انسانی، نیم انسانی اور انسانی۔ حیوانی شکل کی افواج پر مشتمل ہوگی جو نہ قتل کرنے سے مرے گی جیسے انسان مرتے ہیں، نہ جلانے سے جلے گی، نہ بموں سے اڑانے سے اڑے گی اور اگر تھوڑی دیر کے لئے مر بھی جائے تو پھر زندہ ہو کر اٹھ کھڑی ہوگی گھنٹوں میں ایسی فوج لاکھوں کی تعداد میں لائی، ہٹائی اور بنائی جا سکتی ہے۔

(۱۱) سائی بورگ اسلحے (Cyborg Weapons): ان معرکوں میں ابلیس کو بھی مقتدرہ جن نا قابل یقین اسلحوں کا استعمال کرے گا ان میں سائی بورگ اسلحے (Cyborg Weapons System)اولین فہرست میں ہیں۔ یہ وہ اسلحے ہیں جنہیں کو بھی بنا چکے ہیں۔ لاکھوں بلکہ کروڑوں کی تعداد میں یہ فوج غیر حیوانی۔ جماداتی شعوری شکل کی افواج پر مشتمل ہے۔ اسلحوں کی یہ قسم بجائے خود مختلف اقسام پر مشتمل ہے جن میں سب سے اہم ٹیلی کانے ٹک اسلحے(Tele-Kinetic Weapon System) ہیں۔ ان اسلحوں کو عرف عام میں ٹرمینیٹرس (Terminators) کہا جاتا ہے۔ مثلاً ایسے چوہے، گھوس، سانپ، چمگادڑ، چھپکلی، مگرمچھ، گدھ اور کتے نما اسلحے جو بیک وقت ذی روح ہوں گے اور مشین

Marfat.com

بھی۔ وہ لڑیں گے، جاسوسی کریں گے، تصویریں کھینچیں گے، کمانڈ اور کنٹرول کریں گے، ضرورت پڑنے پر بلوں میں گھس جائیں گے، آگ میں کود جائیں گے، ہوا میں اڑیں گے، بے جان ہو جائیں گے، پھر زندہ (Active) ہو جائیں گے، آپ انہیں ماریں گے تو وہ مریں گے نہیں، اور اگر مر جائیں گے تو ایک کی جگہ ویسے ویسے ہزار گھنٹوں میں آ جائیں گے۔

(۱۲) لاجسٹک اسلحے (Logistic Weapons): ان معرکوں میں ابلیسی کو بھی مقتدرہ جن نا قابل یقین اسلحوں کا استعمال کرے گا ان میں لاجسٹک اسلحے (Logistic Weapons) اولین فہرست میں ہیں۔ یہ وہ دیو ہیکل ترسیلی سسٹم یعنی جہاز ہیں جو بیک وقت ایک ایک لاکھ لوگوں کی نفری / فوج کو یا پوری ایک بٹالین فوج کو مع بڑے اسلحوں (Heavy Weapons) کے روئے ارض پر ایک جگہ سے دوسری جگہ یا زمین سے چاند یا مریخ پر لے جانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ انھیں دیو قامت Zeppelin بھی کہا جا سکتا ہے۔

لاجسٹک اسلحوں (Logistic Weapons) کی ایک دوسری قسم بھی ہے جنھیں Blimps کہا جاتا ہے۔ یہ وہ دیو ہیکل جہاز ہیں جو سراغرسانی، ترسیلی اور حملے تینوں کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

(۱۳) نئے اسلحے (New Weapon System): متعدد اقسام کی ٹکنالوجی کا استعمال کر کے جن میں صوتی (Acoustic)، کیمیاوی (Chemical)، برقی (Electrical)، لیزر (Laser) اور کائنے ٹک (Kinetic) اہم ہیں اسلحوں کا ایک نیا نظام بنایا گیا ہے۔ یہ نیا نظام بنیادی طور پر تین اقسام پر مشتمل ہے:

(۱) کاونٹر پرسنل اسلحے (Counter Personnel Weapons): عام طور پر یہ

Marfat.com

اسلحے اور ان کا استعمال آنکھوں سے نظر نہیں آتے لیکن انسانوں کے لئے ناقابلِ برداشت تکلیف کا باعث ہوتے ہیں۔ ان اسلحوں کا محل استعمال انسانی جسم ہیں۔

ان کے ذریعہ درج ذیل کام لئے جاتے ہیں:

(۱) منٹوں میں لاکھوں لوگوں کے مجمع کو تہس نہس کر دینا،

(۲) ہزاروں ہزار لوگوں کو منٹوں میں مفلوج و معطل کر دینا،

(۳) آنکھوں سے نظر نہ آنے والی برقی دیوار بنا کر کسی جگہ کو محفوظ بنا دینا تاکہ کوئی انسان وہاں نہ پہنچ سکے۔

(۴) منٹوں میں کسی مقام، عمارت یا علاقے کو اس کے مکینوں سے خالی کرا دینا۔

(۲) کاونٹر میٹریل اسلحے(Counter Material Weapons): عام طور سے یہ اسلحے اور ان کا استعمال بھی آنکھوں سے نظر نہیں آتے لیکن مادی اشیاء کو تہس نہس کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ان اسلحوں کا محل استعمال مادی اشیاء(Materials) بطورِ خاص معدنیات ہیں۔ ان اسلحوں سے درج ذیل کام لئے جاتے ہیں:

(۱) منٹوں میں روئے ارض پر کسی مقام کو آنکھوں سے نظر نہ آنے والی دیوار لگا کر محفوظ کر لینا اور وہاں داخل ہونے والی کسی بھی گاڑی(Vehicle) کو ناکارہ، بنا دینا۔

(۲) منٹوں میں سمندر میں کسی مقام کو آنکھوں سے نظر نہ آنے والی دیوار لگا کر محفوظ کر لینا اور وہاں داخل ہونے والی کسی گاڑی(Vehicle) کو ناکارہ بنا دینا۔

(۳) منٹوں میں فضا میں کسی مقام کو آنکھوں سے نظر نہ آنے والی دیوار لگا کر محفوظ کر

Marfat.com

لینااور وہاں داخل ہونے والی کسی گاڑی(Vehicle) کو ناکارہ بنادینا۔

(۴) منٹوں میں خلاء میں کسی مقام کو آنکھوں سے نظر نہ آنے والی دیوار لگا کر محفوظ کر لینااور وہاں داخل ہونے والی کسی گاڑی(Vehicle) کو ناکارہ بنادینا۔

(۵) منٹوں میں بری، بحری، فضائی اور خلائی کسی گاڑی، جہاز یا سامان کو ناکارہ بنادینا۔

(۳) کاونٹر کیپے بیلیٹی اسلحے(Counter Capability Weapons): عام طور پر یہ اسلحے اور ان کا استعمال آنکھوں سے نظر نہیں آتے لیکن کسی Facility اور System کو مفلوج اور ناکارہ بنا دیتے ہیں۔ ان کا محلِ استعمال عموماً Facilities اور System ہیں۔ ان اسلحوں سے درج ذیل کام لئے جاتے ہیں:

(۱) منٹوں میں کسی Facility یا System کو ناکارہ بنادینا

(۲) منٹوں میں Weapon of Mass Destruction کے استعمال کی صلاحیت کو ناکارہ بنادینا۔

چونکہ یہ اسلحے عام طور سے آنکھوں سے نظر نہیں آتے اس لئے ان کا استعمال انسانی نفسیات کو حیران کر دینے والا ہوتا ہے۔ ان کے استعمال کا ایک متجانبی اثر (Collateral Effect) یہ ہوتا ہے کہ انسان ہکا بکا ہو کر شدید خوف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ لہذا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ امت کو بھی مقتدرہ کے ذریعہ استعمال کئے جانے والے اسلحوں سے متعلق آگہی ضرور حاصل کر لے۔

بطورِ خاص درج ذیل اسلحوں کی:

(1) Blunt Impact Projectiles

Marfat.com

(2) Sponge Grenades

(3) Calmative Agent Sponge Projectiles

(4) Modular Crowd Control Munition

(5) Sticky Foam

(6) Taser Grenade

(7) The Sticky Shocker

(8) Anti-Personnel Acoustics

(9) Flash

(10) Obscurants

(11) 40 mm MK 19 Munition

(12) Objective Individual Combat Weapon

(13) Entanglement Grenade

(14) Unmanned Powered Parafoil

(15) Non-Nuclear Electromagnetic Pulse

(16) Magnetic Pulse

(17) E-Bomb

(18) High-Power Microwave

(19) Ground Vehicle Stopper (GVS)

(20) Pulse Current

(21) Running Gear Entanglement System (RGES)

(22) Viscosity Agents

Marfat.com

(23) **Fuel Contaminants**

(24) **I-Visible**

(25) **RF Taggant**

اس عاجز کی معلومات کے مطابق کوبکی مقتدرہ ان تمام اسلحوں کا استعمال امت کے خلاف کرنے کا آغاز کر چکا ہے۔ اندیشہ ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کی وسعت اور پیمانے (Scale) میں اضافہ ہوتا جائے گا۔

مدتِ مقاومت

اس عاجز کے اندازہ کے مطابق معرکۂ اصحاب الکہف والرقیم کے پہلے دور کی میعادی طوالت اور اس کی ذیلی تقسیم درج ذیل ہے۔ مدت کی درج ذیل تقسیم دراصل ابلیسی دجالی کو بکی منصوبہ بندی کی تقسیم ہے۔

(۱)	مرحلۂ اول:	1923-1948
(۲)	مرحلۂ دوم:	1948-1980
(۳)	مرحلۂ سوم:	1980-1991
(۴)	مرحلۂ چہارم:	1991-2001
(۵)	مرحلۂ پنجم:	2001-2004
(۶)	مرحلۂ ششم:	2004-2007
(۷)	مرحلۂ ہفتم:	2007-2009
(۸)	مرحلۂ ہشتم:	2009-2012
(۹)	مرحلۂ نہم:	2012-2015
(۱۰)	مرحلۂ دہم:	2015-2018
(۱۱)	مرحلۂ یازدہم:	2018-2020

(۱۲)	مرحلۂ دوازدہم:	2020-2025
(۱۳)	مرحلۂ سیزدہم:	2025-2028
(۱۴)	مرحلہ چہاردہم: ایام خوشحالی۔ایام غفلت	2028-2038
(۱۵)	مرحلۂ پانزدہم:	2038{-}2058
(۱۶)	مرحلۂ شانزدہم: ریختر دس	2058 Reichter 10

Marfat.com

مراکز و مقاماتِ انفجار

معرکہ اصحابِ الکہف والرقیم کا دائرہ بہت وسیع اور ہمہ جہت ہوگا جس کا احاطہ کرنا یہاں ممکن نہیں۔ یہاں مراکز و مقاماتِ انفجار سے مراد بالخصوص الملحمۃ الکبریٰ کے مراکز اور مقاماتِ انفجار ہیں۔ اس عاجز کے مطابق یوں تو ہر مرکز و موقع انفجار ''ہر مجیدو'' ہے لیکن ان میں کوئی ایک بالیقین ''ہرمجیدو'' ہے۔ اس عاجز کے لئے تحقیق کی کم سے کم قابلِ فہم تلخیص درج کرنا بھی سینکڑوں صفحات کا متقاضی ہے جس سے صرف نظر کرنا مجبوری ہے۔ یہاں یہ بات واضح رہنی چاہئے کہ مراکز و مقاماتِ انفجار کی تعیین کے باوجود اس کا فی الوقت سمجھنا بہت آسان نہیں اس لئے کہ موجودہ جیو۔ پالیٹکو اسٹریٹیجک۔ نقشہ (Geo-Politico-Strategic Scenario) ویسا باقی نہیں رہے گا جیسا ابھی ہے۔ ان مراکز و مقامات کو اسی جیو پالیٹکو۔ اسٹریٹیجک نقشے میں سمجھنا ممکن ہوگا جب حوادث وقوع پزیر ہوں گے۔ ابھی ان کا تصور خواب دیکھنے کے مانند ہے۔ چنانچہ جیسا کہ عرض کیا گیا کہ مراکز و مقاماتِ انفجار درج ذیل ہیں:

(۱)	ہرمجیدو یکم:	فلسطین
(۲)	ہرمجیدو دوم:	قفقاز
(۳)	ہرمجیدو سوم:	خراسان (ایران)
(۴)	ہرمجیدو چہارم:	بام (ایران)

Marfat.com

(۵)	ہرمجید و پنجم:	پامیر
(۶)	ہرمجید و ششم:	کوریا
(۷)	ہرمجید و ہفتم:	کشیپ میرو
(۸)	ہرمجید و ہشتم:	اجمیر
(۹)	ہرمجید و نہم:	تبّت
(۱۰)	ہرمجید و دھم:	گنگا برہمپتر کا میدان اور ترائی
(۱۱)	ہرمجید و یازدھم:	شام
(۱۲)	ہرمجید و دوازدھم:	یمن
(۱۳)	ہرمجید و سیزدھم:	سری لنکا
(۱۴)	ہرمجید و چہاردھم:	سری لنکا سے 1000 میل دور سمندر میں چھپا ایک مقام
(۱۵)	ہرمجید و پانزدھم:	مینمار
(۱۶)	ہرمجید و شانزدھم:	ویت نام
(۱۷)	ہرمجید و ہفتدھم:	اناطولیہ
(۱۸)	ہرمجید و ہیزدھم:	عراق
(۱۹)	ہرمجید و نہدھم:	زونگ گوؤ
(۲۰)	ہرمجید و بیستم:	یورال

Marfat.com

امت کی حقیقی حالت

(۱) حقیقتِ واقعہ یہ ہے کہ 661 عیسوی کے بعد امت مسلمہ کی قیادت ـــــ حکمراں، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیان معاشرہ ـــــ پہلے درجہ بدرجہ اور دھیرے دھیرے اور بعدہ یکسر اور سرعت کے ساتھ امت مسلمہ کے برپا کیے جانے کے حقیقی نصب العین یعنی ''میثاقِ محمدی'' سے منحرف ہوگئی۔ اور اس طرح نبی آخر الزماں ﷺ کی وہ خبر درست ثابت ہوئی جس کی روایت یوں کی گئی ہے:

''تم ان لوگوں کے نقشِ قدم پر چل کر رہو گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ چنانچہ اگر ان میں سے کوئی گوہ کے بل میں داخل ہوا ہوگا تو تم بھی داخل ہو کر رہو گے۔ صحابہ نے دریافت کیا کہ: اے اللہ کے رسول کیا یہود و نصاریٰ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اور کون؟۔

چنانچہ یہود و نصاریٰ اور ان میں بالخصوص بنی اسرائیل ''میثاق ابراہیمی'' اور اس کی ہر شکل مثلاً ''میثاق موسوی'' ''میثاق داؤدی'' اور ''میثاق عیسیٰ'' سے منحرف ہوگئے جو دراصل بنیادی سبب بنا ان کے معزول کیے جانے اور امت محمدیہ کے برپا کیے جانے کا۔

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ عام امت مسلمہ محمدیہ کو چھوڑ کر بقیہ پوری مسلم قیادت ـــــ حکمراں، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیان معاشرہ ـــــ ''میثاق محمدی'' سے بحیثیتِ مجموعی منحرف ہو چکی ہے۔

(۲) چنانچہ اپنے فرض منصبی سے اسی انحراف کا نتیجہ ہے کہ امت کی قیادت ـــــ حکمراں،

Marfat.com

علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیانِ معاشرہ ــــــ 661 عیسوی کے بعد ــــــ

(۱) اقامت، حفاظت اور توسیعِ عدل (الشوریٰ:۱۳ تا ۱۵)

(۲) مراقبتِ عامہ وخاصہ (الاعراف:۲۷ اور الانفال:۶۰)

(۳) استعداد (الانفال:۶۰)ــــــ اور

(۴) جہاد (التوبہ:)ــــــ

سے کلی طور پر منحرف اور لاتعلق ہوگئی۔ چنانچہ اس مدت میں ابلیس، دجال اکبر، دجاجلہ، 'الذین اشرکوا' اور بالخصوص 'الذین کفروا' یعنی کوکبی مقتدرہ اوران ابلیسی۔دجالی قوتوں کوجس کاذکرقران (و اخرین من دونہم لا تعلمو نہم: اور ان کے علاوہ وہ دوسری قوتیں جن کوتم نہیں جانتے:الانفال۶۰) نے کیا ہے کھلی چھوٹ مل گئی کہ وہ روئے ارض سے دین اللہ اور امت مسلمہ محمد یہ کونیست ونابود کرنے کی بغیر کسی مزاحمت کے بہ اطمینان پوری تیاری کرلیں حیرت تواس بات پر ہے کہ ان تیرہ سوسالوں میں یہ سب کچھ ہوتا رہا اور کسی مسلم حکمراں، کسی عالم دین، کسی شیخ طریقت، کسی دانش ور اور کسی اعیان معاشرہ کو کانوں کان خبر نہ ہوسکی، نہ کسی کی نکسیر پھوٹی۔ جب کہ سنا ہے کہ پوری مسلم تاریخ ہزاروں ظلال اللہ فی الارض اور لاکھوں اولیاء اللہ کے ذکر سے اور زمین کا چپہ چپہ اسلام کے قلعوں سے بھرا ہوا ہے۔

(۳) حقیقت اس کے سوا کچھ اور نہیں کہ اسلام ــــــ دین اللہ کے عاید کردہ فرضِ منصبی سے علانیہ سرکشی اور انحراف کے سب سے بڑے مرتکب وہ علماء ومشائخ ہیں جو خلافت راشدہ کے بعد دراصل خود کو قران وسنت رسول اللہ ﷺ کے جاننے والے، دین متین کو زندہ رکھنے اور اس کی حفاظت کرنے والے اور ساری امت کو ناپ ناپ کر متقی اور فاسق، مومن اور

Marfat.com

کافر، صالح اور بدعتی کی سند دینے کے اہل ہونے کے دعویدار رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام دین اللہ ــــــــ کو مذہب بنانے والے، قران وسنت اور اس کے علم اور عملی نمونوں کو مٹا دینے والے، خلاف قران وسنت علوم اور اعمال کو رائج کرنے والے اور پوری امت کو اس کے حقیقی فرضِ منصبی سے لاعلم اور غافل بنا کر لایعنی باتوں اور کاموں میں لگا دینے والے در اصل یہی علماء اور مشائخ ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ یہی وہ علماء اور مشائخ ہیں جو ہر صدی کے سرے پر پیدا ہونے والے ان اشخاص کو جنہیں ''من یجدد لہا دینہا'' کہا گیا، اوران لوگوں کو جنہیں ''عدول من کل خلف'' کہا گیا ہے۔ جھنجوڑ ڈالنے والے اور ان پر عرصۂ حیات تنگ کر دینے والے ثابت ہوئے۔

(۴) اللہ تعالیٰ نے الحمدللہ امت محمدیہ کو بانجھ پیدا نہیں کیا۔ یہ امت اللہ تعالی کی مصلحت خاصہ کے تحت برپا کی گئی ہے۔ یہی سبب ہے کہ ہر زمانے میں اس امت میں قرآن وسنت کے جاننے والے، دین اللہ کے عاید کردہ فرضِ منصبی کو جاننے اور یاد رکھنے والے اور ابلیسی۔ دجالی باطل قوتوں کی ہر ہر نقل وحرکت کی خبر رکھنے والے پیدا ہوئے۔ یہی وہ ارواح قدس ہیں جو کبھی ابو محمد الحسن، ابو عبداللہ الحسین اور عبداللہ بن زبیر کی شکل میں پیدا ہوئے اور جس کی آخری کڑی علامہ اقبال علیہ الرحمہ ہیں۔ لیکن ہر زمانے میں امت کی اس نام نہاد قیادت ــــــ حکمراں، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیان معاشرہ ــــــ نے انہیں دھکیل کر حاشیہ پر کر دیا اور ان کی آواز صدا بہ صحرا ہو کر یا نقار خانہ میں طوطی کی آواز کی طرح دب کر رہ گئی۔

(۵) اکیسویں صدی کے ان ابتدائی سالوں میں امت کی حقیقی صورت حال بے حد نازک ہو گئی ہے جس کو یوں ملخص کیا جا سکتا ہے۔

(۱) اگر کوئی مقتدرہ اور امت مسلمہ محمدیہ کے مابین مکمل تصادم

(Total Collision) ہوا ــــــ جس کا پورا پورا اندیشہ ہے ــــــ تو امتِ مسلمہ محمد یہ اس وقت جس تفکیری، تدبیری اور تعمیلی خلاء سے دوچار ہے اس کے جاری اور برقرار رہنے کی صورت میں بری طرح شکست و ریخت سے دوچار ہو جائے گی۔ یہ شکست اتنی بھیانک ہوگی کہ تاریخ میں اس کی نظیر نہیں دی جاسکتی ہے۔اس وحشت ناک انجام کو یوں بیان کیا جاسکتا ہے۔

(۱) جانی نقصان کی صورت میں ایک چوتھائی امت یعنی تقریباً تمیں کروڑ (30,0000000) آبادی ہلاک ہو جائے گی۔ دوسری چوتھائی یعنی تقریباً تمیں کروڑ (30,0000000) پچاس سے ستر فیصد مفلوج یعنی موت سے بدتر زندگی گزار کر پانچ سالوں کے اندر اندر مر جائے گی: تیسری چوتھائی (30,0000000) بیماریوں کے سبب بیس سالوں کی عمر تک پہنچتے پہنچتے مر جائے گی: آخری تمیں کروڑ (30,0000000) کی زندگی موجودہ بد ترین قوموں کی زندگی کے مانند بن کر رہ جائے گی۔

(۲) اسلام کا تشخص اور اس کے علوم، تہذیب، ثقافت اور تمدن کے آثار ختم ہو جائیں گے۔

(۳) اسلام اور امت مسلمہ محمد یہ کے نام پر جو چیز بچ رہے گی وہ نہ اسلام ہوگی اور نہ امت مسلمہ محمد یہ۔

(٦) کسی ایسے عن قریب تصادم کے نتیجے میں واقع ہونے والی اس کلی تباہی کا بنیادی سبب ہے:

(۱) امتِ مسلمہ محمد یہ میں فی زمانہ قیادتِ اصلی کی عدم تعیین۔

Marfat.com

(۲) امتِ مسلمہ محمدیہ میں فی زمانہ نصب العینِ اصلی و حقیقی کی عدم تعین۔
(۳) امتِ مسلمہ محمدیہ میں فی زمانہ تفکیر، تدبیر اور تعمیل کا کلی عمودی افقی خلاء۔
(۴) امتِ مسلمہ محمدیہ میں فی زمانہ کارگزار تفکیر، تدبیر اور تعمیل میں باہم عدم ربط۔
(۵) امتِ مسلمہ محمدیہ میں فی زمانہ قیادت اصلی اور عامۃ المسلمین کے مابین براہ راست ربط کی ناموجودگی۔

(۷) چنانچہ اس وقت:

(۱) امتِ مسلمہ میں پوری امت کی سطح پر
(۲) حکمرانوں میں دائرۂ اقتدار کی سطح پر
(۳) علماء و مشائخ میں کسی بھی اجتماعی یا انفرادی سطح پر
(۴) تحریک اسلامی میں کسی بھی عالمی، ملکی اور مقامی سطح پر
(۵) دانش وران میں اجتماعی یا انفرادی سطح پر اور
(۶) اعیانِ معاشرہ میں کسی بھی اجتماعی اور انفرادی سطح پر ـــــ

(الف) نہ حقیقی مہلکہ اور تحدیات (Actual Threat) کا علم پایا جاتا ہے اور نہ شعور۔ چنانچہ ایک طرف امتی سطح پر مکمل خلاء اور ملکی سطح پر حکمرانوں، علماء، مشائخ تحریک اسلامی کے افراد، دانش وران اور اعیانِ معاشرہ کی بے بصارتی، بے بصیرتی، لاعلمی، بے حسی اور بے رحمانہ بے غیرتی اور ہٹ دھرمی نے پوری امتِ مسلمہ کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کر دیا ہے۔

(۸) مذکورہ حالت میں صدیوں تک رہنے کے سبب آج:

(۱) پوری امتِ مسلمہ ابلیسی۔ دجالی۔ کو کبی حقیقی و جودی

Marfat.com

مہلکہ (Actual Existensial Threat) سے مکمل طور پر لاعلم ہے۔

(۲) پوری امتِ مسلمہ ابلیسی۔ دجالی۔ کوبی حقیقی سیاسی مہلکہ (Actual Political Threat) سے مکمل طور پر لاعلم ہے۔

(۳) پوری امتِ مسلمہ ابلیسی۔ دجالی۔ کوبی حقیقی معاشی مہلکہ (Actual Economic Threat) سے مکمل طور پر لاعلم ہے۔

(۴) پوری امتِ مسلمہ ابلیسی۔ دجالی۔ کوبی حقیقی تہذیبی مہلکہ (Actual Civilizational Threat) سے مکمل طور پر لاعلم ہے۔

(۵) پوری امتِ مسلمہ ابلیسی۔ دجالی۔ کوبی حقیقی ثقافتی مہلکہ (Actual Cultural Threat) سے مکمل طور پر لاعلم ہے۔

(۶) پوری امتِ مسلمہ ابلیسی۔ دجالی۔ کوبی حقیقی روحانی مہلکہ (Actual Spiritual Threat) سے مکمل طور پر لاعلم ہے۔

(۷) پوری امتِ مسلمہ ابلیسی۔ دجالی۔ کوبی حقیقی منصبی مہلکہ (Actual Reasonal/Rational Threat) سے مکمل طور پر لاعلم ہے۔

(۸) پوری امتِ مسلمہ ابلیسی۔ دجالی۔ کوبی حقیقی خلقی مہلکہ (Actual Creational Threat) سے مکمل طور پر لاعلم ہے۔

(۹) پوری امتِ مسلمہ ابلیسی۔ دجالی۔ کوبی حقیقی امری مہلکہ (Actual Amric Threat) سے مکمل طور پر لاعلم ہے۔

(۱۰) پوری امتِ مسلمہ ابلیسی۔ دجالی۔ کوبی حقیقی کائناتی

Marfat.com

مہلکہ (Actual Universal/Cosmic Threat) سے مکمل طور پر لاعلم ہے۔

(۹) یہی سبب ہے کہ خلافت راشدہ کے بعد مسلسل زوال آمادہ ہونے اور گزشتہ چار سو سالوں میں اور بالخصوص 1699 کے بعد زندگی کی ہر سطح پر مسلسل شکست کھاتے رہنے کے بعد بھی بحیثیت امتِ مسلمہ محمدیہ اس میں ہر سطح یعنی:

(۱) امتی سطح

(۲) اجتماعی سطح اور

(۳) انفرادی سطح

پر اقامت، حفاظت اور توسیع عدل، مراقبتِ عامہ وخاصہ، استعداد اور جہاد ــــــ اور اس کو کما حقہٗ سرانجام دینے کے لئے:

اقامت، اقامتِ صلوٰۃ، جدلِ احسن، بلاغِ مبین، سعیِ مشکور، جہاد حقّ جہادہ، جہاد اکبر، صبر، مصابرۃ، مرابطت، شدعضد، اعداد وغیرہم سے کلی لاعلمی پائی جاتی رہی ہے۔

(۱۰) مذکورہ امور سے کلی طور پر منہ موڑ لینے کا نتیجہ ہی ہے کہ امت گزشتہ چار سو سالوں میں پے بہ پے شکست کھانے کے باوجود ہر قسم کی اور ہر سطح کی منصوبہ بندی سے اب تک یکسر خالی ہے۔ اور اس کے ملاء کی موجودہ روش درج ذیل کسی منصوبہ بندی کے لئے امت کو فارغ کرتی نظر نہیں آتی:

(۱)	طویل المدت منصوبہ بندی	(Perspective Planning)
(۲)	وسط مدتی منصوبہ بندی	(Medium Planning)
(۳)	قلیل مدتی منصوبہ بندی	(Short-Term Planning)

Marfat.com

(۴)	فوری منصوبہ بندی	(Crash Programming)
(۵)	حادثاتی منصوبہ بندی	(Disaster Management & Planning)
(۶)	کامیابی کی صورت میں طویل مدتی، وسط مدتی، قلیل مدتی، فوری، منصوبہ بندی	(Total Positive Perspective/Medium/Short-Term/ Crash Planning)
(۷)	جزوی کامیابی کی صورت میں طویل مدتی، وسط مدتی، قلیل مدتی، فوری منصوبہ بندی	(Partial Positive Perspective/Medium/Short-Term/ Crash Planning)
(۸)	کلی ناکامی کی صورتمیں طویل مدتی، وسط مدتی، قلیل مدتی، فوری منصوبہ بندی	(Total Negative Perspective/Medium/Short-Term/ Crash Planning)
(۹)	جزوی ناکامی کی صورت میں طویل مدتی، وسط مدتی، قلیل مدتی، فوری منصوبہ بندی	(Partial Negative Perspective/Medium/Short-Term/ Crash Planning)
(۱۰)	غیر واضح، ہیجانی حالت کی منصوبہ بندی	(Confusion-Fed Traumatic Event Planning)

Marfat.com

مجرمانہ غفلت

(۱) ہر سطح پر گزشتہ ایک سو سال سے پے بہ پے براہ راست کوبی مقتدرہ کے ہاتھوں شکست کھانے کے باوجود امت کی پوری قیادت ــــــ حکمراں، علماء، مشائخ، دانش وران، تحریکات اسلامی اور اعیان معاشرہ ــــــ اور اس کے سبب سارے عامۃ المسلمین پوری روئے زمین پر صف آرا اور برسر کار کوبی محاذات (Theatres) سے کلی طور پر نابلد، لاعلم اور ان کے تئیں نہ صرف یہ کہ غیر حساس ہیں بلکہ اکثر ان کے معاون اور مددگار ہیں۔ ابلیسی۔ دجالی۔ کوبی فوج پوری روئے زمین اور ماوراء زمین میں درج ذیل محاذات (Theatres) پر پوری قوت اور شوکت کے ساتھ متحرک ہو چکی ہے لیکن امت اس سے پوری طرح بے خبر ہے:

(۱)	سیاسی محاذ	(Political Theatre)
(۲)	معاشی محاذ	(Economic Theatre)
(۳)	معاشرتی محاذ	(Social Theatre)
(۴)	عسکری محاذ	(Martial Theatre)
(۵)	مواصلاتی محاذ	(Communicational Theatre)
(۶)	ترسیلی محاذ	(Transportational Theatre)
(۷)	حرکی محاذ	(Mobilizational Theatre)
(۸)	احصائی محاذ	(Statistical Theatre)

(Academic Theatre)	علمی محاذ	(۹)
(Research Theatre)	تحقیقی محاذ	(۱۰)
(Medical Theatre)	طبی محاذ	(۱۱)
(Financial Theatre)	مالی محاذ	(۱۲)
(Commercial Theatre)	تجارتی محاذ	(۱۳)
(Agricultural Theatre)	زرعی محاذ	(۱۴)
(Industrial Theatre)	صنعتی محاذ	(۱۵)
(Technological Theatre)	تکنیکی محاذ	(۱۶)
(Sociological & Societal Theatre)	عمرانی محاذ	(۱۷)
(Genetic Theatre)	جینیاتی محاذ	(۱۸)
(Societal-Mobilizational Theatre)	عمرانی۔حرکی محاذ	(۱۹)
(Geo-Political Theatre)	جیو۔پالٹیکل محاذ	(۲۰)
(Strategic Theatre)	اسٹریٹجک محاذ	(۲۱)
(Logistic Theatre)	لاجسٹک محاذ	(۲۲)
(Tactical Theatre)	تدبیری محاذ	(۲۳)
(Provisional Theatre)	موادی محاذ	(۲۴)
(Monitoring Theatre)	مراقبی محاذ	(۲۵)
(Territorial Theatre)	بری محاذ	(۲۶)

Marfat.com

(Naval Theatre)	بحری محاذ	(۲۷)
(Aerial Theatre)	فضائی محاذ	(۲۸)
(Lower-Space Theatre)	زیریں خلائی محاذ	(۲۹)
(Upper-Space Theatre)	بالائی خلائی محاذ	(۳۰)
(Weapon System Theatre)	اسلحہ جاتی محاذ	(۳۱)
(Ammunitial System Theatre)	بارودی محاذ	(۳۲)
(Ummatic Theatre)	امتی محاذ	(۳۳)
(Trans-Ummatic Theatre)	ماوراء امتی محاذ	(۳۴)
(Fighting Theatre)	حربی محاذ	(۳۵)
(Intellectual Theatre)	دانش ورانہ محاذ	(۳۶)
(Lunar Theatre)	قمری محاذ	(۳۷)
(Inter-Planetary Theatre)	بین سیارگانی محاذ	(۳۸)
(Inter-Stellar Theatre)	بین ستارگانی محاذ	(۳۹)
(Inter-Galactic Theatre)	بین کہکشانی محاذ	(۴۰)
(Physical Theatre)	طبیعیاتی محاذ	(۴۱)
(Spiritual Theatre)	روحانی محاذ	(۴۲)

یہ عاجز پورے وثوق کے ساتھ عرض کرتا ہے کہ ابلیسی۔دجالی۔کوکبی قوت، ان کی معلومات منصوبہ بندی،عزائم اور ہر طرح کے حالات پر ان کی گرفت کا اندازہ اس سے کیا جا

Marfat.com

سکتا ہے کہ ان میں سے ہر ایک محاذ کے تحت کم از کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ دس ہزار ادارے ہمہ دم کام کر رہے ہیں۔کل اداروں کی تعداد دس لاکھ سے متجاوز ہے۔اس عاجز کے اندازہ کے مطابق ان کا حقیقی کائناتی بجٹ جس کے رقوم کو کوئی نہایت جزرسی سے صرف کرتے ہیں سالانہ 3000 ٹریلین ڈالر (3000 Trillion Dollar) سے کم نہیں۔کوئی مقتدرہ کے تحت کام کرنے والے اداروں کی قوت اور ان کے حجم کا اندازہ اس طرح لگایا جا سکتا ہے کہ ان میں پانچ سو ادارے ایسے ہیں جن میں فی کس ایک ادارے کا بجٹ ایشیاء، افریقہ اور لاطینی امریکہ کے تیسرے درجے کے دس دس ملکوں کے بجٹ سے بھی زیادہ ہے۔

(۲) عملیاتی لاعلمی (Operational Ignorance): خلافت راشدہ کے بعد عارض ہونے والی صورت میں اقامت، حفاظت اور توسیعِ عدل، مراقبتِ عامہ و خاصہ، استعداد اور جہاد سے منہ موڑ لینے اور انحراف کے نتیجہ میں بالعموم اور گزشتہ چار سو سالوں میں بالخصوص امت کی پے در پے شکست کی بنیادی وجہ وہ حقیقی عملیاتی لاعلمی (Actual Operational Ignorance) رہی ہے جو دراصل مذکورہ تمام لاعلمیوں اور فقدانوں کا لازمی نتیجہ ہوا کرتی ہے۔1900 عیسوی کے بعد یہ عملیاتی لاعلمی (Operational Ignorance) اپنے نقطۂ عروج پر پہنچ گئی۔یہی سبب ہے کہ امت کے متعدبہ حصے کی جانب سے مخلصانہ کوشش اور بے دریغ قربانیوں کے باوجود امت کو صرف شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔خلوص اور للہیت الگ شئے ہے اور وجاھدوا فی اللہ حق جہادہ میں جاری سنت اللہ سے ہم آہنگ ہونا الگ شئے۔اللہ اپنی سنت عام حالات میں تبدیل نہیں کرتا۔اس کی سنت بھی اسی وقت تبدیل ہوتی ہے۔یا اس کی جگہ دوسری سنت کا اجراء ہوتا ہے جب کہ اس کی اپنے آپ میں قائم کردہ حجت پوری ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

یہی وہ بنیادی بات ہے جس کے سبب اس عاجز کا اندازہ ہے کہ: ''اگر کوبی مقتدرہ اور امت مسلمہ محمدیہ کے مابین عن قریب مکمل تصادم ہوا جس کا پورا پورا اندیشہ ہے تو ـــــ امت مسلمہ محمدیہ بری طرح شکست سے دو چار ہو جائے گی۔ یہ شکست اتنی بھیانک ہوگی کہ تاریخ میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی''۔

(۳) موجودہ صورت حال میں تصادم کا کوئی بھی عمل امت میں پائی جانے والی درج ذیل عملیاتی لاعلمی (Operational Ignorance) کے سبب نا قابل بیان حد تک ہلاکت خیز ہوگا:

(۱) پوری امت ہر سطح پر Grey-Zones سے لاعلم ہے۔

(۲) پوری امت نہ صرف حقیقی مہلکات (Actual Threats) سے لاعلم ہے بلکہ وہ متجانبی مہلکات (Collateral Threats) سے بھی کلی طور پر لاعلم ہے۔

(۳) پوری امت حقیقی گرے زونز (Actual Grey-Zones) سے اور متبدل گرے زونز (Collateral & Changing Grey-Zones) سے بھی کلی طور پر لاعلم ہے۔

(۴) پوری امت ابلیسی۔دجالی۔کوبی محاذات (Theatres) کی ساختیات اور ان کے مناہج سے بھی کلی طور پر لاعلم ہے۔

(۵) پوری امت ابلیسی۔دجالی کوبی تجمع، ان کی فعالیت اور ان کی کارکردگی کے تجزیہ سے بھی کلی طور پر نابلد ہے۔

(۶) پوری امت ابلیسی۔دجالی کوبی متبادل عزائم اور منصوبہ بندی اور ان کے طرق سے بھی کلی طور پر لاعلم ہے۔

Marfat.com

(۴) لیکن جونزاکت صورت حال کو ناقابلِ بیان حد تک خطرناک اور ہولناک بنا رہی ہے وہ یہ ہے کہ جہاں ایک جانب کوئی بھی ایسا عمل جو عن قریب تصادم کو یقینی بنا دے ہلاکت خیز ہوگا وہیں دوسری جانب اگر امت مسلمہ اس امنڈ تے ہوئے ۔ابلیسی ۔دجالی کوبی عزائم کے سد باب کے لئے فوری طور پر اور پوری قوت سے برسرِ عمل نہیں ہوتی تو صرف بیس سالوں کے اندر اندر وہ صفحۂ ہستی سے مٹا دی جائے گی ۔خلافتِ راشدہ کے بعد امتِ مسلمہ کی قیادت ـــــ حکمراں ،علماء مشائخ ،دانش وران اور اعیانِ معاشرہ ـــــ جس رخ پر چل پڑی تھی اور اس نے امت کی حیات میں جیسی بنیادی تبدیلیاں کر دی تھیں ،ان سب کے بعد امت کو کسی نہ کسی دن اس صورت حال سے دوچار ہونا ہی تھا ۔ان تیرہ سو سالوں میں عہد نبوی میں حاصل کردہ وہ سارے کے سارے Jerk-Absorbers ٹوٹ چکے ہیں ۔یہی وہ صورت حال ہے جسے یہ عاجز فیصلہ کن مخمصہ (Decisive Dilemma) قرار دیتا ہے ۔حقیقتِ نفس الامری کے اعتبار سے یہ وہی صورتِ حال ہے جو اگر نبی کی موجودگی میں واقع ہو تو 'البینۃ' کہلاتی ہے ۔

(۵) یہ فیصلہ کن مخمصہ (Decisive Dilemma) تین العباد (Dimensions) پر مشتمل ہے:

(۱) میقاتی مخمصہ (Time-Dilemma): میقاتی مخمصہ وقت کی وہ صورتحال ہے جب فرصتِ کار Open-Time کی نہ رہ جائے بلکہ End-Time کی ہو چکی ہو ۔اس کا مفہوم یہ ہے کہ وقت بالکل باقی نہ ہو ۔موجودہ اور جاری وقت ہی واحد فرصتِ عمل ہو ۔اور اس وقت کی نزاکت یہ ہو کہ اس میں عمل کرنا (To Act) کلی ہلاکت کو یقینی بنا دینے کے مترادف ہو اس کے ساتھ ساتھ اور اسی وقت عمل سے

Marfat.com

کوتاہی کرنا یا عمل نہ کرنا (Not to Act) یکساں کلی ہلاکت کو یقینی بنا دینے کے مترادف ہو جائے۔ آج پوری امتِ مسلمہ کو اس کی قیادت ــــــــــــ حکمرانوں، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیانِ معاشرہ نے بالآخر اسی میقاتی مخمصہ (Time-Dilemma) سے دوچار کر دیا ہے۔

(۲) عملی مخمصہ (Action-Dilemma): عملی مخمصہ سے مراد عملی اقدامات کی شدید ضرورت اور حاجت کے باوجود عملیت کی وہ صورتحال ہے جو میقات اور مدت کار کے تناظر میں آخری درجے میں ناممکن العمل ہو جائے۔ یہ مخمصہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب End-Time میں End-Action کی صورت حال پیدا ہو جائے۔ مثلاً ایک شخص جو بچپن سے ان پڑھ ہو اور اس کو ایسی ضرورت پیش آ جائے مثلاً اس کے لئے کوئی ایسی شرط رکھ دی جائے کہ موت کی دی گئی سزا سے بچنے کی صرف ایک صورت ہو کہ مذکورہ شخص حقیقی طور پر اتنا علم حاصل کر لے کہ M.A کے امتحان میں بیٹھ کر پاس ہو جائے اور ایسا کرنے کے لئے اس کے پاس صرف رات کے بارہ گھنٹے باقی ہوں۔

آج امت اسی طرح کی صورت حال سے دوچار کر دی گئی ہے۔ خلافت راشدہ کے بعد ابلیسی۔ دجالی۔ کوکبی قوتوں نے تیرہ سو سالوں میں پورے اطمینان سے جو کچھ قوت جمع کر لی ہے اور جہاں جہاں رسوخ حاصل کر لیا ہے ان کی بھرپور آگہی حاصل کر لینا اور اس ابلیسی۔ دجالی۔ کوکبی قوت کو Neutralise کرنے کے لئے متوازی قوت حاصل کر لینا اور آنحضور ﷺ کے قائم کردہ 'الحکم' کو اس کے ذریعہ جتنا منہدم کیا گیا ہے اس کی تلافی کر لینا۔ گویا تیرہ سو سالوں کے ان ناکردہ

کاموں کو کرنے کے لئے وقت صرف پانچ سے بیس سال ہے۔ اور وہ بھی حالتِ امن میں نہیں بلکہ تصادماتی صورتحال میں۔

(۴) منصبی مخمصہ (Incumbency Dilemma): منصبی مخمصہ وہ صورتحال ہے جب امت میقاتی مخمصہ (Time-Dilemma) اور عملی مخمصہ (Action-Dilemma) میں بری طرح گرفتار ہو جائے لیکن اس کے روایتی ارباب حل وعقد ـــــ یعنی وہی قیادت جو دراصل سبب ہو امت کے میقاتی مخمصہ اور عملی مخمصہ میں بالآخر مبتلا ہو جانے کا ـــــ ایسی نازک حالت میں بھی اس کی اجازت نہ دے کہ امت ایسی قیادت دریافت کرے جو اس کی اہل ہو کہ اس کی قیادت میں اور اس کے بتائے راستے پر چل کر اس میقاتی مخمصہ اور عملی مخمصہ سے باہر نکل آئے۔ منصبی مخمصہ (Incumbency Dilemma) سب سے خطرناک اور اشتعال انگیز مخمصہ ہوتا ہے۔ یہی وہ مخمصہ ہے جو پوری انسانی تاریخِ رسالت میں قیادت ـــــ حکمراں، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیانِ معاشرہ ـــــ کو انبیاء کی تکذیب حتیٰ کہ ان کو قتل تک کر دینے کی طرف لے جاتا رہا ہے۔ تاریخِ انسانی میں مجتبیٰ اسی وقت مصدقِ رسول یا رسول بنا کر بھیجے جاتے ہیں جب امت میقاتی مخمصہ یا عملی مخمصہ میں مبتلا ہو چکی ہوتی ہے۔ چنانچہ ایسی نازک صورت حال میں مصدقِ رسول یا رسول اس تدبیر کو لے کر سامنے آتا اور اسے امت پر پیش کرتا ہے جس کے ذریعہ امت اس میقاتی مخمصہ اور عملی مخمصہ سے باہر نکل آسکتی ہے۔ یہی وہ صورتِ حال ہے جب چلی آرہی قیادت نہ اسے تسلیم کرتی ہے اور نہ اس کے مشوروں کو قبول کرتی ہے، نہ اسے عامۃ الناس تک جانے دیتی ہے اور نہ عامۃ

Marfat.com

الناس کو اس تک آنے۔ وہ دونوں کے مابین نا قابلِ عبور دیوار کی طرح کھڑی ہو جاتی ہے۔

فتنۂ دجال اور معرکۂ دجالِ اکبر کا زمانہ تو تاریخ انسانی میں واقع ہونے والا سب سے بڑا میقاتی مخمصہ او رعملی مخمصہ کا محل ہوگا۔ یہ قضیہ (Syndrome) تو سب سے خطرناک ہے۔ اس صورتِ حال کو سمجھنے کے لئے طالوت۔ ملاء قضیہ (Talut-Leadership Syndrome) سے سب سے زیادہ مدد ملتی ہے۔ (البقرہ: ۲۵۲۔۲۴۵)

آج امتِ مسلمہ اسی خطرناک منصبی مخمصہ (Incumbency Dilemma) سے دوچار کر دی گئی ہے۔

امتِ مسلمہ کے سامنے یہ تینوں مخمصے یعنی ــــــــــــ میقاتی مخمصہ (Time-Dilemma)، عملی مخمصہ (Action-Dilemma) اور منصبی مخمصہ (Incumbency Dilemma) ــــــــ نا قابلِ عبور پہاڑ کے مانند کھڑے ہو گئے ہیں۔

Marfat.com

عظیم ترین لاعلمی

(۱) عہد نبوی ﷺ اور خلافتِ راشدہ کو جو باتیں بعد کے عہد سے ممتاز، ممیّز اور الگ کرتی ہیں ان میں ایک اہم بات ـــــ اللہ، کائنات، عالمِ انسانیت اور نظامِ حق کے دشمنوں کے حوالے سے درست، دقیق اور متعین معلومات سے کلی باخبری اور ان کے روزانہ کے حرکات وسکنات پر کماحقہ اور موثر نظر اور گرفت ہے۔ خلافتِ راشدہ کے بعد امتِ مسلمہ کی قیادت ـــــ حکمراں، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیانِ معاشرہ ان باتوں سے زیادہ سے زیادہ لاعلم ہوگئی جس کا نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ پوری امت نہ صرف لاعلم ہو کر رہ گئی بلکہ جہلِ مرکب کے پہاڑ کے نیچے دب گئی۔

(۲) خلافتِ راشدہ کے بعد مسلم قیادت کی جانب سے امت پر عارض کیا جانے والا یہی جہل مرکب ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قران وسنت ﷺ کی واشگاف تنبیہ کے باوجود امت ـــــ اللہ، رسول اللہ، دین اللہ اور انسانوں کے سب سے بڑے دشمن ابلیس اور اس کے روزانہ کے حرکات وسکنات سے کلیتاً نابلد ہوگئی۔ اسلام کے ذخیرۂ علم میں گزشتہ تیرہ سو سالوں میں دس سے زیادہ کتابیں ایسی نہ مل سکیں گی جو ابلیس سے قران وسنت کی روشنی میں بحث کرتی ہوں۔ خلافت راشدہ کے بعد ابلیس کے حرکات وسکنات سے بحث کرنے والی کتاب تو شاید ایک بھی نہ مل سکے۔

(۳) اسی طرح خلافت راشدہ کے بعد مسلم قیادت کی جانب سے امت پر عارض کیا

Marfat.com

جانے والا یہی جہل مرکب ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قران وسنت رسول اللہ ﷺ کی واشگاف تنبیہ کے باوجود امت اللہ، رسول اللہ، دین اللہ اور انسانوں کے دوسرے سب سے بڑے دشمن اور خطرے ــــــ دجال اکبر، اس کی معلومات اور اس کے روزانہ کے حرکات وسکنات سے کلیتاً نابلد ہوگئی۔ اسلام کے ذخیرۂ علم میں گزشتہ تیرہ سو سالوں میں شاید کوئی ایسی کتاب نہ مل سکے جو قرآن وسنت کی روشنی میں براہ راست دجال اکبر سے بحث کرتی ہو۔ خلافتِ راشدہ کے بعد دجالِ اکبر کے حرکات وسکنات سے بحث کرنے والی کتاب کا ذکر ہی کیا؟

(۴) اسی طرح خلافت راشدہ کے بعد مسلم قیادت کی جانب سے امت پر عارض کیا جانے والا یہی جہل مرکب ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قرآن وسنتِ رسول ﷺ کی واشگاف تنبیہ اور دقیق نکتوں کو کھول کھول کر بیان کر دینے کے باوجود امت ــــــ اللہ، رسول اللہ، دین اللہ، اور انسانوں کے تیسرے اور انسانی شکل میں اولین سب سے بڑے دشمن کوبی مقتدرہ اور اس کے روزانہ کے حرکات وسکنات سے کلیتاً نابلد ہوگئی۔ اسلام کے ذخیرۂ علم میں گزشتہ تیرہ سو سالوں میں شاید ایک بھی ایسی کتاب نہ مل سکے جو قرآن وسنت کی روشنی میں براہِ راست کوبی مقتدرہ کے روزانہ کے حرکات وسکنات سے بحث کرتی ہو۔ طبری، مسعودی اور ابن حزم کے چند اجزاء جو انہوں نے اپنی کتابوں میں لکھے ہیں ــــــ جن سے جمہور کو کبھی کوئی علاقہ نہیں رہا ــــــ الگ کر دیئے جائیں تو امت کا پورا ذخیرۂ علم کوبی مقتدرہ کے ذکر سے خالی ہو جائے گا۔

(۵) اسی کا نتیجہ ہے کہ ۱۶۹۹ عیسوی سے لے کر اب تک جب کوبی قوت عالمی طور پر مستحکم ہو کر اور ناقابلِ شکست بن کر برسرِ زمین آگئی اور بالخصوص 1789 نے جب کہ وہ اپنے پہلے حریف رومن کیتھولک اور آرتھوڈوکس عیسائیوں کو اور ان کی بنیاد کو اور 1916 سے اپنے

سب سے بڑے اور آخری حریف امتِ مسلمہ اور اس کی دنیا کو علانیہ اور براہِ راست نیست ونابود کرنے لگی ـــــ امتِ مسلمہ اپنے اصلی حریف کو بکی مقتدرہ، اس کی قوت، اس کی فوجوں اور اس کے محاذوں کو مشخص اور متعین کرنے تک سے قاصر رہی۔

(۶) اسی جہل مرکب کا نتیجہ ہے کہ گزشتہ تین سو سالوں سے امت کبھی مغربی استعمار ـــــ انگریزوں، فرانسیسیوں، جرمنوں، پرتگیزیوں، ولندیزیوں، اطالویوں اور روسیوں کو اپنا اصل دشمن قرار دیتی رہی اور دوسری جنگ عظیم کے بعد امریکیوں کو۔ جب کہ حقیقتِ واقعہ یہ ہے کہ یہ سب قومیں کم وبیش امت مسلمہ کی طرح ہی کوبکی مقتدرہ کی روندی ہوئی قومیں ہیں جو بے بس اور غلام ہو کر صرف ان کے احکام بجالاتی رہی ہیں۔ غضب بالائے غضب یہ کہ ہماری قیادت نے امتِ مسلمہ کی ساری قوت کو ان اقوام کے خلاف جھونک کر ضائع کیا جس کے تین بنیادی نتائج برآمد ہوئے:

(۱) اللہ، رسول اللہ، دین اللہ، انسانیت اور امتِ مسلمہ کا حقیقی دشمن محفوظ سے محفوظ تر اور مستحکم سے مستحکم تر ہو کر ناقابلِ شکست ہو گیا۔

(۲) وہ قومیں جو خود مظلوم تھیں باہم موت وحیات کی جنگ میں مبتلا ہو کر اپنا سب کچھ گنوا بیٹھیں اور ان کے لئے مظلومیت اور بے بسی کی رات طویل تر ہو گئی۔

(۳) اس صورت حال کا فائدہ اٹھا کر اللہ، رسول اللہ، دین اللہ، انسانیت اور امت مسلمہ کے حقیقی دشمن نے پوری دنیا کو ایسی غلامی میں جکڑ لیا جس سے نجات پانا عام انسانی طاقت سے اب باہر کی بات ہو چکی ہے۔ 1900 عیسوی تک غلام ممالک اور قومیں صرف ایک ایسی مضبوط دیوار میں محبوس تھیں جس کو ڈھا دینا ان کے لئے آسان نہ تھا۔ سن 2000 عیسوی آتے آتے اس حقیقی دشمن نے اس دیوار سے دس

Marfat.com

گنی مضبوط سات مزید دیواریں اس دیوار کے چاروں طرف تعمیر کر لی ہیں۔ گویا پوری انسانیت اور بالخصوص امتِ مسلمہ سن 1900 عیسوی کے مقابلے میں آج سن 2004 عیسوی میں آٹھ سو گنی غلامی میں جکڑ چکی ہے۔

(۴) اعلان بیلفور (1916)، قیامِ لیگ آف نیشنز (1921)، الغاء خلافت (1924)، جنگ عظیم دوم (45-1939)، قیام اقوام متحدہ (1945)، قیام مدینۃ اسرائیل (1948)، جنگِ فلسطین (1948)، جنگِ سویز (1956)، جنگِ وسقوط بیت المقدس (1967)، شہادتِ فیصل (1975)، معاہدہ کیمپ ڈیوڈ (1978)، جنگِ ایران و عراق (85-1981)، جنگِ خلیج اول (1991)، حادثہ 9/11 (2001)، جنگِ افغانستان (2001)، جنگ عراق (2003) ـــــ کے باوجود پورے سو سالوں کے بعد بھی آج امتِ مسلمہ نہ حقیقی دشمن کو مشخص کر سکی ہے اور نہ اس کے مورچوں اور اہداف کو۔

(۵) امتِ مسلمہ کی عظیم ترین لاعلمی ـــــ جو اس کی ہر سطح کی سوچ اور اس کے تمام اقوال وافعال سے مترشح ہے اور سر تا سر غلط اور اس کے لئے صریح ہلاکت کے مترادف ہے ـــــ کا اظہار درج ذیل خیالات سے بھرپور طریقہ سے ہوتا ہے:

(۱) اولین نقطۂ نظر: مغربی ـــــ انگریز، فرانسیسی، پرتگیزی، ولندیزی، روسی، امریکی ـــــ عیسائی اور مسلمانوں کے دشمن ہیں اور ان کو غلام بنائے رکھنا چاہتے ہیں۔

(۲) دوئمیں نقطۂ نظر: انگریز امریکیوں کے مقابلے میں امتِ مسلمہ کے لئے نسبتاً اچھے ہیں۔

(۳) سوئمیں نقطۂ نظر: 9/11 کے بعد امریکہ نے اسلام اور امتِ مسلمہ کے خلاف جنگ چھیڑ رکھی ہے۔ اور اس کا مقصد اسلام اور امتِ مسلمہ کا خاتمہ کر دینا ہے۔

(۴) چہارمیں نقطۂ نظر: یہ صرف امریکہ ہے جو اسرائیل کو مظالم کرنے سے روک سکتا ہے۔

(۵) پنجمیں نقطۂ نظر: یہ صرف امریکہ ہے جو فلسطین کے قضیہ کو حل کرا سکتا ہے۔

امتِ مسلمہ کی موجودہ پوری سوچ ان پانچ نکات میں ملخص ہے۔

یہی وہ سوچ ہے جو پچھلے سو سالوں تا دم تحریر پوری امتِ مسلمہ کی سوچ رہی ہے۔ اور اس کے سارے اقوال و افعال، پالیسیاں اور کارروائیاں اسی سوچ کے گرد گھومتی رہی ہیں۔ یہ سوچ سرتاسر غلط، خلاف واقعہ اور مبنی بر جہل مرکب ہے۔

(۶) آئندہ امتِ مسلمہ کی حیات و موت کا انحصار جہلِ مرکب سے نکل کر مبنی بر حقیقت سوچ اور اس کے مطابق عمل اختیار کر لینے یا ایسا کرنے میں ناکام ہو جانے پر ہے۔

Marfat.com

کوبی مقتدرہ

(۱) خلافتِ راشدہ کے بعد بالعموم اور گزشتہ سو سالوں میں بالخصوص امتِ مسلمہ کی پے در پے شکست کا اولین سبب ہے:

کوبی مقتدرہ سے کلی لاعلمی اور غلط اہداف پر امت کی قوت و صلاحیت کی بربادی۔

(۲) کوبی مقتدرہ سے کلی لاعلمی سبب بنی:

(۱) کوبی مقتدرہ کی سازش سے بے خبری،

(۲) کوبی مقتدرہ کے اہداف کی تعیین،

(۳) کوبی مقتدرہ کی سازش کے سدباب کے لئے مناسب منصوبہ بندی،

(۴) اس منصوبہ بندی کی تکمیل کے لئے حسب ضرورت مناسب تدبیر سازی،

(۵) اس تدبیر سازی کی مناسب تعمیل کے لئے افراد سازی ـــــ اور

(۶) امت کی تمام قوتوں اور صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر مناسب اور حسب ضرورت تعمیل ـــــ نہ کرنے کا۔

(۳) کوبی مقتدرہ کوئی واھمہ یا تصوراتی اور قیاسی شاکلہ نہیں بلکہ عالمِ خلق میں حقیقی وجود کا نام ہے۔

(۴) کوبی مقتدرہ کی درجہ بندی (Hierarchy) یوں بیان کی جا سکتی ہے:

Marfat.com

	سطح	فرد/افراد
(۱)	{۱} عظیم ترین کائناتی (Supra Cosmic)	ابلیس
(۲)	{۲} عظیم کائناتی (Meta Cosmic)	دجالِ اکبر
(۳)	{۳} کائناتی (Cosmic)	ماوراء ارضی و ماوراء انسانی مخلوقات
(۴)	{۴} عظیم ترین ارضی (Supra Global)	؟
(۵)	{۵} عظیم ارضی (Meta Global)	؟
(۶)	{۶} ارضی (Global)	راک فیلر فاؤنڈیشن
(۷)	{۷} (Supra-International)	؟
(۸)	{۸} (Meta International)	سلامتی کاونسل اول
(۹)	{۹} (International)	سلامتی کاونسل دوم
(۱۰)	{۱۰} (Para-International)	اقوام متحدہ بدون جنرل اسمبلی
(۱۱)	{۱۱} (Quasi-International)	اقوام متحدہ (غیر سرکاری)
(۱۲)	{۱۲} (International-National)	جنرل اسمبلی
(۱۳)	(National-International)	ملٹی نیشنل/کارپوریشن/آرگنائزیشن/
(۱۴)	{۱۳} (الف ۱) (National-Governmental)	
(۱۵)	{۱۳} (الف ۲) (Para-National)	
(۱۶)	{۱۳} (الف ۳) (Regional)	
(۱۷)	{۱۳} (الف ۴) (Provincial)	

Marfat.com

(۱۸)	{۱۳}(الف۵) (Divisional)	
(۱۹)	{۱۳}(الف۶) (Sub-Divisional)	
(۲۰)	{۱۳}(الف۷) (Local)	
(۲۱)	{۱۳} (ب۱) (National Non-Governmental)	
(۲۲)	{۱۳} (ب۲) (Para-National Non-Governmental)	
(۲۳)	{۱۳} (ب۳) (Quasi-National Non-Governmental)	
(۲۴)	{۱۳} (ب۴) (Regional Non-Governmental)	
(۲۵)	{۱۳} (ب۵) (Provincial Non-Governmental)	
(۲۶)	{۱۳} (ب۶) (Divisional Non-Governmental)	
(۲۷)	{۱۳} (ب۷) (Sub-Divisional Non-Governmental)	
(۲۸)	{۱۳} (Local-Non Governmental)	

Marfat.com

(۵) ذیل میں کوبی مقتدرہ کی کسی قدر تفصیلی فہرست صرف اس لئے دی جارہی ہے تاکہ اس بات کا فہم حاصل کیا جا سکے کہ امتِ مسلمہ ان سے کس قدر ناواقف ہے، اس کی کوششیں اور منصوبہ بندی صفر کی حد تک نامناسب، غلط اور ناکافی رہی ہیں اور یہ کہ اس امت کی عظیم قربانیوں کے باوجود اس کی ناکامیوں اور بربادی کا اصلی سبب کیا ہے۔

	مقتدرہ	افراد/ادارے
(۱)	ابلیس	
(۲)	دجالِ اکبر	
(۳)	شیاطین ماوراءارضی	
(۴)	متبع مخلوقات ماوراءارضی	
(۵)	خنزیر	
(۶)	مثیل دجالِ اکبر (ارضی)	؟
(۷)	معمول دجالِ اکبر (ارضی)	؟
(۸)	متلقی دجالِ اکبر (ارضی)	؟
(۹)	رئیس الرؤساء (شیخ شیوخ) (Chief of the Elders)	؟
(۱۰)	رئیس (رؤساء) جولہ	؟
(۱۱)	رئیس رؤساء طور	؟
(۱۲)	رئیس مجلس علیا (برسرزمین)	؟

Marfat.com

(۱۳)	رئیس تفکیر علیا (مجلس تفکیر علیا)	؟
(۱۴)	رئیس تدبیر علیا (مجلس تدبیر علیا)	؟
(۱۵)	رئیس مجلس تعمیل علیا	روتھ شائلڈ (اٹھارھویں اور انیسویں صدی) راک فیلر (بیسویں صدی)
(۱۶)	رئیس مقتدرہ تعمیلی	امریکہ (شاکلہ) U.S.A.(Structural)(Operations)
(۱۷)	رئیس مجلس مقتدرہ تنفیذی	مملکت برطانیہ عظمیٰ (شاکلہ) Kingdom of Great Britain (Structural)
(۱۸)	رئیس مقتدرہ تنفیذی (متبادل) (Chief Execution Alternative)	
(۱۹)	رئیس مقتدرہ تعمیلی (متبادل) (Chief Counter Operations Alternative)	
(۲۰)	رئیس مقتدرہ تعمیلی (متجانبی) (Chief Operations Collateral)	
(۲۱)	رئیس مقتدرہ تعمیلی (تشکیلی)	
(۲۲)	رئیس مقتدرہ تعمیلی متبادل (تشکیلی)	
(۲۳)	رئیس مقتدرہ تعمیلی متجانبی (تشکیلی)	

Marfat.com

(۲۴)	رئیس مقتدرہ تعیلی بعیدی (Distant Chief)	
(۲۵)	رئیس مقتدرہ مراجعتی (Chief of the Retreat)	
(۲۶)	رئیس مقتدرہ مامنی (Chief of the Safe Haven)	
(۲۷)	رئیس مقتدرہ تنفیذی مثیل	سلامتی کاونسل اول
(۲۸)	رئیس مقتدرہ ارضی (ایجادی) (Chief of the Innovation (Global)	
(۲۹)	رئیس مقتدرہ ارضی (Weaponry اسلحہ جاتی)	
(۳۰)	رئیس مقتدرہ ارضی (Economic معاشی)	
(۳۱)	رئیس مقتدرہ ارضی (Financial مالی)	
(۳۲)	رئیس مقتدرہ ارضی (Commercial تجارتی)	

Marfat.com

(۳۳)	رئیس مقتدرہ ارضی (Political سیاسی)	
(۳۴)	رئیس مقتدرہ ارضی (Administrative تنفیذی)	
(۳۵)	رئیس مقتدرہ ارضی (Transportational ترسیلی)	
(۳۶)	رئیس مقتدرہ ارضی (Communicational ابلاغی)	
(۳۷)	رئیس مقتدرہ ارضی (Mobilizational حرکی)	
(۳۸)	رئیس مقتدرہ ارضی (Social معاشرتی)	
(۳۹)	رئیس مقتدرہ ارضی (Monitoring مراقبی)	
(۴۰)	رئیس مقتدرہ ارضی (Academic علمی)	
(۴۱)	رئیس مقتدرہ ارضی (Data & Statistics احصائی)	

Marfat.com

(۴۲)	رئیس مقتدرہ ارضی (Medical طبی)	
(۴۳)	رئیس مقتدرہ ارضی (Planning منصوبہ بندی)	
(۴۴)	رئیس مقتدرہ ارضی (Analytical تجزیاتی)	
(۴۵)	رئیس مقتدرہ ارضی (Spying سراغ رسانی)	
(۴۶)	رئیس مقتدرہ ارضی (Espionage تداخلی)	
(۴۷)	رئیس مقتدرہ ارضی (Chemical کیمیائی)	
(۴۸)	رئیس مقتدرہ ارضی (Physical طبعیاتی)	
(۴۹)	رئیس مقتدرہ ارضی (Genetical جینیاتی)	
(۵۰)	رئیس مقتدرہ ارضی (Biological حیاتیاتی)	

Marfat.com

(۵۱)	رئیس مقتدرہ ارضی (جراثیمی Bacteriological)	
(۵۲)	رئیس مقتدرہ ارضی (عمرانی Sociological)	
(۵۳)	رئیس مقتدرہ ارضی (دانشی Intellectual)	
(۵۴)	رئیس مقتدرہ ارضی (عدلیاتی Judicial)	
(۵۵)	رئیس مقتدرہ ارضی (خلائی Space)	
(۵۶)	رئیس مقتدرہ ارضی (قمری Lunar)	
(۵۷)	رئیس مقتدرہ ارضی (سیارگانی Planetary)	
(۵۸)	رئیس مقتدرہ ارضی (ستارگانی Inter-Stellar)	
(۵۹)	رئیس مقتدرہ تنفیذی مثیل دوم	سلامتی کاونسل دوم
(۶۰)	رئیس مقتدرہ تنفیذی مثیل سوم	اقوام متحدہ بدون جنرل اسمبلی
(۶۱)	رئیس مقتدرہ تنفیذی مثیل چہارم	اقوام متحدہ غیر سرکاری
(۶۲)	رئیس مقتدرہ تنفیذی مثیل پنجم	جنرل اسمبلی

(٦٣)	مقتدرات قومی ـــــ بین الاقوامی	Reuter/BBC/CNN
(٦٤)	ملکی حکومتیں درجہ اول	National Governments US(Pseudo-Structural)/ UK(Pseudo-Structural)/ Israel/Russia/China/France/ Japan/Germany/Australia/ Canada.
(٦٥)	ملکی حکومتیں درجہ دوم	North-America/European/
(٦٦)	ملکی حکومتیں درجہ سوم	Asian/African/Latin- American/Oceanic Governments

(٦) کوبی مقتدرہ اور اس کے ماتحت پوری دنیا میں پھیلے افراد 70 عیسوی سے تادم تحریر بلافصل صرف امتی سطح پر قائم رہے۔ زندگی کے ہر پہلو یعنی ـــــ ایمانیات، عبادات، معاملات ـــــ اور معاملات کے تمام اعضاء ـــــ سیاست، معاشرت، معیشت، مدنیت، قوانین، شہریت، اخوت، وراثت، دولت ـــــ غرض ہر اعتبار سے وہ ہمیشہ امتی سطح پر قائم رہے۔ یہ بالکل جداگانہ بات ہے کہ کوبی مقتدرہ کی اس حقیقت سے امت مسلمہ خلافت راشدہ کے بعد قطعاً لاعلم ہوگئی۔

(٧) کوبی مقتدرہ اور اس کی سازشوں سے کلی لاعلمی اور غلط اہداف پر قوت وصلاحیت کی بربادی ـــــ کا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ گزشتہ چار سو سالوں یعنی ـــــ 1699 سے تادم تحریر ـــــ امتِ مسلمہ نے بحیثیت امت یا اس کے کسی ذیلی مقتدرہ نے

Marfat.com

کوبی مقتدرہ اوراس کی سازشوں کے سدباب کے لئے جو کچھ کیا ہے اسے کوبی مقتدرہ کے پینسٹھویں درجہ (65th) سے آویزیشن کا نام دیا جاسکتا ہے۔ اگر ہر درجہ کو اصل ہدف کے چاروں طرف بنی فصیل قرار دی جائے تو ہم پورے چار سو سالوں سے اس دیوار سے سر پھوڑتے رہے ہیں جو باہر پینسٹھویں دیوار ہے جسے ہم اپنا اصل ہدف قرار دیتے رہے ہیں جب کہ ہمارا اصل اور حقیقی ہدف پینسٹھ دیواروں کے پیچھے محفوظ و مامون بیٹھا اپنے عزائم پورے کررہا ہے۔

مقتدرہ کا ارتقاء

(۱) روئے ارض پر کوئی مقتدرہ کا قیام ان چالیس دنوں کے اندر ہوا جب حضرتِ موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ذریعہ عطا کردہ تیس دنوں کی میقات پر طور پر تشریف لے گئے جس میں بعدہ دس دنوں کی توسیع کر دی گئی۔ قائم ہونے والے اس پہلے کوئی مقتدرہ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے طور سے واپس ہو کر درہم برہم کر دیا۔ مقتدرہ میں شامل سارے افراد قتل کر دیئے گئے۔

(۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی مقتدرہ کے بنانے کی کوشش جاری رہی تا آں کہ 900 قبل مسیح میں وہ پھر وجود میں آ گیا جس کے لئے بڑی کارروائی کی ضرورت پیش آئی اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس مقصد کے لئے ارسال فرمایا اور ان اولوالعزم انبیاء کرام نے بالآخر اس مقتدرہ کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔

(۳) حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد کوئی مقتدرہ بنانے کی پھر کوشش ہوئی۔ اس بار وہ مقتدرہ قوی سے قوی تر ہوتا گیا۔ اور انبیاء اس کے سامنے بظاہر بے بس ہونے لگے تو اللہ تعالیٰ نے 250-500 قبل مسیح کے مابین دوبار عذاب لا کر اسے تباہ کر دیا۔

(۴) 200 قبلِ مسیح آتے آتے بنی اسرائیل کی اکثریت کوئی مقتدرہ میں شامل ہو گئی اور اہلِ حق بالخصوص انبیاء اور ان کے متبعین قلیل اقلیت بن کر رہ گئے چنانچہ اس مقتدرہ نے انبیاء کو قتل کرنا شروع کر دیا۔

Marfat.com

(۵) یہی وہ زمانہ تھا جب حضرت یرمیاہ، حضرت زکریا، حضرت یحییٰ علیہم السلام شہید کر دیئے گئے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس مقتدرہ نے اپنے علم کی حد تک شہید کر کے دم لیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کلی طور پر اس مقتدرہ کا خاتمہ 70 عیسوی میں کر دیا۔

(۶) عہدِ حاضر میں کوبی مقتدرہ کی تاریخ 70 عیسوی سے شروع ہوتی ہے۔

(۷) جدید مقتدرہ نئے منہج پر قائم کیا گیا جو بے حد پیچیدہ تھا اور اس کے اندر پائی جانے والی سابقہ تمام کمزوریاں دور کر دی گئیں اور اسے تمام ممکنہ صورتِ حال سے نبرد آزما ہونے کے قابل بنا دیا گیا۔

(۸) 70 عیسوی سے قبل وجود میں آنے والے مقتدرہ یک۔ مرکزی (One-Centered) ہوتے تھے جس میں مرکز اصلی (Original Pole) اور مرکز عملی (Operational Pole) ایک ہی ہوتا تھا جس کا تباہ کر دیا جانا آسان تھا جیسا کہ انہیں تجربہ ہوا۔

(۹) نئی حکمت عملی کے تحت متعدد المراکز شاکلہ (Multi-Polar Pattern) اختیار کیا گیا جس میں کامیابی اور استحکام کے ساتھ ساتھ اضافے پر اضافہ ہوتا رہا۔

(۱۰) نئی حکمت عملی میں مقتدرہ کی متعدد المراکز تشکیل درج ذیل صورت میں کی گئی:

(ا) مرکز المراکز: اس قطب کو چار سطحوں میں قائم کیا گیا:

(۱)	مرکز المراکز	حقیقی
(۲)	مرکز المراکز	مجازی
(۳)	مرکز المراکز	قائم مقام
(۴)	مرکز المراکز	متبادل

Marfat.com

(۲) مرکز اصلی: کبھی کبھی ضرورتاً اس قطب میں بھی دو سطحیں قائم کی گئیں:

(۱)	مرکز اصلی	حقیقی
(۲)	مرکز اصلی	متجانبی

(۳) مرکز عملی: کبھی کبھی بلکہ اکثر ضرورتاً پایا جاتا اس قطب میں دو یا اس سے زائد سطحیں قائم کی گئیں:

(۱)	مرکز عملی	
(۲)	مرکز عملی	قائم مقام
(۳)	مرکز عملی	اضطراری

(۴) مَرجع/ مَراجع حَرکی: مرجع حرکی وہ مقام یا خطہ ہے جہاں اضطرار (Emergency) یا تعویق (Retardation) کی صورت میں پس پا (Retreat) ہوکر سکونت اختیار کی جائے۔اور جہاں دس سالوں سے لے کر کئی صدی تک قیام کیا جائے۔

(۵) مامن/ موامن خاموش: وہ مقامات ہوتے ہیں جہاں صدیوں تک خاموش زندگی گزاری جائے۔

(۱۱) سن 70 عیسوی سے مرکز المراکز حقیقی اور مرکز المراکز مجازی دونوں ہی مفقود اور صرف متصور رہے۔1948 میں ہر چند کہ جولت مدینت میں بدل دی گئی اور 1967 میں 'پہاڑی' بھی سر کر لی گئی لیکن بایں ہمہ کوبی مقتدرہ اب بھی اسے مرکز المراکز حقیقی حتی کہ مرکز المراکز مجازی اعلان کر دینے تک سے خائف ہے۔لہذا کوبی مقتدرہ کا مرکز المراکز اب بھی مفقود ہے۔چاند، سیارگان یا ستاروں میں کسی مامن یا موامن کی ہمہ دم جاری تلاش تا کہ وہاں

Marfat.com

مرکز المراکز بنایا جائے ان کے اس خوف کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ کسی صورت بھی روئے ارض پر کوبی مقتدرہ کے مرکز المراکز کو برداشت نہیں کریں گے۔ اور بالآخر اسے تباہ کردیں گے۔ کوبی مقتدرہ خوب جانتا ہے کہ اس بار کی تباہی کلی تباہی ہوگی۔

(۱۲) مقتدرہ کے مراکز کی بدلتی صورتِ حال:

(۱) عہدِ اوّل (70-571AD)

(۱)	مرکز المراکز قائم مقام		بابل
(۲)	مرکز اصلی		عراق
(۳)	مراکز عملی	(۱)	رومی سلطنت کے علاقے
		(۲)	ساسانی سلطنت کے علاقے
(۴)	مرجع/مراجع حرکی		جزیرۃ العرب، یمن، مصر بالخصوص علاقہ قبط
(۵)	ماٴمن/مواٴمن خاموش		ہندوستان، چین، افغانستان، حبشہ

(۲) عہدِ دوم (571-661AD):

(۱)	مرکز المراکز قائم مقام		بابل
(۲)	مرکز اصلی		عراق
(۳)	مرکز عملی	(۱)	جزیرۃ العرب (بالخصوص عراق عرب)
		(۲)	رومی سلطنت کے علاقے
		(۳)	ساسانی علاقے
(۴)	مراجع حرکی		یمن، مصر، علاقۂ قبط

Marfat.com

(۵)	مواطنِ خاموش		ہندوستان، چین، افغانستان، حبشہ، علاقۂ تتار

(۳) عہدِ سوم(661-1254AD):

(۱)	مرکز المراکز قائم مقام		بابل
(۲)	مرکز اصلی		عراق
(۳)	مرکز عملی	(۱)	عالم اسلام
		(۲)	رومی و بازنطینی علاقے
		(۳)	علاقۂ خضر (بلغاریہ)
(۴)	مراجع حرکی	(۱)	یمن
		(۲)	مصر
		(۳)	ایران
		(۴)	علاقۂ قبط
		(۵)	قفقاز
(۵)	مواطنِ خاموش		ہندوستان، چین، افغانستان، حبشہ، علاقہ تتار، منگولیا، افریقہ، ایشیاء، مشرق بعید، اور بحر متوسط کے ساحلی شہر

(۴) عہدِ چہارم(1254-1500AD):

Marfat.com

(۱)	مرکز المراکز قائم مقام		وینس(Venice)
(۲)	مرکز اصلی		یوروپ کے ساحلی علاقے یونان تا اندلس۔
(۳)	مرکز عملی		یوروپ کے مشرقی علاقے بالخصوص بلقان اور علاقۂ سلاؤ۔
(۴)	مراکز حرکی	(۱)	یمن
		(۲)	مصر
		(۳)	ایران
		(۴)	عراق
		(۵)	قفقاز
		(۶)	ترکی
		(۷)	شام
		(۸)	علاقۂ کردستان
		(۹)	افغانستان
		(۱۰)	ترکستان

Marfat.com

(۵)	مواطنِ خاموش		ہندوستان، چین، ایران، افغانستان، ترکستان، حبشہ، تاتارستان، ازبکستان، آرمینیا، گرجستان (جارجیا)، کرغزستان، روس، منگولیا، منچوریا، ایشیا، افریقہ اور بحرروم کے جنوبی سواحل

(۵) عہدِ پنجم (1500-1730AD):

(۱)	مرکز المراکز قائم مقام		بوڈاپسٹ (Budapest) علاقۂ سلاؤ، ولنا (Vilna)
(۲)	مرکزِ اصلی		مشرقی یوروپ
(۳)	مراکزِ عملی	(۱)	اسپین، پرتگال، ہالینڈ، ترکی
		(۲)	فرانس، برطانیہ
(۴)	مراجع حرکی		امریکہ، افریقہ، آسٹریلیا، ایران، روس، آرمینیا، گرجستان عراق، یمن، مصر، مراکش، الجزائر،
(۵)	مواطنِ خاموش		مصر، عراق، یمن، ایران، افغانستان، ہندوستان، چین، منگولیا، منچوریا، مشرقِ بعید، مغربی افریقی سواحل، بحرروی افریقی سواحل

Marfat.com

(۶) عہدِ ششم (1730-1914AD):

(۱)	مرکز المراکز قائم مقام		بوڈاپسٹ،وین،باسل،وینیا،مشرقی یوروپ
(۲)	مرکز اصلی	(۱)	مشرقی یوروپ
		(۲)	علاقۂ جرمنی و پرشیا
(۳)	مراکز عملی	(۱)	برطانیہ
		(۲)	فرانس، ہالینڈ
		(۳)	اسپین، پرتگال
		(۴)	ترکی، بلقان
(۴)	مراجع حرکی		امریکہ، آسٹریلیا، چین، روس، ایران، عراق، آرمینیا، گرجستان، ترکستان، کرغزستان، ازبکستان، قفقاز، تاتارستان، کردستان، یمن، مصر، مراکش، الجزائر، جنوبی افریقہ، روڈیشیا، شنگھائی آزربائجان۔

Marfat.com

(۵)	موامن خاموش		مصر، عراق، ایران، افغانستان، ہندوستان، وسطی ایشیا، منگولیا، منچوریا، کوریا، مشرقِ بعید، چین (بالخصوص شنگھائی، ہانگ کانگ)، جاپان، برما، مغربی افریقی سواحل، بحر رومی افریقی سواحل

(۷) عہدِ ہفتم (1914-1941AD):

(۱)	مرکز المراکز قائم مقام		برطانیہ
(۲)	مرکز اصلی	(۱)	امریکہ
		(۲)	ناروے، سویڈن، ڈنمارک، فن لینڈ، سوئٹزرلینڈ،
		(۳)	شنگھائی، جنوبی افریقہ، روڈیشیا،
(۳)	مراکز عملی	(۱)	برطانیہ
		(۲)	امریکہ، فرانس، ہالینڈ، سوویت یونین
		(۳)	یوروپی ممالک

(۴)	مراجع حرکی		آسٹریلیا، کناڈا، چین، روس، ایران، عراق، آرمینیا، فلپائن، منگولیا، کوریا، انڈونیشیا، ملائشیا، برما، تھائی لینڈ، ویت نام، افریقہ کے بیشتر ممالک، شنگھائی، گرجستان، ترکستان، کرغزستان، ازبکستان، قفقاز، تاتارستان، کردستان، عدن، زنجبار، کینیا، ہندستان، آزربائجان،
(۵)	موامن خاموش		مصر، عراق، ایران، افغانستان، ہندوستان، وسطی ایشیاء، منگولیا، منچوریا، کوریا، مشرقِ بعید، چین (بالخصوص شنگھائی، ہانگ کانگ)، برما، مغربی افریقی سواحل، بحر رومی افریقی سواحل

(۸) عہدِ ہشتم (1914-2004AD):

(۱)	مرکز المراکز نیم مجازی		مدینت (غیر تسلیم شدہ)
(۲)	مرکز المراکز قائم مقام	(۱)	برطانیہ
(۳)	مرکز اصلی	(۱)	امریکہ
		(۲)	روس

Marfat.com

		(۳)	ناروے، سویڈن، ڈنمارک، فن لینڈ، سوئٹزرلینڈ،
		(۴)	شنگھائی، ہانگ کانگ، کوریا، جنوبی افریقہ، روڈیشیا (موجودہ زمبابوے)، آسٹریلیا،
(۴)	مراکز عملی	(۱)	برطانیہ
		(۲)	امریکہ، سوویت یونین اور اب روس، فرانس، ہالینڈ، جرمنی، جاپان، تائیوان، ارجنٹائنا، برازیل، میکیسکو، چیلی، وینیزویلا، تیونس، یوکرین، بیلاروس، ترکی
		(۳)	عوامی جمہوریہ چین
		(۴)	یوروپی ممالک
		(۵)	ہندوستان

Marfat.com

(۵)	مراجع حرکی			آسٹریلیا، کناڈا، چین، روس، عراق، آرمینیا، فلپائن، جاپان، منگولیا، کوریا، انڈونیشیا، ملائیشیا، ہندوستان، برما، تھائی لینڈ، ویت نام، افریقہ کے بیشتر ممالک، شنگھائی، گرجستان، ترکستان، کرغزستان، ازبکستان، تاجکستان، آذربائیجان، قفقاز، تاتارستان، کردستان، عدن، تنزانیہ، کینیا، قازقستان،
(۶)	مواطنِ خاموش			ایران، عراق، افغانستان، ہندوستان، وسطی ایشیاء، منگولیا، منچوریا، کوریا، چین، مشرقِ بعید، برما، مغربی افریقی سواحل، بحرِ رومی سواحل

(۱۴) تاریخ میں یہ بات مسلسل دیکھی گئی ہے کہ کوبی مقتدرہ کی صورتِ حال ہمیشہ بدلتی رہی ہے۔ چنانچہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان تبدیلیوں کے آخر کیا اسباب ہوا کرتے ہیں؟ مقتدرہ کے تحت مراکز، مراجع اور مواطن کی تبدیلی حوادث کے نہایت دقیق اور مبسوط تجزیہ اور پیش آنے والے حالات وکوائف کی دقیق اور مبسوط تفکیر، تدبیر اور ان کی منصوبہ بندی کے ساتھ ہوتی رہی ہے۔ کوبی مقتدرہ 1554 سے رفتہ رفتہ غلطیوں سے خالی اور Fool Proof منصوبہ بندی کرنے میں اب یدطولیٰ حاصل کر چکا ہے۔ یہی صورتِ حال ان منصوبوں کی تعمیل کی ہے۔ چنانچہ تجزیہ، تفکیر، تدبیر اور تعمیل ہر سطح پر اب کوبی مقتدرہ 001. فیصد امکان غلطی کی حد

تک ید طولیٰ حاصل کر چکا ہے۔

(۱۴) مراکز کی تبدیلی کے اسباب: عام طور پر مراکز کی تبدیلی دقیق غور وفکر کے ساتھ طویل المدت تبدیلی کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اس تبدیلی کے بطور خاص چار اسباب یا محرکات ہوتے ہیں:

(۱) جب کوئی مراکز خارجی یعنی معاندانہ ضرب سے غیر مستحکم ہو جائے،

(۲) جب وہ علاقہ جہاں کوئی مراکز قائم ہیں کسی دیگر سبب یا اسباب سے عدم استحکام کا شکار ہو جائے،

(۳) جب کوئی مقتدرہ کے عزائم میں زیادہ استحکام آنے کے سبب افقی توسیعی تبدیلی ہو جائے،

(۴) جب کوئی مقتدرہ کے عزائم میں زیادہ استحکام آنے کے سبب عمودی توسیعی تبدیلی ہو جائے۔ افقی توسیعی تبدیلی غیر معمولی بات ہوتی ہے جہاں تک عمودی توسیعی تبدیلی کی بات ہے یہ نہایت غیر معمولی اور نادر تاریخی بات ہوا کرتی ہے۔

Marfat.com

عظیم تبدیلی

(۱) کوبی مقتدرہ 20 جنوری 1961 سے ایک عظیم تبدیلی (Great Shift) سے دو چار ہو کر ایک عبوری دور سے گزر رہا ہے اور 2004 میں وہ اپنے نقطۂ انفطار (Point of Split) پر پہنچ چکا ہے۔

(۲) لیکن اس تناظر میں پائی جانے والی سب سے خطرناک اور افسوس ناک بات امت مسلمہ کی اس حوالے سے عدیم المثال بے خبری ہے جس میں اس کی قیادت ـــــ حکمراں، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیانِ معاشرہ ـــــ نے اسے مبتلا کر دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر امت مسلمہ نے اس قیمتی اور نادر موقع سے فائدہ نہیں اٹھایا تو یہ عبوری دور عن قریب گزر جائے گا۔

(۳) کوبی مقتدرہ کی اس عظیم تبدیلی کا آغاز اس وقت ہوا جب پہلی بار ایک رومن کیتھولک عیسائی ـــــ جان فٹ جیرالڈ کینیڈی (John Fitzerald Kennedy) ریاستہائے متحدہ امریکہ (نیم شاکلہ) (USA-Pseudo-structure) کے صدر بن جانے اور اس کی ذمہ داریاں سنبھال لینے میں کامیاب ہوگیا۔ کوبی مقتدرہ کے لئے یہ حادثۂ عظیم تھا۔

(۴) اس واقعہ کی حقیقی تفہیم کے لئے ان دو واقعات کا ذکر ضروری ہے جنھوں نے عیسائی دینا میں انقلاب برپا کر دیا ہے۔ یہ دو واقعات دو مشہد ہیں۔ پہلے مشہد کا ظہور

اغلباً 1899 میں ہوا اور دوسرے کا 1917 میں۔

حقیقتِ واقعہ یہ ہے کہ دونوں مشہد دراصل ربانی القاء عام تھے۔ عیسائی دنیا چونکہ بیدار اور مراقب تھی اس لئے اس نے اسے دیکھا بھی اور اپنے علم وفہم کے مطابق اس کا مفہوم بھی لینے میں کامیاب ہوئی۔ اس وقت کی امتِ مسلمہ محمدیہ کی پوری قیادت ـــــــ حضرت علامہ محمد اقبال علیہ الرحمۃ والرضوان کو چھوڑ کر ـــــــ تقریباً سارے حکمراں، سارے علماء، سارے مشائخ، سارے دانش وران اور سارے اعیانِ معاشرہ ـــــــ قران وسنت رسول اللہ ﷺ سے کھلم کھلا انحراف کرتے ہوئے اور سارے اخبار وآثار کی مراقبت سے یکسر بے پرواہ ہو کر غفلت کی موت نما نیند میں خراٹے لے رہی تھی لہذا وہ اسے دیکھنے اور سمجھنے سے قاصر رہی کہ ملاء اعلیٰ سے خلافت اسلامیہ کے خاتمے اور ظہور دجالِ اکبر کی خبر دی جا رہی ہے۔

پہلا مشہد: ویٹیکن (Vatican) میں 1899 عیسوی کی آخری اجتماعی عبادت کی امامت کرتے ہوئے دورانِ خطبہ پوپ لیو سیزدہم (Pope Leo XIII 1878-1903) اچانک خاموش اور وارفتہ (Transfix) ہو گئے۔ بعد میں انہوں نے اپنے چند قریب ترین کارڈینلوں کو اس کی حقیقت بتائی جو پچاس سے زاید سالوں تک ان کارڈینلوں کے سینے میں مخفی رہی۔ یہ مشہد اللہ تعالیٰ اور ابلیس کے مکالمہ پر مشتمل تھا جس میں ابلیس نے اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے اس مصمم ارادہ کا اظہار کیا کہ وہ آئندہ ایک سو سال تک اپنے ہدف کے حصول میں اپنی ساری طاقت جھونک دے گا اور اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اگر وہ ایسا کرنا چاہتا ہے تو یہ بھی کر دیکھے۔ یہ مشہد روئے زمین پر بالآخر فساد فی الارض پھیلا دینے کا واضح اشارہ تھا۔

ملاحظہ فرمائیں:

(1) Stefano M. Paci: "Leo XIII" Diabolical

Marfat.com

Vision; 30 Days (December-1990) 52-53.

(2) John J. Nicola: Diabolical Possession and Exorcism (Rockford, Ill. Tan Books, 1974.

(۶) دوسرا مشہد: پرتگال(Portugal) کے فاطمہ(Fatima) نامی مقام پر مئی تا اکتوبر 1917 عیسوی کے دوران چھ بار تین بچوں کو حضرت مریم علیہا السلام کا مشہدِ عام ہوا جن میں انہوں نے تین پیغامات دیئے جس میں تیسرا پیغام نہایت اہم تھا۔ آپ نے فرمایا:

''میں آئی ہوں تا کہ (رب العزت سے) روس کو اپنے قلبِ بتول کی طرح پاک کرنے کی دعا کروں............''۔

ملاحظہ فرمائیں:

(1) Vatican Decree on Jacinta and Francisco Marto. Rome, Italy: Congregation for the causes of the Saints, May 13, 1989.

(2) Ann Ball: Modern Saints. Rockford, Il: Tan Books, 1983.

(۷) یہ وہ دو مشہد تھے جنہوں نے آنے والے دنوں میں پوری دنیا کے عیسائیوں اور بالخصوص رومن کیتھولک عیسائیوں کی زندگی میں انقلاب برپا کر دیا۔ چنانچہ پوری عیسائی دنیا اپنے ذہن و فکر کے اعتبار سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے استقبال کے لئے تیار ہونے لگی۔

(۸) عیسائی دنیا میں یہ انقلاب دو راستوں سے آگے بڑھنے لگا جس کی روحِ رواں کیتھولک چرچ تھا۔

Marfat.com

(الف) انقلاب کی پہلی راہ تھی ـــــ کوبکی مقتدرہ کے ذریعہ گزشتہ ایک ہزار سال میں مذہبی، مسلکی اور مشربی عنوانات سے منقسم اور درہم برہم کی گئی عیسائی دنیا میں اتحاد پیدا کرنے کی کوشش جسے (Ecumenism) کہا جاتا ہے۔

(ب) انقلاب کی دوسری راہ تھی ـــــ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے استقبال کے لئے عیسائی جسد اور قلوب کی تیاری۔ اس ہمہ جہتی کوشش کے کئی پہلو ہیں جن میں ایک پہلو اوپس ڈائی (Opus Dei کارِ خدا) ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:

(1) Tertio Millennio Adveniente.

(2) Catechism of the Catholic Church.

(3) Unitatis Redintegratio.

(4) Lumen Gentium.

(5) Ralph Martin: The Catholic Church At the End of An Age: Ignatius Press, California, US, 1994).

(۹) کوبکی مقتدرہ میں ۹ نومبر 1960 کو اس وقت زلزلہ آ گیا جب سینٹر کینیڈی امریکہ کے صدر منتخب ہو گئے اور 20 جنوری 1961 کو انہوں نے بحیثیت صدر ذمہ داریاں سنبھال لیں۔ 20 جنوری 1961 کے بعد دنیا میں اور بالخصوص امریکہ میں جو کچھ ہونے لگا اس کا کوبکی مقتدرہ نے خواب میں بھی تصور نہیں کیا تھا۔ یہ بات بالکل اچانک اور غیر معمولی طور پر ہو گئی تھی۔

(۱۰) وہ معرکۂ یہودیت وعیسائیت جس میں یہودیت نے گزشتہ پانچ سو سالوں کی

Marfat.com

معرکہ آرائی کے بعد فتح پالی تھی اور عیسائیت پر پوری طرح غلبہ پالیا تھا یکسر اچانک ایک نئے رنگ میں پھر بھڑک گیا۔ چنانچہ پانچ سو سالوں میں بظاہر مطیع (Tame) بنالی گئی عیسائیت اب کوبی مقتدرہ کے لئے ناقابلِ اعتبار ہو کر خطرناک بلکہ مہلک ہوگئی۔

(۱۱) کوبی مقتدرہ کے لئے یہ حادثہ پیچیدہ تناظر کا نتیجہ اور اتنے وسیع و عمیق مضمرات و عواقب کا حامل تھا کہ اسے اپنے پورے منصوبہ کے لئے از سرِ نو تجزیہ و تحلیل کی ضرورت پیش آئی جسے اس نے پوری روئے ارض پر اپنی ساری قوتوں کو یکجا کر کے کیا۔ اور ایک عظیم منصوبہ بندی کے ساتھ پھر میدان میں آ گیا۔ 1934 کے بحران کی آگہی اس مقتدرہ کو تھی اور اس نے اس کی پیش بندی کے اقدامات پہلے سے کر لئے تھے۔

(۱۲) 1934 کے تناظر میں صرف اتنی پیش بندی کافی سمجھی گئی تھی کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں اقتدارِ اعلیٰ کو باضابطہ طور پر دو بالکل جدا ٹکڑوں میں منقسم کر دیا جائے یا یوں کہا جائے کہ اقتدارِ اعلیٰ کے دو اسٹرکچر بنا دیئے جائیں پہلا: شاکلہ (Structure) دوسرا: نیم شاکلہ (Pseudo-Structure)۔

(۱۳) ریاستہائے متحدہ امریکہ میں شاکلہ (Structure) ایک غیر مرئی باڈی کا نام ہے جو خالصتاً کوبی مقتدرہ رہا ہے۔ یہی وہ مقتدرہ ہے جس کا ذکر نمبر 16 (صفحہ ٦١) میں آیا ہے۔ یہی باڈی کوبی مقتدرہ کی سب سے اعلیٰ ترین تعیلی باڈی ہے۔ اسی مقتدرہ کا نام ریاستہائے متحدہ امریکہ (شاکلہ) ہے۔

(۱۴) ریاستہائے متحدہ امریکہ میں نیم شاکلہ (Pseudo-Structure) ایک مرئی باڈی کا نام ہے۔ جس کا ذکر نمبر 65 (صفحہ ٦٦) میں آیا ہے۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کا صدر اسی مقتدرہ کا صدر ہوتا ہے۔

Marfat.com

(۱۵) اس راز سے واقف افراد خوب جانتے ہیں کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ نیم شاکلہ (US-Pseudo-Structure) کا صدر ریاستہائے متحدہ امریکہ: شاکلہ (US-Structure) کے رئیس کے سامنے اتنی قوت بھی نہیں رکھتا جتنی کسی صدر مملکت کے سامنے ایک تھانہ دار۔

اس پیرایۂ اظہار کا وہ مفہوم نادرست ہوگا جب کوئی یہ گمان کرلے کہ مذکورہ جملے کا مطلب یہ ہے کہ صدر امریکہ کسی کمزور انسان کا نام ہے۔ نہ صدرِ امریکہ کمزور انسان کا نام ہے اور نہ ریاستہائے متحدہ امریکہ نیم شاکلہ ایک کمزور ملک۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ نیم شاکلہ دنیا کا سب سے مضبوط ملک ہے اور اس کا صدر دنیا کا سب سے زیادہ قوت رکھنے والا صدر ہے۔ اس پیرایۂ اظہار کا درست مفہوم یہ ہے کہ وہ مقتدرہ کیسی قوت قاہرہ کی حامل قوت کا نام ہے جس کے سامنے ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے صدر کی اتنی بھی حیثیت نہیں جتنی ایک تھانیدار کی ہوتی ہے۔ مزید معلومات کے لئے ملاحظہ فرمائیں:

(1) Gustavus Meyers: History of the Great American Fortunes.

(2) The Iron Tringle: Inside the Secret World of the Carlyle Group: John Wiley & Sons, Hoboken).

(3) The Politics of War: Harper & Row, New York.

(4) The Politics of Heroin in South East Asia, Lawrence Hill Books, Brooklyn.

(5) Catherine Austin Fitts & Daniel Armstrong:

Marfat.com

The Real Deal About Enron.

(6) Steven M. Greer: Disclosure:

(۱۶) ریاستہائے متحدہ امریکہ (شاکلہ) اور ریاستہائے متحدہ امریکہ (نیم شاکلہ) کے ادارے بعض معاملات میں بالکل الگ الگ اور بعض معاملات میں عمودی او رافقی طور پر مجاورانہ ہوتے ہیں۔ ریاستہای متحدہ امریکہ (شاکلہ) کے بعض شعبے ایسے بھی ہیں جن کی نیم شاکلہ کو نہ خبر ہے نہ جن سے متعلق کسی کو حتی کہ صدر مملکت کو استفسار کی اجازت۔ مین ہٹن پروجکٹ (Manhattan Project) جس کے تحت ایٹم بم او رہائڈروجن بم بنائے گئے 1948 سے قبل تک اور پروجکٹ اورایون (Project Orion) جس کے تحت خلائی تحقیقات ہوئیں 1958 سے قبل تک شاکلہ کے شعبے تھے اور ریاستہائے متحدہ امریکہ (نیم شاکلہ) کے اقتدار اعلیٰ کو بھی خبر تھی نہ اس سے متعلق استفسار کی اجازت۔

(۱۷) 20 جنوری 1961 کا بحران 1934 کے بحران سے ہزاروں گنا بڑا بحران تھا چنانچہ کوبی مقتدرہ نے چار اقسام کے منصوبے تیار کر لئے اور ان کی تعمیل فی الفور شروع ہوگئی۔ منصوبوں کی قسمیں درج ذیل تھیں:

Crisis Management	اضطراری منصوبہ	(۱)
Crash Programming	فوری منصوبہ	(۲)
Short Term Plannning	قلیل مدتی منصوبہ	(۳)
Perspective Planning	طویل مدتی منصوبہ	(۴)

(۱۸) اضطراری منصوبہ (Crisis Management): اضطراری منصوبہ کے تحت فوری کارروائی مطلوب تھی چنانچہ اس منصوبہ کے تحت مبینہ طور پر صدر کینیڈی کے قتل کا فیصلہ کرلیا

Marfat.com

گیا۔ باخبر حلقوں کے مطابق اس فیصلہ کے بعد قتل، منہجِ قتل، قاتل، صورتِ قتل اور کامیابی و ناکامی ہر دو صورت میں عواقب و مضمرات کا سامنا کرنے کی دقیق اور غیر معمولی منصوبہ بندی کی گئی۔ چونکہ یہ معاملہ اتنا پیچیدہ اور ایسے مضمرات وعواقب کا حامل تھا کہ کوئی مقتدرہ نے اس کے لئے ایک تاریخی اور روایتی طریقہ اختیار کرتے ہوئے مبینہ طور پر ایک تاریخی سودا کیا۔

(۱۹) وہ تاریخی سودا تھا مبینہ طور پر عوامی جمہوریہ چین (PRC) کو اس مہم کے لئے آمادہ کرنا اور اس کی پہلی قسط کے بطور ایٹم بم بنانے میں مطلوب ہر شئے کی فراہمی اور کام ہو جانے پر ہائیڈروجن بم بنانے میں مطلوب ہر شئ کی فراہمی اور ہر دو صورت میں منفی عواقب سے محفوظ رکھنے کا وعدہ۔ منصوبہ کے اگلے حصے کے مطابق دوسری جانب صدر امریکہ کو اس کی اطلاع دینا کہ عوامی جمہوریہ چین جوہری بم بنا رہا ہے اور اس پر دباؤ کہ امریکہ چین کو ایسا کرنے سے بہرحال روکے۔

(۲۰) چنانچہ باخبر حلقوں کے مطابق یہ کام منصوبہ کے عین مطابق پورا کرلیا گیا۔ امریکی صدر جان ایف کینیڈی 22 نومبر 1963 کو ڈلاس، ٹیکساس (Dallas-Texas) میں قتل کر دیئے گئے۔ قاتل موقعۂ واردات پر قتل کر دیا گیا۔ قاتل کا قاتل گرفتار ہوا اور چند ہی دنوں کے اندر جیل میں قتل کر دیا گیا۔ آں دفتر را گاؤ خورد و گاؤ را قصاب برد و قصاب در راہ مرد۔ اس طرح صدر کینیڈی کا قتل ایک راز بن کر رہ گیا۔ 16 اکتوبر 1964 کو عوامی جمہوریہ چین نے پہلا ایٹمی دھماکہ کیا۔ 9 مئی 1966 کو پہلا تھرمونیوکلیر ڈیوائس (Thermo-nuclear Device) کا اور 17 جون 1967 کو باضابطہ ہائیڈروجن بم کا پہلا دھماکہ کامیابی سے کرلیا گیا۔ تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں:

(1) Warren Bass: Support Any Friend: Oxford

Marfat.com

University Press, 2003.

(2) Michael Collins Piper: Final Judgement.

(3) Rajinder Puri: "The day that will change the world", in National Review, Vol. 2. No.9.

(۲۱) فوری منصوبہ (اول)(Crash Programming I): فوری منصوبہ (اول) کے تحت پوری دنیا کو متعدد الابعاد جنگی بحران (Multiple War Crisis) میں مبتلا کر دینے کا فیصلہ کرلیا گیا جس کے رو سے کم از کم چار بڑے جنگی بحران پیدا کر دیئے گئے جن میں منصوبہ میں شامل متعلقہ فریق ہر دو جانب سے جکڑ لئے گئے۔ یہ چار بحران تھے:

(۱)	امریکہ۔ کیوبا۔ روس بحران۔	یہ بحران اکتوبر 1962 میں اپنے عروج پر پہنچادیا گیا۔
(۲)	چین۔ ہندوستان بحران۔	یہ بحران اکتوبر اور نومبر 1962 میں اپنے عروج پر پہنچادیا گیا۔
(۳)	یونان۔ قبرص۔ ترکی بحران۔	یہ بحران فروری 1964 میں اپنے عروج پر پہنچادیا گیا۔
(۴)	امریکہ۔ ویت نام بحران	اس بحران کا آغاز جولائی 1964 میں کر دیا گیا۔

(۲۲) فوری منصوبہ (Crash-Programming II): فوری منصوبہ (دوم) کے تحت ساری دنیا میں سیاسی عدم استحکام لا دیا گیا یا عدم استحکام پیدا کرنے کی کوشش ہوئی۔ اس عنوان کے تحت قابلِ ذکر علاقے درج ذیل ہیں:

(۱) عراق۔ 8 فروری 1963 کو عراق کی حکومت کا تختہ پلٹ دیا گیا اور جنرل قاسم کو گولی ماردی گئی۔

(۲) شام۔ 8 مارچ 1963 کو شام کی حکومت کا تختہ پلٹ دیا گیا۔

Marfat.com

(۳) ملائشیا، انڈونیشیا۔16 ستمبر 1963 کوملائشیا وجود میں آیا اور 17 ستمبر سے ملائشیا اور انڈونیشیا کے مابین جنگی بحران پیدا کر دیا گیا۔

(۲۳) فوری منصوبہ (سوم)(Crash Programming III): فوری منصوبہ (سوم) کے تحت امریکہ میں خانہ جنگی کی صورت پیدا کر دی گئی۔ چنانچہ یہ بحران 28 اگست 1963 کو واشنگٹن میں ''عظیم نیگرو آزادی مارچ (Great Negro Freedom March) کی صورت میں سامنے آیا۔

(۲۴) قلیل مدتی منصوبہ بندی(Short-Term Planning):

قلیل مدتی منصوبہ بندی کے تحت پوری دنیا میں درج ذیل عنوانات کے تحت لا تعداد منصوبے روبہ عمل لائے جانے لگے۔ جن کا شمار فرداً فرداً کرنا طوالت کا باعث ہوگا۔

(۱) قتل وغارت گری (Killings & Loot):

اس عنوان کے تحت ساری دنیا میں ہر طرح کے قتل اور غارت گری کو ہوا دی گئی۔

(۲) افراتفری (Chaos):

اس عنوان کے تحت ساری دنیا میں سیاسی، معاشرتی، معاشی اور انتظامی افراتفری پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔

(۳) معاشی بدحالی(Economic Disorders & Disturbances):

اس عنوان کے تحت ساری دنیا میں معاشی بدحالی پیدا کی گئی۔

(۴) فوجی انقلابات (Army Coup-de-etat):

اس عنوان کے تحت بیشتر علاقوں میں کامیاب و ناکام انقلابات لانے کی کوشش کی گئی۔

Marfat.com

(۵)معاشرتی اباحیت (Societal Permissiveness):

اس عنوان کے تحت پوری دنیا میں تہذیبی، تمدنی اور ثقافتی طور پر ایسے رجحانات پھیلائے گئے جن سے معاشرہ میں اباحیت اور افراتفری پیدا ہو جائے۔ معاشرتی اباحیت کے یہ وہ رجحانات تھے جنہوں نے پوری دنیا کو بالآخر ستر کی دہائی میں اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ جن کی شکلیں ہپی ازم(Hippism) اور پاپ(Pop) وغیرہ کی صورت میں سامنے آئیں۔ ساری دنیا میں اب تک ڈرگ کلچر (Drug Culture) بھی اسی کی ایک شکل ہے۔ انیسویں صدی میں چین، ایران سمیت ساری دنیا میں تمباکو اور افیون کو بھی مقتدرہ کے آزمودہ ہتھیار تھے جن کو بیسویں صدی کے نصف آخر میں ڈرگ کلچر(Drug Culture) کے نام سے از سر نو استعمال کیا گیا۔

Marfat.com

طویل مدت منصوبہ بندی

(۱) کوبی مقتدرہ کا طویل مدتی منصوبہ (Perspective Planning) انقلابی، بنیادی، وسیع الاطراف، وسیع الابعاد اور آنے والے زمانے میں پوری تاریخ انسانی کے رخ کو تبدیل کر دینے والا تھا۔ طویل مدتی منصوبہ کا ایسا فیصلہ صدیوں بعد لیا جاتا ہے۔ اس عاجز کے اندازہ کے مطابق اس طویل مدتی منصوبہ پر اگر پوری تندہی سے عمل درآمد کیا جائے تو کوبی مقتدرہ جیسی قوت قاہرہ کو بھی کارآمد ڈھانچہ بنانے میں کم از کم پچاس سال لگیں گے۔

(۲) طویل مدتی منصوبہ بندی کے تحت کوبی مقتدرہ نے چار بنیادی فیصلے لئے جو درج ذیل ہیں:

(۱) کوبی مقتدرہ کے لئے عمودی اور ناقابلِ تسخیر قوت اور ناقابلِ مقاومت غلبہ عظیم کی صلاحیت کا حصول کا فیصلہ ــــــ

(۲) آئندہ کے مرکز اصلی و عملی کے حوالے سے تعمیر نو (Construction) اور موجودہ کے حوالے سے انہدام (Disruption) کا فیصلہ اور ان فیصلوں کے تحت تعمیر نو اور انہدام کا آغاز ــــــ

(۳) مزاحم قوت کی مسلسل تخویف کا فیصلہ ــــــ

(۴) یہودیت۔ عیسائیت معرکہ آرائی کو اسلام ــــــ عیسائیت معرکہ آرائی میں بدل دینے کا فیصلہ ــــــ

Marfat.com

(۳) چنانچہ اس طویل مدتی منصوبہ کے تحت سب سے پہلے "مسلسل تخویف" (Continuous Frightening) کی کارروائی کا آغاز کیا گیا۔ مسلسل تخویف سے مراد ہے کوبی مقتدرہ کے ذریعہ ریاستہائے متحدہ امریکہ (نیم شاکلہ) کے صدر کو ناقابلِ بیان "مسلسل خوف" میں مبتلا رکھنا تاکہ وہ:

(۱) ہمیشہ کوبی مقتدرہ کے حکم کی تعمیل کرتا رہے ـــــ اور

(۲) کوبی مقتدرہ کے سامنے سرتابی یا اس کی خلاف ورزی کی جرأت نہ کرے ـــــ

تاوقتیکہ کوبی مقتدرہ کے طویل مدتی منصوبہ کے دو بنیادی امور یعنی عمودی اور ناقابلِ تسخیر قوت اور ناقابلِ مقاومت غلبۂ عظیم کی صلاحیت کے حصول اور تعمیرِ نو اور انہدام کے کام پورے نہ ہو جائیں۔

(۴) چنانچہ اس "مسلسل تخویف" کے تحت لنڈن بی جانسن (1963-69)، رچرڈ ایم نکسن (1969-74)، جیرالڈ آر فورڈ (1974-77)، جمی کارٹر (1977-81)، رونالڈ ریگن (1981-89)، جارج ایچ ڈبلیو بش (1989-93)، ولیم جے کلنٹن (1993-2001) اور جارج ڈبلیو بش (2001-2004) ڈرائے اور خوفزدہ کیے جاتے رہے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ ڈرائے جانے والے صدور میں جانسن (Johnson)، نکسن (Nixon)، کارٹر (Carter) اور کلنٹن (Clinton) گزرے ہیں۔ سب سے زیادہ ڈر جانے والوں میں جانسن، نکسن اور فورڈ ہوئے۔ تجزیہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کوبی مقتدرہ کی جانب سے کی جانے والی اس مسلسل تخویف کو سب سے زیادہ resist کرنے والے جارج ایچ ڈبلیو بش اور جارج ڈبلیو بش ثابت ہوئے۔

Marfat.com

(۵) کوبی مقتدرہ کے طویل مدتی منصوبہ کی دوسری شق عمودی اور نا قابلِ تسخیر قوت اور نا قابلِ مقاومت غلبۂ عظیم کی صلاحیت کے حصول کے لئے دو کاموں کا آغاز کیا گیا:

(۱) دنیا کی تمام قوموں اور دنیا کے تمام ملکوں کو قوت کے بڑھانے، قوت کو برقرار رکھنے، سائنسی اور تکنیکی بطور خاص عسکری تحقیق کرنے سے روک دینا اور چھوٹی قوموں اور عالمی قوتوں بالخصوص امریکہ اور روس کو تخفیف اسلحہ، کے کوبی منصوبوں SALT, NPT, CTBT وغیرہ کو مان لینے کے لئے مجبور کرنا۔

(۲) کوبی مقتدرہ کے لئے عمودی اور نا قابلِ تسخیر قوت اور نا قابلِ مقاومت غلبۂ عظیم کی صلاحیت کے حصول کے لئے درج ذیل پروگراموں کو پوری قوت سے آگے بڑھانا:

(۱)	قمری مہم	(Lunar Exploration)
(۲)	بین سیارگانی مہم	(Inter Planetary Exploration)
(۳)	بین ستارگانی مہم	(Inter-Stellar Exploration)ــــــــاور
(۴)	بین کہکشانی مہم	(Inter-Galactic Exploration)

(۶) کوبی مقتدرہ کے طویل مدتی منصوبہ کی تیسری شق "تعمیر نو کا فیصلہ اور تعمیر نو اور انہدام" کے تحت درج ذیل فیصلے لئے گئے۔

(الف) تعمیر نو (Construction) کا فیصلہ: اس فیصلہ کے تحت کوبی مقتدرہ کے لئے دو نئے مراکز اصلی اور عملی کی تعمیر کئے جانے کا آغاز کر دیا گیا۔

(ب) انہدام (Disruption) کا فیصلہ: اس فیصلہ کے تحت کوبی مقتدرہ کے اب تک چلے رہے دو بنیادی مراکز اصلی اور عملی کو ڈھا دینے اور وہاں موجود ساری

Marfat.com

تنصیبات اور اداروں کو نئے مراکز اصلی اور عملی میں منتقل کردینے کا آغاز کردیا گیا۔

(۷) تعمیر نو (Construction) کے تحت کوبی مقتدرہ کے مراکز اصلی اور مراکز عملی کی حیثیت سے دو نئے خطوں کی تعمیر کا آغاز ہوا۔ آئندہ پچاس سالوں میں بن کر تیار ہو جانے والے یہ دو مراکز ہیں:

(۱)	چین	(China)۔۔۔۔۔اور
(۲)	نیا یوروپ	(New Europe)

(۸) انہدام (Disruption) کے فیصلے کے تحت کوبی مقتدرہ کے مراکز اصلی اور مراکز عملی کی حیثیت سے کام کرنے والے دو بنیادی خطوں کو ڈھا دینے اور وہاں موجود تمام تنصیبات اور اداروں کو نئے مراکز میں منتقل کردینے کا آغاز ہو گیا۔ آئندہ پچاس سالوں میں کھنڈر بن کر رہ جانے والے یہ دو خطے ہیں:

(۱)	سوویت یونین	(USSR)۔۔۔۔۔اور
(۲)	ریاستہائے متحدہ امریکہ (نیم شاکلہ)	(US-Pseudo-Structure)

(۹) کوبی مقتدرہ کے طویل مدتی منصوبہ کی چوتھی شق کے تحت آیسی کوششوں کا آغاز کردیا گیا جس کے نتیجہ میں یہودیت۔ عیسائیت معرکہ آرائی اسلام۔ عیسائیت معرکہ آرائی میں بدل جائے۔

(۱۰) کوبی مقتدرہ کے ذریعہ "عظیم تبدیلی" کا تجزیہ، فیصلہ اور اس کے تحت "مسلسل تخویف"، کوبی مقتدرہ کے لئے عمودی اور نا قابلِ تسخیر قوت اور نا قابلِ مقاومت غلبۂ عظیم کی صلاحیت کا حصول ؛ "تعمیر نو اور انہدام" اور" یہودیت ۔عیسائیت" معرکہ آرائی کو اسلام۔عیسائیت معرکہ آرائی میں تبدیل کردینے کا آغاز ایک تاریخی تجزیہ، فیصلہ اور کارروائی

Marfat.com

تھی جس کی تاریخ میں نظیر نہیں ملتی۔ یہ عمل کتنا بڑا ہے اس کا اندازہ صرف اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس پورے منصوبے کے خاکے (Blueprint) اور تفصیلات (Details) اس عاجز کے علم، قیاس اور اندازے کے مطابق ایک لاکھ سے زاید مطبوعہ کتابوں اور دس لاکھ سے زاید غیر مطبوعہ دستاویزات میں پھیلے ہوئے ہیں جن کا احاطہ کرنا اس وقت امتِ مسلمہ میں موجود علمی صلاحیت کے لئے تقریباً ناممکن ہے۔ تاہم یہ عاجز اس خاکے (Blueprint) تک "آسان رسائی" کی ایک راہ کا پتہ لگانے میں کامیاب ہوا۔ لیکن بایں ہمہ اس کا احساس ہے کہ اس آسان راہ (Short-Cut Means) کا مطالعہ اور تجزیہ کرنا بھی جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔

(۱۱) اس "عظیم تبدیلی" کے خاکہ (Blueprint) کو جاننے کی آسان راہ ہے:

(۱) ہنری الفریڈ کیسنگر (Henry Alfred Kissinger-1923-) کی زندگی کی ایک ایک باریک ترین بات کا مطالعہ۔

(۲) ہنری الفریڈ کیسنگر کی ایک ایک مطبوعہ تحریر اور اس کے ایک ایک جملے کی باریکیوں پر غور۔

(۳) ہنری الفریڈ کیسنگر پر شائع ہونے والی اصلی (Original) کتابوں کا تجزیہ۔

(۴) ہنری الفریڈ کیسنگر کی یا اس پر شائع ہونے والی کتابوں پر مغربی ممالک کے عظیم اور اصلی ماہرین کے تبصروں کا تجزیہ۔

(۱۲) کوبی مقتدرہ نے اس "عظیم تبدیلی" کے میدان کا آپریشن انچارج (Field Operation Incharge) جس شخص کو بنایا ہے وہ دراصل ہنری الفریڈ

Marfat.com

کیسنگر ہیں۔اس تعلق سے تین آراء کاذکر برمحل ہوگا:

(الف) جان اہرلخ مین(John Ehrlichman)نے لکھا:

"Henry and his wife are the tenders of a flame: the historical reputation of Dr Henry Alfred Kissinger, the Nobel laureate..........Anything else they do is incidental to that life's work. Lately, I'd guess, they are spending more and more time gathering fuel to keep the flame alive."

{John Ehrlichman, Witness To Power (1982)}

(ب) جان اسٹوسنگر(John Stoessinger)نے لکھا:

"When I first met Henry Kissinger I had a premonition that one day he might enter history. I think the world is a safer place today because of his courage and vision. It might even be a little better. No mortal man could ask for more."

{John Stoessinger, Henry Kissinger: The Anguish of Power, 1976.}

(ج) خوداس تعلق سے ہنری کیسنگر(Henry A. Kissinger)نے لکھا:

"Much as we deplore it, most major historical changes have been brought about to a greater or lesser degree by the threat or use of force."

Marfat.com

{Henry A. Kissinger, The Necessity for Choice: Prospects of American Foreign Policy (1961)}

(۱۲) ذیل میں ہنری کیسنگر کی چند اہم مطبوعہ کتابوں کی فہرست دی جاتی ہے:

(1) A World Restored: Metternich, Castlereagh and the Problems of Peace: 1821-22. Kissinger's Ph.D. Thesis written in 1954.

(2) Nuclear Weapons and Foreign Policy.

(3) The Necessity for Choice: Prospects of American Foreign Policy: 1961.

(4) The Troubled Partnership: A Reappraisal of the Atlantic Alliance:

(5) Problems of National Strategy: A Book of Readings (Editor).

(6) American Foreign Policy: Three Essays: W.W. Norton, New York, 1969.

(7) White House Years: Little, Brown: Boston, 1979.

(8) For the Record: Selected Statements, 1977-1980: Little, Brown: Boston, 1981.

(9) Years of Upheaval: Little, Brown: Boston, 1982.

Marfat.com

(10) Observations: Selected Speeches and Essays, 1982-1984.

(11) Diplomacy: Simon & Schuster, New York, 1994.

(12) Years of Renewal: Simon & Schuster.Inc, New York, 1999.

(13) Does America Need a Foreign Policy?: Toward a Diplomacy for the 21st Century: Simon & Schuster, New York, 2001, 2002.

(14) Ending the Vietnam War: A History of America's Involvement in and Extrication from the Vietnam War:

(15) Crisis: The Anatomy of Two Major Foreign Policy Crisis: Simon & Schuster, New York, 2003.

(۱۳) ذیل میں ہنری کیسنگر پر چند اہم مطبوعات کی فہرست دی جاتی ہے:

(1) David Landau: Kissinger: The Uses of Power: Houghton, Mifflin, Boston, 1972.

(2) Marvin & Bernard Kalb: Kissinger: Little, Brown, Boston, 1974.

(3) Warren Nutter: Kissinger's Grand Design: American Enterprise Institute, Washington, 1975.

(4) John Stoessinger: Henry Kissinger: The Anguish of Power: W.W. Norton, New York, 1976.

(5) Bruce Mazlish: Kissinger-The European Mind in American Policy: Basic Books, New York, 1976.

(6) John Ehrlichman: Witness to Power: Simon & Schuster, New York, 1982.

(7) Richard Nixon: RN-The Memoirs of Richard Nixon: Warner Books, New York, 1979.

(8) William Shawcross: Sideshow: Kissinger, Nixon and the Destruction of Combodia: Simon & Schuster, New York, 1979.

(9) Seymour M. Hersh: The Price of Power: Kissinger in the Nixon White House: Summit Books, New York, 1983.

(10) Coral Bell: The Diplomacy of Detente: The Kissinger Era: Martin Robertson, London, 1977.

(11) Christopher Hitchen:

(12) Jussi Hanhimaki: The Flawed Architect: Oxford University Press, 2004.

(۱۴) ان مراجع کے یہاں درج کر دیئے جانے کے باوجود اس عاجز کا احساس ہے کہ جو حضرات کو بی اصطلاحات، رموز، مناہج اور اسلوب سے راست واقف نہیں ان کے لئے ان کے سطور اور بین السطور کا فہم تقریباً محال ہوگا۔

لہذا فہم کی سعت کو متجانبی طور پر عریض کرنے کے لئے درج ذیل مصنفین کی تصنیفات سے بھی استفادہ کرنا مفید مطلب ہوگا:

(۱) سیموئیل پی ہن ٹنگ ٹن (Samuel P. Huntington): اس معاملے میں ہن ٹنگ ٹن ایک Legend ہیں تاہم ان کی چھ کتابیں کو بی منصوبوں کو سمجھنے میں معاون ہونگیں:

(1) The Soldier and the State: Cambridge: Harvard University Press, 1957.

(2) Political Order in Changing Societies: Yale University, New Haven, 1968.

(3) American Politics: The Promise of Disharmony: Harvard University Press, Cambridge, 1981.

(4) The Third Wave: Democratization in the Late Twentieth Century: University of Okhlahoma Press, Okhlahoma City, 1991.

(5) The Clash of Civilizations And The Remaking of World Order: Simon & Schuster, New York,

Marfat.com

1996.

(6) Who are We?: America's Great Debate: Simon & Schuster, New York, 2004.

Foreign Affairs کے زیرعنوان 'Creedal Passions' September/October, 2004میں شائع جواب الجواب کے ساتھ اس کتاب کو پڑھنا مفید ہوگا۔

(۲) فرانس فوکویاما(Francis Fukuyama): فرانس فوکویاما اگرچہ ہن ٹنگ ٹن کے مقابلے میں نوآموز ہیں لیکن ان کی نوآموزی ہی ان کی افادیت کا اصل سبب ہے۔ اس تعلق سے بطورِ خاص فوکویاما کی تین کتابیں مفید مطلب ہونگیں:

(1) The End of History And The Last Man: The Free Press, 1992.

(2) Our Posthuman Future: On Sequences of the Biotechnology Revolution: Farrar, Straus and Giroux, 2004.

(3) State Building: Governance and World Order in the Twenty First Century: Cornell University Press, 2004.

(۳) کارل سگن(Carl Sagan): کارل سگن اپنے آپ میں ایک تاریخ ہیں۔ وہ کوبی مقتدرہ میں عاجز کے نزدیک عباقرہ میں شمار ہوتے ہیں اور ہنری

Marfat.com

الفریڈ کیسنگر سے زیادہ اعلیٰ منصب پر فائز رہے ہیں۔ کارل سگن کی درج ذیل کتابیں حالات کو سمجھنے میں بے حد معاون ہوں گی:

(1) Cosmos: Random House Inc. 1980.

(2) Pale Blue Dot: Random House Inc. 1994.

(3) Billions & Billions: Random House Inc. 1997.

Marfat.com

تعمیر و تشکیل

(۱) تعمیر نو (Construction) کے عنوان سے کوبی مقتدرہ روئے ارض پر اپنے سب سے بڑے مرکز کی تعمیر "چین" (China) میں کر رہا ہے۔ تعمیر نو کا دوسرا خطہ "نیا یوروپ" (New Europe) ہے جہاں تعمیر نو کی رفتار نسبتاً سست ہے۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی حیثیت ذیلی ہے۔ لہذا آئندہ سطور میں تعمیر نو کے عنوان سے بنیادی طور پر چین کا ذکر ہوگا۔

(۲) کوبی مقتدرہ کے ذریعہ چین کی تعمیر نو (Construction) کا آغاز 1963 میں اس وقت ہوا جب چین کے ارباب حل وعقد نے مبینہ معاہدے کے عین مطابق اپنا وعدہ پورا کر دیا جس کے لئے سودے بازی کے بطور اسے جوہری صلاحیت فراہم کی گئی تھی۔ اس طرح کوبی مقتدرہ کی جانب سے آئندہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کی بجائے چین کو مستقر اور مراکز اصلی وعملی بنانے اور وہاں کوبی مقتدرہ یعنی موجودہ ریاستہائے متحدہ امریکہ شاکلہ کی کلی منتقلی کا فیصلہ 1964 کے اوائل میں کر لیا گیا۔

(۳) ایسا گمان کرنا بھی ابلہی ہوگا کہ چین کا تعمیر نو کے لئے انتخاب محض مبینہ معاہدے کی پاسداری کے سبب عمل میں آیا۔ ایسے تاریخی فیصلے بہت ٹھوس امور کے ساتھ کئے جاتے ہیں۔ تاریخی طور پر کوبی مقتدرہ اور چین کے تعلقات بہت پرانے ہیں یا یوں کہا جائے کہ گزشتہ دو ہزار سالوں میں غیر منفصل طور پر قائم اور استوار رہے ہیں۔ چین میں کوبی مقتدرہ کھلا، چھپا اور موثر ہر طرح سے موجود رہا ہے۔ گزشتہ تین سو سالوں میں چین میں کوبی مقتدرہ دو نئی جہتوں

Marfat.com

کے اعتبار سے موضوع بحث رہا۔

(۱) قدیم کوبی مقتدرہ مرکز: جس کا مرکز چین کا شہر کائے فینگ (Kaifeng) رہا ہے۔

(۲) جدید کوبی مقتدرہ مرکز: جس کا سب سے بڑا مرکز شنگھائی (Shanghai) رہا ہے۔

(۴) چین کو آئندہ صدیوں میں کوبی مقتدرہ کا روئے زمین پر سب سے بڑا مرکز اور سب سے بڑی قوت قاہرہ کا حامل بنانے کا فیصلہ بہت سوچا سمجھا ہے جس کے تعلق سے غور وفکر اور تجربے کی ایک طویل روایت رہی ہے۔ دقیق باریکیوں پر غور کیا جائے تو یہ فیصلہ فی الواقع گزشتہ چار سو سالوں کے تجربے کا نتیجہ ہے۔ یہ چار سو سالہ تجربہ درج ذیل عنوانات سے بیان کیا جا سکتا ہے:

(۱) امریکی تجربہ: جس کا آغاز 1776 عیسوی سے کیا گیا اور جو 1961 عیسوی کو فیصلہ کن موڑ پر پہنچ گیا یعنی ناکامی پر منتج ہوا۔

(۲) فرانسیسی تجربہ: جس کا آغاز 1789 عیسوی سے کیا گیا اور جو 1848 آتے آتے فیصلہ کن موڑ پر پہنچ گیا یعنی ناکامی پر منتج ہوا۔

(۳) روسی تجربہ: جس کا آغاز 1917 عیسوی سے کیا گیا اور جو 1953 آتے آتے فیصلہ کن موڑ پر پہنچ گیا یعنی ناکامی پر منتج ہوا۔

(۴) جرمن تجربہ: جس کا آغاز 1700 عیسوی سے کیا گیا اور جو بالکل ابتداء سے ہی کبھی کامیاب نہیں ہوا۔

(۵) ان تجربات کی ناکامی نے جہاں کوبی مقتدرہ کو دیگر علاقوں کی جانب دیکھنے پر مجبور

Marfat.com

کر دیا وہیں انہیں زیادہ ٹھوس بنیادوں پر علاقوں کے انتخاب کے پیمانے بھی دے دیئے۔ چنانچہ کوہی مقتدرہ مرکز کے انتخاب کے لئے جن اہم پیمانوں سے باخبر ہو گیا اسے دو نکات میں بیان کیا جاسکتا ہے۔

(۶) پہلا نکتہ: روئے زمین کا کوئی خطہ اور کوئی قوم اس کی ہمدرد نہیں ہے۔ اسے سب سے خطرہ ہے اور ان خطرات کا سد باب صرف اس طرح ہو سکتا ہے کہ کوہی قوم اس روئے زمین سے بے نیاز ہو کر ماوراء ارض کسی مقام پر مثلاً چاند، مریخ، زہرہ، مشتری، زحل ——— یا نظام شمسی سے باہر کسی ستارے میں اپنے لئے محفوظ و مامون مسکن بنالے اور کوہی مقتدرہ پوری کوہی قوم کے ساتھ وہاں منتقل ہو جائے۔

(۷) دوسرا نکتہ: جب تک ایسی صلاحیت کا حصول نہیں ہو جاتا اور روئے زمین سے بے نیازی یقینی نہیں ہو جاتی یہاں ناقابلِ تسخیر قوت قاہرہ کے ساتھ رہا جائے اور اس دوران اپنا مرکز اصلی و عملی ایسی جگہ بنایا جائے جہاں درج ذیل چھ امور پائے جاتے ہوں:

(۱) خام مال: ایسا خطہ یا ملک جہاں خام مال وافر مقدار میں دستیاب ہو۔

(۲) کارکن: ایسا خطہ یا ملک جہاں غلام یعنی ہر درجہ کے غیر کوہی کارکن کثیر تعداد میں دستیاب ہوں۔

(۳) فوجی: ایسا خطہ یا ملک جہاں ایسے غیر کوہی غلام کثیر تعداد میں پائے جاتے ہوں جو کوہی مقتدرہ کے لئے بے دریغ جان دے سکیں۔

(۴) بے رحم مطیع حکمراں: ایسا خطہ یا ملک جہاں غیر کوہی غلام حکمراں پائے جاتے ہوں جو کوہی مقتدرہ کے لئے ہر کام کرنے اور اپنے شہریوں کو ہر مصیبت میں جھونک دینے کو تیار ہوں۔

Marfat.com

(۵) بے حس مشینی عوامی ذہنیت: ایسا خطہ یا ملک جہاں کے عوام کی ذہنیت بے حس غیر انسانی یا مشینی ہو۔

(٦) تاریخی تصادم کا فقدان: ایسا خطہ یا ملک جہاں کے عوام کو کبی مقتدرہ سے کسی تاریخی تصادم کی روایت نہ رکھتے ہوں۔

(۸) عہدِ جدید کے پانچ سو سالہ تجربے کی روشنی میں کوکبی مقتدرہ 1961 میں اس نتیجہ پر پہنچ گیا کہ اس کا اگلا مرکز اصلی اب صرف چین ہوسکتا ہے۔ چنانچہ تعمیر نو(Construction) اورانہدام(Disruption) کا آغاز کردیا گیا۔

(۹) چین میں کوکبی مقتدرہ کی تعمیر(Construction) کا آغاز 1961 میں شروع ہوا لیکن اس کا اعلان 9 تا 11 جولائی 1970 کو ہوا جب کوکبی مقتدرہ کے ذمہ دار ہنری الفریڈ کیسنگر نے باضابطہ طور پر چین کا دورہ کیا۔

(۱۰) چین میں کوکبی مقتدرہ کے مرکز کی تعمیر کو تین عنوانات کے تحت زیر بحث لایا جاسکتا ہے۔

(۱۱) تبدیلی یا اصلاح: اس عنوان کے تحت 1949 سے جاری نظام میں انقلابی تبدیلیاں لائی جانے لگیں جن میں درج ذیل اہم ہیں:

(۱)	سیاسی تبدیلی یا اصلاح	Political change or Reform
(۲)	انتظامی تبدیلی یا اصلاح	Administrative/Bureaucratic change or Reform
(۳)	معاشی تبدیلی یا اصلاح	Economic change or Reform
(۴)	معاشرتی تبدیلی یا اصلاح	Social change or Reform

Legal change or Reform	قانونی تبدیلی یا اصلاح	(۵)

ان عنوانات کے تحت چین میں 1961 سے لائی جانے والی تبدیلی یا اصلاح سے متعلق معلومات، کوائف اور اعداد وشمار پر مشتمل انگریزی، فرانسیسی، جرمن، روسی، چینی اور جاپانی زبانوں میں کتابوں کا سیلاب آیا ہوا ہے جس کی مختصر ترین فہرست بھی طوالت کا باعث ہوگی۔

(۱۲) تعمیر وترقی: اس عنوان کے تحت 1961 سے کو بکی مقتدرہ کی تعمیر کا ایسا آغاز چین میں ہونا شروع ہوا ہے جس کی تاریخ انسانی میں نظیر نہیں مل سکتی۔ انہیں درج ذیل نکات میں بیان کیا جاسکتا ہے:

(۱) علمی تعمیر وترقی: اس عنوان کے تحت چین میں دنیا کی تاریخ میں عدیم النظیر تعمیر وترقی کا آغاز ہوگیا ہے۔

(۲) تعلیمی تعمیر وترقی: اس عنوان کے تحت چین میں دنیا کی تاریخ میں عدیم النظیر تعمیر وترقی کا آغاز ہوگیا ہے۔

(۳) سائنسی تعمیر وترقی: اس عنوان کے تحت چین میں دنیا کی تاریخ میں عدیم النظیر تعمیر وترقی کا آغاز ہوگیا ہے۔

(۴) فنی تعمیر وترقی: اس عنوان کے تحت چین میں دنیا کی تاریخ میں عدیم النظیر تعمیر وترقی کا آغاز ہوگیا ہے۔

(۵) مالی تعمیر وترقی: اس عنوان کے تحت چین میں دنیا کی تاریخ میں عدیم النظیر تعمیر وترقی کا آغاز ہوگیا ہے۔

(۶) معاشی تعمیر وترقی: اس عنوان کے تحت چین میں دنیا کی تاریخ میں عدیم النظیر تعمیر وترقی کا آغاز ہوگیا ہے۔

Marfat.com

(۷) تجارتی تعمیر و ترقی: اس عنوان کے تحت چین میں دنیا کی تاریخ میں عدیم النظیر تعمیر و ترقی کا آغاز ہو گیا ہے۔

(۸) صنعتی تعمیر و ترقی: اس عنوان کے تحت چین میں دنیا کی تاریخ میں عدیم النظیر تعمیر و ترقی کا آغاز ہو گیا ہے۔

(۹) تحقیقی تعمیر و ترقی: اس عنوان کے تحت چین میں دنیا کی تاریخ میں عدیم النظیر تعمیر و ترقی کا آغاز ہو گیا ہے۔

(۱۰) عسکری تعمیر و ترقی: اس عنوان کے تحت چین میں دنیا کی تاریخ میں عدیم النظیر تعمیر و ترقی کا آغاز ہو گیا ہے۔

(۱۱) شاکلاتی تعمیر و ترقی: اس عنوان کے تحت چین میں دنیا کی تاریخ میں عدیم النظیر تعمیر و ترقی کا آغاز ہو گیا ہے۔

اس عنوان کے تحت اب چین میں وہ سارے شاکلے(Structures) اور سہولیات(Facilities) جو اب تک امریکہ میں قائم تھے تعمیر کئے جا رہے ہیں۔

(۱۳) مقتدرہ کی منتقلی: تین سو سالوں سے امریکہ میں قائم کوبی مقتدرہ کے سارے ادارے تیزی سے چین منتقل کئے جا رہے ہیں۔

(۱۴) ظاہر ہے مذکورہ عنوانات یعنی

(۱) تبدیلی اور اصلاح

(۲) تعمیر و ترقی ـــــ اور

(۳) منتقلی

کے لئے سیاسی قوت، مالی وسائل، علمی اور فنی صلاحیت اور سب سے بڑھ کر کسی عالمی قوت قاہرہ

Marfat.com

کی سرپرستی کی ناگزیر ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ کوبی مقتدرہ کی جانب سے یہ ساری چیزیں چین کوفراہم کی جارہی ہیں۔

(۱۵) چین میں 1961 سے ایسا لگتا ہے گویا مالی وسائل اور علمی اور فنی صلاحیت کا سیلاب لادیا گیا۔ یہ سیلاب اتنا زوردار ہے جس کی تاریخ انسانی میں کوئی نظیر نہیں دی جاسکتی۔

(۱۶) ان کاموں کو ہر قیمت پر انجام دیتے وقت کوئی قوت چین کے سامنے مزاحم نہ بن سکے اس لئے کوبی مقتدرہ نے اس کی ایسی عالمی سرپرستی کی ہے جس کی تاریخ میں نظیر نہیں ملتی۔ اس تعلق سے چند امور قابلِ ذکر ہیں:

(۱) چین کا بے خطر ہوکر 1964 کو نیوکلیر دھماکہ کرنا۔

(۲) چین کا یکم جنوری 1966 کو اعلان کرنا کہ اس نے تمام خارجی قرضے ادا کر دیئے ہیں۔

(۳) چین کا بے خطر ہوکر 9 مئی 1966 کو پہلا تھرمونیوکلیر دھماکہ کرنا۔

(۴) چین کا 17 جون 1967 کو پہلا ہائیڈروجن بم کا دھماکہ کرنا۔

(۵) امریکہ کا 22 ستمبر 1969 کو چین کے خلاف تجارتی پابندی کو جزوی طور پر ہٹانے کو مجبور ہونا۔ اور چین کا امریکی سیاحوں کو چین میں لامحدود خریداری کی مراعات دینا۔

(۶) چین کا 23 ستمبر 1969 کو پہلا زیر زمین جوہری دھماکہ کرنا۔

(۷) چین کا 24 اپریل 1970 کو پہلا سیارچہ خلاء میں بھیجنا۔

(۸) ہنری کیسنگر کا 9 تا 11 جولائی 1971 چین کا دورہ کرنا

(۹) 15 جولائی 1971 کو امریکی صدر نکسن کو چین کی طرف سے دی گئی دعوت کو

قبول کرنے کے لئے مجبور ہونا۔

(۱۰) 25 اکتوبر 1971 کو چین کو اقوام متحدہ کا رکن بنالیا جانا۔

(۱۱) فروری 21 تا 28، 1972 کو امریکی صدر نکسن کو چین کا دورہ کرنے پر مجبور ہونا۔

(۱۲) 10 اپریل 1974 کو دینگ سیاؤپنگ (Deng Xiaoping) کا جنرل اسمبلی کو خطاب کرنا اور بیک وقت امریکہ اور سوویت یونین کے خلاف بیان دینا۔ (واضح ہو کہ یہ امریکہ اور سوویت یونین دونوں کے مجوزہ انہدام کا واضح اعلان تھا جس کا ذکر بعد میں آئے گا۔

(۱۳) یکم تا 5 دسمبر 1975 کو امریکی صدر جیرالڈ فورڈ کو چین کا دورہ کرنے پر مجبور ہونا۔

(۱۴) 16-15 دسمبر 1978 کو امریکہ کا چین کے ساتھ مکمل سفارتی تعلقات بحال کرنے پر مجبور ہونا۔

(۱۵) 17 اپریل 1980 کو آئی ایم ایف IMF کا چین کو باضابطہ رکن بنالینا۔

(۱۶) 15 مئی 1980 کو ورلڈ بینک World Bank کا چین کو باضابطہ نمائندگی کا حق دینا۔

(۱۷) 18 مئی 1980 کو چین کا اپنا پہلا Carrier Rocket بحرالکاہل میں چھوڑنا۔

(۱۸) یکم جنوری 1984 کو IAEA کے ذریعہ چین کو باضابطہ رکن بنالیا جانا۔

(۱۹) 26 اپریل تا یکم مئی 1984 کو امریکی صدر ریگن کو چین کا دورہ کرنے پر مجبور

ہونا۔

(۲۰) 7 اپریل 1986 کو امریکی صدر ریگن کا چین کو فوجی اعلیٰ ٹکنالوجی برآمد کرنے کی باضابطہ اجازت دینے پر مجبور ہونا۔

(۲۱) 25 تا 26 فروری 1989 کو امریکی صدر جارج بش کو چین کا دورہ کرنے پر مجبور ہونا۔

(۲۲) 21 فروری 1992 کو امریکہ کے ذریعہ چین کو ہر طرح کی اعلیٰ ٹکنالوجی برآمد کرنے پر عاید پابندی کو ہٹانے پر مجبور ہونا۔

(۲۳) 7 مئی 1999 کو ناٹو فوجوں کے ذریعہ بلگراد کے چینی سفارت خانے کا بمباری کی زد میں آنا۔ چین کا امریکہ سے احتجاج اور تاوان کا مطالبہ کرنا۔

(۲۴) 15 نومبر 1999 کو امریکہ کو چین کو WTO کا رکن بننے کی اجازت دینے پر مجبور ہونا۔

(۲۵) 20 نومبر 1999 کو چین کے ذریعہ پہلا انسان لے جانے کی صلاحیت والا سیارچہ خلاء میں بھیجنا۔

(۲۶) 26 جنوری 2000 کو چین کے ذریعہ لانگ مارچ ۳۔ اے راکٹ (Long March 3-A Rocket) خلاء میں بھیجنا۔

ان امور سے پوری طرح واضح ہو جاتا ہے کہ امریکہ کے انہدام (Disruption) اور چین کی تعمیر نو (Construction) میں کوئی مقتدرہ نے کس طرح سرپرستی جاری رکھی ہے۔

(۱۷) چونکہ چین میں 'تبدیلی یا اصلاح'، 'تعمیر و ترقی' اور 'منتقلی' کا سارا عمل درپردہ کوئی

مقتدرہ کے ذریعہ کیا جارہا ہے لیکن بظاہر یہ سارے کام وہاں کی مقتدرہ کر رہا ہے اس لئے اس تعلق سے ہر رپورٹ، ہر منظر انیہ اور ڈیٹا ان کا تجزیہ اور اسباب وعلل کی تعیین کا مصنوعی (Cooked) ہونا پہلی ہی نظر میں بالکل واضح ہو جاتا ہے۔

عوامی جمہوریہ چین (PRC) میں سیاسی، قانونی، معاشی اور انتظامی تبدیلیاں اور ترقی نا قابلِ بیان اور حیرت ناک ہیں۔ وہ تمام فطری محرکات جن سے یہ تبدیلیاں آتی ہیں چین میں بظاہر مفقود ہیں۔ یہاں ہونے والی ساری بتدیلیاں غیر معمولی، حیرتناک، خلاف معمول و عادت، معاشی اور اقتصادی ضوابط اور اصول سے آزاد اور سراسر مصنوعی ہیں۔ بالخصوص معاشی ترقی اتنی حیرتناک ہے جس کی دنیا کی تاریخ میں نظیر نہیں ملتی۔

چنانچہ مشہور جریدہ فارچون Fortune نے اکتوبر 2004 میں چین کی ترقی پر خصوصی شمارہ شائع کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس فیصلہ کے محرکات بیان کرتے ہوئے مدیر نے لکھا:

"The remarkable rise of China is one of the mega-stories of our time. It is easy to state that now-familiar fact; it is quite another thing to know it. My own experiential benchmark dates from May 1982 and a walk I took at dusk down Shanghai's NanjingRoad...Ten years later, literally nothing I had seen remained. Ten years after that, all was transformed again. Because China is modernizing more rapidly than any large society in history,...... it is almost

Marfat.com

impossible to see it in perspective."

{Fortune: Time Warner Publishing: Vol. 150. No.6, October, 2004}

اسی شمارہ میں "Inside the new China" کے عنوان کے تحت کلے چانڈلر (Clay Chandler) لکھتا ہے:

"In the quarter-century since that second revolution (i.e., of Deng Xiaoping), China has emerged as one of the most powerful-----and unpredictable-----forces in the global economy. It has sucked in hundreds of billions of dollars from multinationals eager to tap its vast pool of cheap labor and secure position in its burgeoning market. It has become the world's manufacturing hub (half of the planets clothes and a third of its mobile phones, are made in China), driving down the prices of toys sold at Wal Mart and Laptops shipped by Dell. It has surpassed Japan as the country that has the largest trade surplus with the U.S. and trails only Japan as the largest holder of U.S. Treasury bills."

{Ibid. P.16}

ماہر اقتصادیات جم والکر (Jim Walker of CLSA Asia Economist) اسی

Marfat.com

حیرتناک تبدیلی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"Capitalism in China is only ten years old. We are at the early stages of one of the greatest industrial revolutions in world history."

ترجمہ: چین میں سرمایہ داری صرف دس سال پرانی ہے۔ ہم لوگ تاریخ کے عظیم ترین صنعتی انقلابات میں سے ایک انقلاب کے پہلے مراحل میں ہیں۔

قومی مقتدرہ کی منصوبہ بندی کے مطابق لائی جانے والی اس تبدیلی کے اہداف کا ذکر کرتے ہوئے اس کے ایک عظیم ادارہ Goldman Sachs نے پیشین گوئی کی:

"China's economy (2003 GDP: $1.4 Trillion) will overtake Japan's by 2015 and America's by 2039."

ترجمہ: چینی معیشت (2003 GDP: $1.4 Trillion) 2015 میں جاپان کی معیشت سے آگے بڑھ جائے گی اور 2039 میں امریکی معیشت سے۔

اس تعلق سے مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں:

(1) Joseph Fewsmith: China Since Tiananmen: The Politics of Transition: Cambridge University Press, 2001.

(2) Edward Steinfeld: Forging Reform in China: The Fate of State Owned Industry: Cambridge University Press.

(3) Thomas G. Moore: China in The World

Marfat.com

Market in Chinese Industrry and Industrial Sources of Reform in the Post-Mao Era. Cambridge University Press, 2002.

(4) J. Howell: Governance in China: Lanham, MD: Rowman & Littlefield, 2004.

(5) Yasheng Huang: Selling China: Foreign direct Investment during the reform era, Cambridge University Press, 2003.

(6) George G. Gilboy: the Myth Behind China's Miracle: The Foreign Affairs, July/August, 2004.

(۱۸) کوبی مقتدرہ کو اپنے منصوبہ کے مطابق اپنا اگلا مرکز بہرحال پچاس سال میں پوری طرح Operational کر دینا ہے۔ یہ پچاس سال 2010-11 تک پورے ہو جاتے ہیں۔ یعنی آج امریکہ جس ترقی کے اعلیٰ مقام پر ہے چین کو اس مقام تک 2010-11 میں پہنچ جانا چاہئے۔ اور 2010-11 تک ریاستہائے متحدہ امریکہ نیم شاکلہ کو منہدم ہو جانا چاہئے۔ 2010 سے 2020 تک کی مدت میں اس نئے مرکز اصلی اور عملی کو اتنا طاقت ور اور اتنا ترقی یافتہ ہو جانا چاہئے کہ دنیا کی ساری طاقت بشمول امریکہ اس کے سامنے بے حیثیت بن کر رہ جائے۔

ان کی مزید تفصیلات ملاحظہ فرمائیں:

(1) Henry Kissinger: Does America Need a Foreign Policy?: Toward a Diplomacy for the 21st

Century, Simon & Schuster Inc. 2002.

(2) Samuel P. Huntington: The Clash of Civilizations and the Remaking of World Order: Simon & Schuster, 1996.

(3) Murrey L. Weidenbaum: Greater China: The Next Economic Super Power? St. Louis: Washington University Centre for the Study of American Business, Contemporary Issue Series-57, February 1993.

Marfat.com

مشرقی دجالی محاذ

(۱) اس عاجز نے لکھا ہے کہ اسے ایسے قرائن اور آثار سے استفادہ کا موقع ملا ہے جن سے متبادر ہوتا ہے کہ ابلیس کو بی مقتدرہ کی دجالِ اکبر سے ٹیلی کانفرنسنگ کرانے کی حد تک کامیاب ہوگیا ہے۔

(۲) کو بی مقتدرہ کی آئندہ کی ضروریات کے مطابق چین کو مرکز اصلی اور مرکز عملی بنانے کے علاوہ اس اعتبار سے بھی تعمیر کیا جا رہا ہے کہ وہ دجالِ اکبر کی استقبال گاہ یا فرودگاہ بن سکے۔ چنانچہ اسے نہایت سرعت کے ساتھ:

(۱)	قمری مہم	(Lunar Exploration)
(۲)	بین سیارگانی مہم	(Inter-Planetary Exploration)
(۳)	بین ستارگانی مہم	(Inter-Steller Exploration)——اور
(۴)	بین کہکشانی مہم	(Inter-Galactic Exploration)

کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔

دجالِ اکبر کی فرودگاہ کے لئے 'مناسب جگہ' کو بی مقتدرہ کے لئے چین ہی بن سکتا ہے۔ وہ سب سے قریبی جگہ ہے۔ اس کے علاوہ ان امور کے لئے مناسب مقامات صرف درج ذیل باقی رہتے ہیں:

(۱)	وسط بحرالکاہل	(Central Pacific Ocean)

Marfat.com

(۲)	وسط بحرِ اوقیانوس	(Central Atlantic Ocean)

سر دست موجود لانچنگ پیڈس (Launching Pads) قمری مہم جیسی ضرورتوں کو پورا کرنے کی گنجائش رکھتے ہیں لیکن جہاں تک بین سیارگانی جہازوں، بین ستارگانی جہازوں اور بین کہکشانی جہازوں کی فرودگاہ کا معاملہ ہے تو روئے ارض کی کوئی بری جگہ کوبی مقتدرہ کے لئے مناسب نہیں ہوگی۔

(۳) بعض قرائن کا دقیق مطالعہ اس عاجز کو یہ باور کرا رہا ہے کہ کوبی مقتدرہ دجالِ اکبر کو چین میں اتارنا چاہتا ہے۔ بعض قرائن سے ایسا لگتا ہے کہ اس نے اس تعلق سے دو متوازی انتظامات کئے ہیں۔

(۴) جزیرۃ العرب کی فرودگاہ: کوبی مقتدرہ کے لئے اپنے مقاصد کی تکمیل اور اپنے اہداف تک رسائی کے لئے سب سے قریب ترین جگہ حرمین شریفین کے قریب کی کوئی جگہ ہو سکتی ہے۔ چنانچہ بہت کم لوگوں کو یہ بات معلوم ہوگی کہ کوبی مقتدرہ نے دجال اکبر کو براہ راست روئے ارض پر اتارنے کے لئے جس جگہ آج سے تیس سال قبل انتظامات کر رکھے ہیں وہ جگہ حرمین شریفین سے قریب ترین جگہ ربع الخالی ہے۔ لیکن شروع سے ہی بوجوہ یہ جگہ دجال اکبر کو اتارنے کے لئے غیر محفوظ سمجھی جاتی رہی ہے۔

(۵) مشرق کی فرودگاہ: جزیرۃ العرب کی فرودگاہ کے غیر محفوظ اور نامناسب تسلیم کر لئے جانے کے بعد دوسری سب سے قریب ترین فرودگاہ جو روئے ارض کی واحد مستقل فرودگاہ بھی بننے کی ساری خصوصیات رکھتی ہے مشرق کی فرودگاہ ہوگی۔ اور مشرق کی ایسی فرودگاہ صرف چین میں بن سکتی ہے۔

(۶) اس تعلق سے احادیث میں مذکور بیانات قابلِ غور ہیں:

Marfat.com

(۱) ''انہ کان یتعوذ من فتنۃ المشرق'' (آپ ﷺ مشرق کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے تھے) ــــــ رواہ الطبرانی

(۲) انہ یخرج من یہودیۃ اصبہان حتی یاتی المدینۃ، فینزل ناحیتہا ــــــ حتی یاتی الشام مدینۃ فلسطین بباب لد ــــــ (دجال اصبہان کے یہودیوں کے درمیان نکلے گا۔ یہاں تک کہ المدینہ آئے گا اور اس کے قریب اترے گا۔ پھر وہ شام آئے گا فلسطین کا شہر ــــــ لد کے دروازہ پر ــــــ (رواہ احمد)

(۳) یخرج الدجال من قبل اصبہان (دجال اصبہان کی طرف سے نکلے گا)۔ رواہ الطبرانی۔

(۴) الا اخبرکم انہ فی بحر الشام ــــــ بل فی بحر العراق ــــــ یخرج حین یخرج من بلدۃ یقال لہا اصبہان من قریۃ من قراہا یقال لہا رستقا باذ (کیا میں تمہیں خبر دوں کہ دجال بحر الشام میں ہے ــــــ بلکہ بحر عراق میں ہے ــــــ وہ نکلے گا جب اسے نکلنا ہے ایک شہر میں جسے اصبہان کہا جاتا ہے۔ بستیوں کی ایک بستی جسے رستقاباذ کہا جاتا ہے۔ رواہ الطبرانی۔

انی لانظر إلی مواقع عدو اللہ المسیح، انہ یقبل حتی ینزل من کذا حتی .... (میں دجال کے اترنے کے مقامات کو دیکھ رہا ہوں۔ وہ آئے گا یہاں تک کہ وہاں یا وہاں اترے گا یہاں تک کہ ....) رواہ الطبرانی۔

Marfat.com

(۶) انہ یجئ من قبل المشرق (دجال مشرق سے آئے گا)۔ رواہ الطبرانی۔

(۷) سوف یظھر علی الارض کلھا إلا الحرم و بیت المقدس (دجال عن قریب پوری زمین پر ظاہر ہوگا سوائے حرم اور بیت مقدس کے۔) رواہ احمد۔

(۸) فیخرج الدجالؔ في اعراض الناس۔ فیھزم من قبل المشرق (دجال کھلی جگہ پر نکلے گا اور جو لوگ مشرق میں ہوں گے وہ ہار جائیں گے۔ رواہ احمد والطبرانی۔

یہاں اس بات کی گنجائش نہیں کہ ان احادیث سے بحث کی جائے۔ ان امور کو درج کرنے کی غرض سرِ دست صرف یہ ہے کہ تمام حدیثیں کم از کم یہ ظاہر کرتی ہیں کہ دجالِ اکبر مشرق سے آئے گا۔

(۷) تاریخ سے واقف حضرات خوب جانتے ہیں کہ ساری دنیا کو گزشتہ چھ سو سالوں سے تہہ بالا کردینے والی بنیادی وجہ کیا کارفرما رہی ہیں۔ گزشتہ چھ سو سالوں کی مغربی استعمار کی تاریخ دراصل در پردہ کوبی مقتدرہ کی اپنے اہداف تک پہنچنے کی تاریخ رہی ہے۔ اپنے انہیں اہداف تک پہنچنے کی ضرورت نے انہیں ساری دنیا کو تہہ وبالا کردینے پر مجبور کردیا۔ کوبی مقتدرہ کے دو اہداف رہے ہیں اور یہ دونوں اہداف دجالِ اکبر سے متعلق ہیں۔ یہ دونوں اہداف درج ذیل دو امور کی تلاش ہیں:

(۸) پہلی تلاش: پہلی تلاش یوٹوپیا کی تلاش (Exploration of Utopia) تھی اسی مجنونانہ تلاش میں بحر و بر اور اب فضا اور خلاء کو چھان مارنے کے لئے انہوں نے استعمار قائم

کئے۔ یوٹو پیا(Utopia) کی تلاش دراصل کوکبیوں کے مسیح یعنی دجال اکبر کی تلاش کا دوسرا نام ہے۔

(۹) دوسری تلاش: کوکبی مقتدرہ کی دوسری مجنونانہ تلاش کے تین پہلو ہیں جن کے تین عنوانات ہیں:

(۱)	عظیم ایشائی شکار	(The Great Asian Game)
(۲)	خطا کی تلاش	(The Expedition To Cathay)—— اور
(۳)	شاہ راہ ریشم کی تلاش	(The Expedition To Silk Route)

کوکبی مقتدرہ کی دوسری مجنونانہ تلاش کے یہ تینوں عنوانات دراصل دجال اکبر کی فرودگاہ کی تعمیر، اس کے آنے کے راستے کو کھولنے اور اس کے جنگی تھیٹر (War Theatre) کی تیاری کے دوسرے نام ہیں۔

(۱۰) کوکبی مقتدرہ نے پوری چھ صدیاں انہیں دو مہموں میں صرف کی ہیں۔

(۱۱) اس عاجز کے نزدیک چین ہی دجالِ اکبر کی مستقل فرودگاہ ہوگا۔ یعنی دجال اکبر بین سیارگانی جہاز یا بین ستارگانی جہاز یا بین کہکشانی جہاز سے پہلی بار روئے ارض پر جہاں اترے گا وہ چین ہی ہوگا۔ قرین قیاس ہے کہ وہاں سے پھر ارضی جہازوں کے ذریعہ وہ سفر کرے گا اور اس دوران جہاں جہاں اترے گا اسی کا ذکر کبھی اصبہان، مدینہ کے نواح اور کبھی لدّ کے نام سے کیا گیا ہے۔

(۱۲) شاہراہِ ریشم (Silk Route) دراصل شاہراہ دجال ہے۔ یعنی وہ شاہراہ جو دجالی تھیٹر کے بیچوں بیچ شرقاً غرباً پوری روئے زمین کو قطع کرے گی۔ یہی مطلع الشمس اور مغرب الشمس کو ملانے والی شاہراہ ہوگی۔ اگر چنّل (Chunnel) اور برطانیہ سے نیویارک تک براہ

Marfat.com

گرین لینڈ زیر تعمیر سرنگ (Tunnel) کو ملحوظ رکھا جائے تو کوبی مقتدرہ نے روئے ارض کو جاپان سے براہ ایشیاء یوروپ کیلیفورنیا کے مغربی ساحل تک بری طور پر مربوط کر دیا ہے۔

(۱۳) عظیم ایشیائی شکار (The Great Asian Game) کو اگر مدنظر رکھا جائے تو کوبی مقتدرہ کی ایک اور کوشش ضرور ہوگی جو اس شاہراہ ریشم کی دریافت اور پھر سے کھولنے کی اصلی غایت کو پوری طرح مکمل کر دے گی اور اسے زیادہ سے زیادہ مفید بنا دے گی۔ اور وہ کوشش ہوگی اس دجالی شاہراہ کو شمالاً جنوباً قطع کرنے والی بڑی شاہ راہ اور سہولیات (Facilities) کی تعمیر کو جلد از جلد پوری کرنا۔

(۱۴) اس عاجز کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ برما کو قطع کر کے چین اور قازقستان ہوتے ہوئے ماسکو جانے والی شاہ راہ اور وسطی ایشیا سے گوادر آنے والی شاہراہ اسی مقصد کو پورا کرنے کے لئے زیر تعمیر ہیں۔ شاید اسی صورتِ حال کا اندازہ برما میں بڑی بندرگاہ اور گوادر (Gawadar)) کی بندرگاہ میں کوبی مقتدرہ کی اس دلچسپی کو دیکھ کر ہوتا ہے جس کا اظہار ادھر چند سالوں سے ہو رہا ہے۔

Marfat.com

انہدام

(۱) کوبی مقتدرہ میں جیسا کہ عرض کیا گیا اس وقت عظیم زلزلہ آگیا جب ایک سال کے اندر اندر پانچ ناقابلِ یقین واقعات حقیقت بن کر سامنے آگئے۔ یہ پانچ واقعات تھے:

(۱) 9 نومبر 1960: 9 نومبر 1960 کو سینیٹر جان ایف کینیڈی ـــــ ایک رومن کیتھولک عیسائی ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کا صدر منتخب ہونے میں کامیاب ہوگیا۔

(۲) 20 جنوری 1961: ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے صدر کا عہدہ سنبھالنے میں وہ کیتھولک عیسائی کامیاب ہوگیا۔

(۳) 25 مئی 1961: ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے اس کیتھولک عیسائی صدر نے کوبی مقتدرہ کے روکنے کے باوجود امریکی کانگریس کے جوائنٹ سیشن کو خطاب کرتے ہوئے "Urgent National Need" کے عنوان سے اپنے پروگرام کا برملا اعلان کردیا۔

(۴) 3 جون 1961: ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے نومنتخب کیتھولک صدر کینیڈی اور سودیت یونین کے وزیراعظم خروشچیف کا ویینا (Vienna) میں کوبی مقتدرہ کی مرضی کے برخلاف باہم ملاقات کرلینے میں کامیاب ہوجانا۔

(۵) 20 نومبر 1961: روسی آرتھوڈوکس چرچ کو عالمی عیسائی تنظیم ورلڈ کاونسل

آف چرچیز (World Council of Churches) کا رکن بنالیا جاتا۔

حقیقتِ واقعہ یہ ہے کے 25 مئی 1961 کا دن ہی دراصل عالمِ عیسائیت کا عالم یہودیت کی پانچ سوسالہ غلامی کے خلاف اعلان جنگ تھا جس نے آنے والے دنوں کی پوری تاریخ کو تہہ وبالا کر کے رکھ دیا۔ چنانچہ کوبی مقتدرہ نے عظیم تبدیلی اور اس کے تحت انہدام (Disruption) کا فیصلہ کرلیا۔

(۶) کوبی مقتدرہ نے اتنا تاریخی اور عظیم فیصلہ لینے میں دیر نہیں کی۔ اس کی واحد وجہ مشہور مقولہ ـــــ دودھ کا جلا چھاچھ پھونک پھونک کر پیتا ہے ـــــ میں مضمر ہے۔ جب ایک پروٹسٹنٹ ملک کا ایک پروٹسٹنٹ شخص اڈولف ہٹلر چانسلر اور پھر فیوہرر (Fuhrer) بن کر اتنی بڑی تعویق (Retardation) پیدا کرسکتا ہے تو ایک رومن کیتھولک شخص ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کا صدر بن کر کیا کچھ نہیں کرسکتا ہے۔ چنانچہ 1961 کے ختم ہوتے ہوتے کوبی مقتدرہ نے عظیم تبدیلی اور اس کے تحت انہدام (Disruption) کا فیصلہ کرلیا۔

(۷) کوبی مقتدرہ کے انہدام (Disruption) کے اس فیصلہ کے تحت دو عظیم کام سرانجام دیئے جانے تھے جو درج ذیل ہیں:

(۱) ریاستہائے متحدہ امریکہ کا انہدام،

(۲) سوویت یونین کا انہدام ـــــ اور

(۳) کوبی مقتدرہ یعنی ریاستہائے متحدہ امریکہ: شاکلہ کی چین منتقلی۔

(۸) چنانچہ کوبی مقتدرہ نے انہدام (Disruption) کی طویل مدتی منصوبہ بندی (Perspective Planning) پر عمل درآمد کا آغاز کردیا۔ لیکن یہ کام نہ آسان تھا نہ اسے فوری کرنا ممکن۔ لہذا اس کے لئے ایک عظیم اور پیچیدہ منصوبہ بندی کی گئی۔

Marfat.com

(۹) انہدام (Disruption) کی پیچیدہ منصوبہ بندی کے منہج کا ایک پہلو چار نکات پر مشتمل تھا۔ یہ چار نکات درج ذیل ہیں:

(۱) جن ملکوں کو منصوبۂ انہدام (Disruption) کے تحت منہدم کرنا ہے انہیں کوبی مقتدرہ کے کسی دوسرے روایتی دشمن سے پہلے متصادم کر دینا۔

(۲) ایسا تصادم پیدا کر کے اسے طول دینا تا کہ منصوبۂ انہدام (Disruption) کے تحت منہدم کیا جانے والا ملک اور کوبی مقتدرہ کی مخالف قوت ایک طرف اپنی طاقت باہم ضائع کریں اور دوسری طرف وہ نہ کوبی مقتدرہ کی طرف توجہ دے سکیں نہ اپنی صلاحیتوں کو کسی دوسرے تعمیری مصرف میں لگا سکیں۔

(۳) منصوبۂ انہدام (Disruption) کے تحت ڈھائے جانے والے ملک کے انہدام کی کارروائی کی خوشنما اور دل کو لگتی ہوئی یہ توجیہ پیدا کی جائے کہ متصادم فریق اس کی تباہی کا باعث ہوا۔

(۴) اس تصادم کے نتیجہ میں کوبی مقتدرہ کا چوتھا منصوبہ ——— یعنی یہودیت۔ عیسائیت معرکہ آرائی اسلام۔ عیسائیت معرکہ آرائی میں تبدیل ہو جائے ——— پورا ہو۔

(۱۰) انہدام (Disruption) کی منصوبہ بندی کے منہج کی دوسری اہم بات ہے منہدم کئے جانے والے ملکوں کی حقیقی زمین کو انہدام (Disruption) کے لئے تیار کرنا۔ اس حقیقی زمین کی تیاری سے مراد درج ذیل امور ہیں:

(۱) منہدم کئے جانے والے ملک میں سیاسی انحطاط اور افراتفری پیدا کرنا

(۲) منہدم کئے جانے والے ملک میں انتظامی انحطاط اور افراتفری پیدا کرنا

Marfat.com

(۳) منہدم کئے جانے والے ملک میں معاشی انحطاط اور افراتفری پیدا کرنا۔

(۴) منہدم کئے جانے والے ملک میں علمی انحطاط اور افراتفری پیدا کرنا۔

(۵) منہدم کئے جانے والے ملک میں تکنیکی انحطاط اور افراتفری پیدا کرنا۔

(۶) منہدم کئے جانے والے ملک میں علمی اور فنی تحقیق انحطاط اور افراتفری پیدا کرنا۔

جب کسی ملک میں ایک عرصے تک انحطاط اور افراتفری کے واقعات ہوتے اور سامنے آتے رہتے ہیں تو پھر انہدام (Disruption) ایک فطری اور حقیقی عمل یا نتیجہ معلوم ہونے لگتا ہے اور عوام و خواص کے اذہان اور قلوب اسے ایک فطری اور حقیقی عمل یا نتیجہ مان لیتے ہیں اور اصل حقیقت سے نظر ہٹ جاتی ہے کہ یہ عمل مصنوعی طور پر اور کوبی مقتدرہ کی جانب سے ہو رہا ہے۔

(۱۱) کوبی مقتدرہ نے انہدام (Disruption) کا آغاز بیک وقت امریکہ اور سوویت یونین دونوں جگہ کر دیا لیکن انہدام کے کام کو مکمل کرنے کی مدت کی تعیین میں سب سے پہلے سوویت یونین (USSR) کا انتخاب عمل میں آیا۔ یا یوں کہا جائے کہ انہدام کا عمل سب سے پہلے سوویت یونین میں ختم کیا جانا طے پا گیا۔

(۱۲) سوویت یونین: انہدام کا سوویت یونین میں آغاز باضابطہ طور پر خروشچیف (Khruschev) کے ہٹائے جانے اور بریژنیف (Brezhnev) کے لائے جانے سے 1964 میں ہوا۔

(۱۳) سوویت یونین میں انہدام (Disruption) کے دوسرے مرحلے کا آغاز فروری 1976 میں کیا گیا جب وہاں سیاسی، تنفیذی، معاشی، اور صنعتی انحطاط نازک مرحلہ میں داخل ہو چکا تھا۔

Marfat.com

(۱۴) انہدام(Disruption) کی عظیم منصوبہ بندی کے تحت تین مرحلوں میں سوویت یونین کو افغانستان میں الجھا دیا گیا۔ یہ تین مرحلے تھے:

(۱)	17 جولائی 1973:	ظاہر شاہ کا تختہ الٹ کر داؤد کو صدر بنا دینا۔
(۲)	27 اپریل 1978:	داؤد کا قتل اور افغانستان میں ترہ کئی کا قبضہ ہو جانا۔
(۳)	27 دسمبر 1979:	افغانستان پر سوویت حملہ اور جہاد افغانستان کا آغاز ہونا۔

(۱۵) کوبی مقتدرہ کے ذریعہ سوویت یونین میں انہدام (Disruption) کا آخری مرحلہ گورباچیف (Gorbachev) کی آمد سے 1985 میں شروع ہوا۔ انہدام کا یہ مرحلہ دو بنیادی اصولوں پر مبنی تھا:

(۱) گلاس نوسٹ (Glasnost): گلاس نوسٹ کا مفہوم ہے "کھلا پن"۔

(۲) پیسریس ٹرائکا (Perestroika): پیسریس ٹرائکا کا مفہوم ہے "تعمیر نو"۔

(۱۶) 1989 کے ختم ہوتے ہوتے کوبی مقتدرہ نے سوویت یونین کا انہدام مکمل کر لیا تھا۔

(۱۷) ریاستہائے متحدہ امریکہ: انہدام کا امریکہ میں آغاز باضابطہ طور پر جان ایف کینیڈی کے قتل 20 نومبر 1963 سے ہوا۔ لیکن بوجوہ اس میں تیزی سوویت یونین کے انہدام کے بعد 1989 میں آئی۔ کوبی مقتدرہ کے لئے ریاستہائے متحدہ امریکہ میں انہدام (Disruption) کا عمل اتنا آسان نہیں تھا جتنا سوویت یونین میں تھا۔

(۱۸) کوبی مقتدرہ کے ذریعہ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں انہدام (Disruption) کے عمل کا پیٹرن کم و بیش وہی تھا جو سوویت یونین میں رکھا گیا۔ یہ بالکل جداگانہ بات ہے کہ جہاں سوویت یونین میں کوبی مقتدرہ مخالف قطب نہایت کمزور تھا امریکہ

Marfat.com

میں وہ اتنا کمزور ثابت نہیں ہوا۔ لہذا بار بار دام تزویر میں گرفتار ہو جانے کے باوجود کوکبی مقتدرہ مخالف قطب خود کو باہر نکالنے میں کامیاب ہو گیا۔ یا کم از کم اتنی آسانی سے دام تزویر میں نہ آ سکا یا خود کو جلد باہر نکال لینے میں کامیاب ہو گیا۔

(۱۹) ریاستہائے متحدہ امریکہ میں کوکبی مقتدرہ نے انہدام (Disruption) کے لئے موافق حقیقی زمین کی تیاری کا آغاز نومبر 1960 سے ہی کر دیا تھا۔

(۲۰) انہدام (Disruption) کی عظیم منصوبہ بندی کے تحت کوکبی مقتدرہ نے متعدد بار اس بات کی کوشش کی کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کسی تصادم میں گرفتار ہو جائے۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے لئے کوکبی مقتدرہ کے جال سے بچ نکلنا اتنا آسان نہ تھا تاہم بعض اوقات بآسانی اور بعض اوقات بہت بھاری قیمت ادا کر کے امریکہ ان تصادمات سے باہر نکل آیا۔ قابلِ ذکر تصادمات درج ذیل ہیں:

(۱) 24 اکتوبر تا 20 نومبر 1961: یہ وہ ایام ہیں جب امریکہ اور سوویت یونین کو کیوبا میں تصادم کا شکار بنا دینے کی کوشش ہوئی ——— روس میں خروشچیف اور امریکہ میں کینیڈی کی دانش مندی تصادم کو ٹالنے میں کامیاب ہوگئی 28 اکتوبر کو روس نے کیوبا میں میزائلوں کو منہدم کر دیا اور 20 نومبر کو امریکہ نے کیوبا کا محاصرہ ختم کر دیا۔

(۲) 2 اگست 1964 تا 3 مارچ 1973: یہ وہ ایام ہیں جب امریکہ کو کوکبی مقتدرہ نے ویت نام کی خوفناک جنگ میں الجھا دیا۔ بہت بھاری قیمت ادا کر کے بالآخر امریکہ 3 مارچ 1973 کو اس سے باہر آ سکا۔

(۳) 4 اگست 1990 تا مارچ 1991: یہ وہ ایام ہیں جب امریکہ کو کوکبی مقتدرہ

Marfat.com

نے جنگ خلیج اول میں الجھانے کی کوشش کی۔ بعض روداد کے تجزیہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوبی مقتدرہ کی مرضیات کے علی الرغم امریکی صدر جارج ایچ ڈبلیو بش (George H.W. Bush, 1989-1993) سو گھنٹوں کی جنگ کے بعد باہر نکل آنے میں کامیاب ہوگیا۔ یہ بات کوبی مقتدرہ کو بہت ناگوار ہوئی چنانچہ اسے ''ادھورا کام'' "Unfinished Job" اور ''کٹی پھٹی فتح'' "Rugged Victory" کا نام دیا گیا۔ ناگوار بات یہ تھی کہ امریکی فوجیں کویت کی بازیابی کے بعد رک کیوں گئیں وہ بغداد کے خاتمے تک آگے کیوں نہیں بڑھیں۔

(۴) 11 ستمبر 2001 تا این وقت: یہ وہ ایام ہیں جب امریکہ کو نام نہاد دہشت گردی (Terrorism) کی جنگ میں الجھا دیا گیا ہے جس کی چار روئیں ہیں:

(۱) پہلی رو: نام نہاد اسلامی انتہا پسندی ـــــ جسے عالمی دہشت گردی کا نام دیا گیا ہے ـــــ کے خلاف جنگ۔

(۲) دوسری رو: 9/11 کے مبینہ حملہ آوروں جن کے تانے بانے (Network) عالمی ہیں ـــــ کے خلاف جنگ۔

(۳) تیسری رو: ان قوتوں کو مبینہ طور پر پناہ دینے والے ممالک کے خلاف جنگ۔

(۴) چوتھی رو: عام تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں (WMD) کے مبینہ حامل مسلم ممالک کے خلاف جنگ۔

اس حوالے سے کوبی مقتدرہ نے امریکہ کو اب تک افغانستان اور عراق میں براہ راست اور بری طرح الجھا دیا ہے۔

Marfat.com

(۲۱) کوبی مقتدرہ کے انہدام (Disruption) کے پیچیدہ منصوبہ کی دوسری شق کے مطابق ریاستہائے متحدہ امریکہ کی حقیقی زمین کو انہدام کے لئے تیار کرنے کا عمل ـــــ جیسا کہ ابھی عرض کیا گیا نومبر 1960 میں ہی شروع کر دیا گیا تھا۔

(۲۲) انہدام (Disruption) کا یہ منصوبہ 1960 سے درج ذیل طریقہ سے آگے بڑھایا جا رہا ہے:

(۱)	معاشی انحطاط/انہدام	Economic Disruption
(۲)	علمی و تکنیکی انحطاط/انہدام	Scientific & Technological Disruption
(۳)	تنفیذی وانتظامی انحطاط/انہدام	Administrative & Bueaurocratic Disruption
(۴)	سیاسی انحطاط/انہدام	Political Disruption

(۲۳) معاشی انحطاط/انہدام (Economic Disruption):

(۱) عالمی مالی انحطاط/انہدام

(International Financial Disruption):

(الف) چونکہ امریکہ دنیا کی سب سے بڑی مالی اور معاشی طاقت تھا اس لئے اس کا معاشی انہدام کرنا سوویت یونین کی طرح آسان کام نہیں تھا۔ لہذا کوبی مقتدرہ نے اپنے عالمی وسائل کو بروئے کار لا کر 1960 سے ایک نئے مالی طریقۂ کار کا اجراء کیا۔ یہ اجراء دراصل اس لئے کیا گیا تھا تا کہ امریکہ کا مالی انحطاط و انہدام شروع ہو جائے اور ساری دنیا پر امریکہ کا معاشی غلبہ ختم ہو

Marfat.com

جائے۔ اس نئے مالی طریقۂ کار کا نام ہے بین الاقوامی تمویل (International Investment) کا آغاز جس کا دوسرا نام ہے ملٹی نیشنل کارپوریشنز (Multinational Corporations) کا قیام۔ چنانچہ 1960 میں اچانک منصۂ شہود پر آکر دیکھتے دیکھتے ان MNC's نے تکنیکی برتری اور مالی وسائل کی زبردست طاقت کے ذریعہ پوری دنیا پر قبضہ کرلیا۔ اس کا سب سے بڑا اثر یہ ہوا کہ امریکہ کا مالی غلبہ پوری دنیا سے ختم ہوکر ایسی کمپنیوں کے ہاتھوں میں چلا گیا جو دراصل کوبی مقتدرہ کے ذیلی ادارے تھے۔ اس طرح یکا یک دنیا میں ایک نئے بین الاقوامی مالیاتی سسٹم (International Monetary System) کا آغاز ہوگیا جس پر امریکہ کا کوئی اثر نہ تھا۔

تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں:

(1) Layna Mosley: Global Capital & National Governments: Cambridge University Press, 2003.

(2) Fortune No. 13, 2nd August, 2004: 2004 Global 500: The World's Largest Corporations.

(ب) کوبی مقتدرہ نے 1960 سے پوری دنیا میں زبردست بین الاقوامی نقدی کی کمی (Shortage of International Liquidity) پیدا کردی اور اس طرح عالمی طور پر آزاد تجارت (Free Trade) کو تقریباً مفلوج کردیا۔

Marfat.com

(ج) 1970 کی پوری دہائی میں کوبی مقتدرہ نے پوری دنیا میں اپنے ذیلی اداروں کی طاقت کو بروئے کار لاتے ہوئے افراط زر میں اضافہ (Rising World Inflation) کو مسلسل اور مستقل حالت بنادیا جس نے پوری دنیا میں بشمول امریکہ بین القوامی ادائگیوں (International Payments) میں زبردست عدم توازن (Imbalance) پیدا کر دیا اور ساری دنیا میں معاشی ترقی (Economic Growth) کو خطرہ پیدا کر دیا۔

(د) 1972 آتے آتے دنیا کی صورتِ حال ابتر ہوگئی اور اس طرح کوبی مقتدرہ کے دو ادارے آئی ایم ایف (IMF) اور ورلڈ بینک (WB) کے ایک نئے رول اور کردار کا اجراء ہوا۔ ان کا رول اب وسیع الاطراف ہوگیا اور اس طرح انہوں نے اسپیشل ڈراونگ رائٹز (SDRs) کے ذریعہ پوری دنیا کے اکثر ممالک کو براہِ راست غلام بنالیا۔

(۲) امریکی مالی انحطاط/انہدام:

(۱) 1960: امریکہ میں ادائیگیوں کے خسارے (Payment Deficit) کا زبردست آغاز ہوگیا۔ چنانچہ پوری دنیا میں ڈالر بے وقار ہوگیا۔ جس کا لازمی نتیجہ برآمد ہوا ـــــــ ڈالر کا سونے کے تناظر میں Devaluation۔ یہ صورتِ حال جا کر ختم ہوئی ڈالر کا دوسری کرنسیوں کے مقابلے میں Devaluation پر۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سونے کی طلب میں اضافہ ہوگیا۔

(۲) 1968: صرف آٹھ سالوں میں امریکہ کی مالی حالت اور مالی ادائیگیوں کی صورتِ حال اتنی ابتر ہوگئی کہ ساری دنیا کے سنٹرل بنک کے سربراہان کی

Marfat.com

ایک میٹنگ بلانی پڑی جس میں فیصلہ لیا گیا کہ اب دنیا میں سونے کے دو بازار (Two Markets of Gold) کام کریں اور امریکہ کو اسے بادل ناخواستہ مان لینا پڑا۔

(۳) 1970: اگلے دو سالوں میں امریکہ کی مالی حالت مزید ابتر ہوگئی اور اس کے ادائیگی خسارے (Payments Deficit) میں تاریخ کا سب سے بڑا اضافہ ہو گیا۔ اب امریکہ تیزی سے مقروض ہونے لگا۔

(۴) 1971: امریکہ کے ذمہ واجب الادا قرضوں کی حالت یہ ہوگئی کہ امریکہ کو جرمنی کو مجبوراً اجازت دینی پڑی کہ ڈوچے مارک کی قیمت میں ڈالر (US Dollar) کے مقابلے میں اضافہ (Floating upward) کردے۔

(۵) 1971: امریکہ کے اس فیصلہ نے امریکہ کے لئے ایک مالی بحران پیدا کردیا۔ چنانچہ ڈالر کی حالت اتنی خراب ہوگئی کہ امریکہ کو مجبور ہو کر ڈالر کے سونے میں تبادلہ کو معطل (Suspension of Convertibility of Dollar into Gold) کرنا پڑا۔

(۶) 1971: اس بگڑی ہوئی صورت حال کو سنبھالنے کے لئے امریکہ کو دسمبر 1971 کو (Smithsonian Agreement) مجبوراً تسلیم کرلینا پڑا جس کے تحت (Realignment of Exchange Rate) کیا گیا۔ اس طرح سونے کے مقابلے میں ڈالر Devalue ہوگیا۔

(۷) 1973: امریکہ کی مالی صورتِ حال مسلسل بگڑتی گئی۔ 1973 آتے آتے امریکہ کی صورتِ حال کرنٹ اکاونٹ میں ادائیگی

(Balance of Payment on Current Account) کے حوالے سے مزید خراب ہوگئی۔ چنانچہ ٹھیک ایسے موقع پر کوبی مقتدرہ نے ایک نئے (International Monetary System) کو جاری کیا اس طرح Bretton Wood System کا خاتمہ ہوگیا اور ایک نیا مالی نظام نافذ العمل ہوگیا۔ اس کے تحت لچک دار تبادلہ شرح (Flexible Exchange Rate) نافذ کیا گیا اور امریکہ کو اسے مجبوراً قبول کرنا پڑا۔

(۸) 1973:1973 سے ایک عالمی بحران کا آغاز ہوا۔ اگرچہ اس کا آغاز مشرق وسطی سے ہوا لیکن اس کا سب سے زیادہ فائدہ کوبی مقتدرہ کو ہوا۔ تیل پیدا کرنے والے ملکوں کے فیصلہ نے تیل کا بحران (Oil Crisis) پیدا کر دیا۔ تیل پیدا کرنے والے ملکوں بالخصوص عربوں کا یہ عمل صرف سیاسی یا جذباتی تھا جس کا خود عربوں کو کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا۔ بلاشبہ کوبی مقتدرہ کے مالیاتی ادارے نئی آمدنی سے شکم سیر ضرور ہوگئے۔ امریکہ کی حالت مزید ابتر ہوگئی۔

(۹) 1982:1982 میں کوبی مقتدرہ نے ساری دنیا میں Recession لا دیا۔

(۱۰) 1984:1984 میں دنیا کی مالی تاریخ میں ایک عجوبہ وقوع پزیر ہوا۔ آج تک یہ بات معمہ ہے کہ 1984 میں امریکہ کی معشیت اچانک اور بلا سبب بہتری (Recovery) کی طرف آگئی ہر چند کہ ڈالر کی قیمت میں اضافہ ہو رہا تھا۔

(۱۱) 1984: پھر دیکھتے دیکھتے اچانک دوسرا عجوبہ وقوع پزیر ہونے لگا۔ امریکہ کی معشیت اچانک پھر دھسنے لگی جس کا ساری دنیا پر اثر پڑنے لگا۔

(۱۲) 1985: ڈالر کی قیمت مسلسل گرنے لگی اور روکنے کی تدبیر کے باوجود اس کا

Marfat.com

گرنا جاری رہا۔ ڈالر کی قیمت ہر تدبیر کے باوجود گرتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ 1988 آ گیا۔ ادھر تب تک سوویت یونین کا انہدام آخری مرحلہ تک پہنچ چکا تھا اور ادھر امریکی زمین انہدام کے لئے پوری طرح تیار ہو چکی تھی۔

(۱۳) 1987:1987 میں ساری دنیا میں مالی بحران پیدا ہو گیا۔ ادھر ڈالر کی قیمت تھی کہ مسلسل گھٹ رہی تھی۔

(۱۴)1960:2004 سے ڈالر مسلسل کمزور ہوتا جا رہا ہے۔ ڈالر کی قیمت مسلسل گرتی جا رہی ہے۔ چنانچہ دسمبر 2004 آتے آتے اس کی صورت ابتر ہو چکی ہے۔

جریدہ اکانومسٹ:

Economist: Special Report: The Future of the Dollar; The Passing of the Buck December 4, 2004)

لکھتا ہے:

"This Combinations of events has led some economists to ponder the once unthinkable: might the dollar lose its Reserve Currency Status?"

ترجمہ: حوادث کے مجموعہ نے بعض ماہرین معاشیات کو ایک ایسی بات کے سوچنے پر مجبور کر دیا ہے جس کا کبھی تصور کرنا بھی محال تھا: کیا ڈالر (Reserve Currency Status) کھو چکا ہے؟۔

اس صورت حال کا تجزیہ کرتے ہوئے وہ مزید لکھتا ہے:

"Where the dollar has failed is as a store of value. Since 1960 the dollar has fallen by around

Marfat.com

two-thirds against the Euro (using Germany's Currency as a proxy before 1999) and the Yen...... Never before has the guardian of the world's main reserve currency been its biggest debtor. And a debtor may be tempted to use devaluation to reduce its external deficit-hardly a desirable property for reserve currency."

ترجمہ: ڈالر جہاں ناکام ہوگیا ہے وہ ہے بحیثیت مخزن قدر۔ 1960 سے ڈالر مسلسل گر رہا ہے۔ اس کی گراوٹ یورو (Euro) اور ین (Yen) کے مقابلے میں ہے ______ اس سے پہلے کبھی بھی عالمی قدر کے مخزن کا نگراں خود سب سے بڑا مقروض نہیں تھا۔

گویا تاریخ کا مسلسل جائزہ لینے سے اندازہ ہوتا ہے کہ کوئی مقتدرہ نے 1960 سے لے کر اب تک امریکہ کی اقتصادیات کو پوری طرح کھوکھلا کر دیا ہے۔ (مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں):

(1) OECD's Economic Outlook, 2004.

(2) The Economist: January 1, 2005: "In Search of Golden Egg" & "Further to Fall".

(۳) غیر شمار کردہ معیشت: (Unaccounted-Budgeted-Economy)

امریکہ بنیادی طور پر دو طرح کی معیشت پر ایستادہ رہا ہے۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کی معیشت کا بجٹ ظاہر اور زیر شمار ہوتا ہے جب کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ: شاکلہ کی

Marfat.com

معیشت لامعلوم اور مخفی اور ہر طرح کی شماریات سے پرے ہوتی ہے۔1960 کے بعد ریاستہائے متحدہ امریکہ: شاکلہ کی لامعلوم اور مخفی معیشت امریکہ سے غائب ہونے لگی جس نے پورے ملک میں لا معلوم ،نا قابلِ گرفت اور نا قابلِ فہم عدم استحکام پیدا کردیا ہے۔تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں:

(Chris Sanders & Catherine Austin Fitts: The Black Budget of The United States: The Engine of a "Negative Return Economy", World Affairs, Vol. 8, No. 2).

(۳) کوبکی مقتدرہ کے ذریعہ ریاستہائے متحدہ امریکہ پر تازہ ترین حملہ جو دراصل 1960 میں MNC's کی نئی فوج کے میدان میں لانے کے بعد اس نوعیت کا دوسرا سب سے بڑا حملہ ہے ایک نئے طریقہ سے کیا گیا ہے جسے موجودہ عہد کی اصطلاح میں (Off-Shore-Outsourcing) کہا جاتا ہے۔ایسا محسوس ہوتا ہے کہ (Off-Shore-Outsourcing) کا حملہ امریکہ کے لئے Coup-de-Grace ثابت ہوگا۔اب ایسا محسوس ہونے لگا ہے کہ امریکہ زیادہ دیر تک مزاحمت نہیں کرسکتا۔ان تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں:

Daniel W. Drezner: The Outsourcing Bogeyman" in Foreign Affairs May/June, 2004.

(۲۴) علمی وتکنیکی انحطاط/انہدام)

(Scientific & Technological Disruption)

(۱) 25 مئی 1961 کو صدر کینیڈی کے خطاب "Urgent National Need"

سے بھر کر امریکہ کے خلاف کوبی مقتدرہ کی وہ خوف ناک جنگ شروع ہوگئی جس کا مقصد کوبی مقتدرہ کے ذریعہ جلد از جلد ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کو علمی اور تکنیکی طور پر ڈھا کر اور منہدم کر۔ کے کھنڈر میں تبدیل کر دینا تھا۔ چنانچہ چار مرحلوں میں علمی و تکنیکی انحطاط یا انہدام (Disruption) کا منصوبہ پورا کیا جانے لگا۔ یہ چار طریقے درج ذیل ہیں:

(۱) امریکہ میں واقع اعلیٰ ترین کوبی علمی و تکنیکی اداروں کو ختم کر دینا اور ان کے تعاون سے امریکی اداروں کو محروم کر دینا۔

(۲) کوبی مقتدرہ کے ذریعہ امریکی کانگریس کے دونوں ایوانوں پر دباؤ ڈال کر امریکی اعلیٰ ترین علمی و تکنیکی اداروں کو مالی تنگی میں مبتلا کر دینا اور ان کے لئے قلیل مالی بجٹ کی منظوری دینا۔

(۳) کوبی مقتدرہ کے معاشی اور صنعتی اداروں کے ذریعہ خالص امریکی اعلیٰ ترین تکنیکی تحقیقی اداروں کو ملنے والے تعاون کو ختم کر دینا۔

(۴) ان سب رکاوٹوں کے باوجود جاری رکھے جانے والے کاموں کو تخریبی اور دیگر ذرائع سے سبوتاژ کرنا۔

(۲) ریاستہائے متحدہ امریکہ میں 1961 کے مابعد اعلیٰ ترین علمی و تکنیکی انحطاط یا انہدام درج ذیل ہیں:

(۱) جیٹ پروپلسن لیبورٹری (Jet Propulsion Laboratory) کا انحطاط اور انہدام۔

(۲) کیلیفورنیا انسٹیٹیوٹ آف ٹکنالوجی (Caltech) کا انحطاط اور انہدام۔

(۳) ناسا(NASA) کا انحطاط اور انہدام۔

ان اداروں کے انحطاط اور انہدام کی تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں:

(1) Clayton R. Koppes: JPL And The American Space Programme: Yale University Press: New Haven, 1982.

(2) Carl Sagan: Pale Blue Dot: A vision of the Human Future in Space, Random House Inc., 1994.

(3) Victor K. McElheny: Watson and DNA: Making A Scientific Revolution: Perseus Publication, New York, 2003.

(۳) گزشتہ چالیس سالوں کے دوران امریکہ کے تقریباً تمام اعلیٰ ترین علمی اور تکنیکی ادارے منہدم کر دیئے گئے ہیں۔ وہاں تکنیکی انحطاط کا آخری دور شروع ہو چکا ہے۔ کوبی مقتدرہ کے بعض شعبے امریکہ کو شدید ذہنی تناؤ میں مبتلا کرنے اور رکھنے کے لئے پرائیوٹ مہم جوئی کر رہے ہیں۔ مثلاً گزشتہ ایک سال میں خلا میں جانے کی پرائیویٹ کوشش۔ تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں:

(1) Carl Franklin: Why Innovation Fails: Spiro Press, London, 2003.

(2) Banking on Technology: The Economist Technology Quarterly, The Economist 6th September, 2003.

Marfat.com

(۴) کوبی مقتدرہ کے ذریعہ گزشتہ چالیس سالوں میں امریکہ کے علمی اور تکنیکی انحطاط اور انہدام کا کام اتنا آگے بڑھ چکا ہے اور امریکہ اس قدر پس ماندہ بنادیا گیا ہے کہ کوبی مقتدرہ اب دوسرے مرحلے میں ان امور کو امریکی عوام کی نظروں میں معاشرتی اور عوامی مسئلہ بنا کر پوری امریکی قوم کو ذہنی تشنج میں مبتلا کر دینا چاہتا ہے۔ چنانچہ اس کا حالیہ مظاہرہ 2004 میں اس وقت ہوا جب امریکہ میں انتخابات ہونے جارہے تھے۔ عالمی طور پر شہرت یافتہ اور فی الواقع کوبی مقتدرہ کے دو علمی ستون ـــــ دو اعلیٰ ترین سائنس جریدوں ـــــ

(۱) نیچر (Nature) ـــــ اور

(۲) سائنس (Science) ـــــ

نے بالترتیب 15 اور 20 سوالات کے ذریعہ امریکی صدارت کے حالیہ امیدواروں کے توسط سے امریکی عوام کو اس علمی اور تکنیکی انہدام کے تناظر میں ہیجان اور تشنج میں مبتلا کرنے کی کوشش کی۔

یہی کام ایک اور شہرت یافتہ پریشر گروپ (Pressure Group) ـــــ یونین آف کن سرنڈ سائنٹسٹس (Union of Concerned Scientists) مسلسل کرتا آرہا ہے۔

(۲۵) تنفیذی اور انتظامی انحطاط/انہدام

(Administrative & Bureaucratic Disruption)

(۱) کوبی مقتدرہ کے ذریعہ دنیا کو بالواسطہ اور بلاواسطہ پوری شدت سے باور کرایا جارہا ہے کہ امریکہ اب ایک پس ماندہ ملک ہو چکا ہے۔ وہاں تنفیذی اور انتظامی

Marfat.com

انحطاط اپنے عروج پر ہیں اور اب امریکہ اس حوالے سے قابلِ اعتماد نہیں رہا۔ 1963 سے کوبی مقتدرہ کے ذریعہ امریکہ کو تنفیذی اور انتظامی طور پر منہدم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ یہ عمل نہ صرف اندرونی اور حقیقی طور پر ہورہا ہے بلکہ اب اس کا خوب خوب پروپیگنڈہ کیا جانے لگا ہے۔ امریکی تاریخ میں درج ذیل بحران اسی کی علامت ہیں:

(۱) واٹرگیٹ اسکینڈل (Watergate Scandal)

(۲) ٹاور کمیشن معاملہ (Tower Commission Affair)

(۲) ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے جس صدر نے کوبی مقتدرہ کی تنفیذی اور انتظامی انہدام کو روکنے یا انہدام کی مزاحمت کرنے کی کوشش کی اس کے خلاف کوبی مقتدرہ نے زبردست مہم جوئی کی تاکہ اس کے دور میں تنفیذی اور انتظامی انحطاط کو زیادہ سے زیادہ ابھار کر پیش کیا جائے۔ چنانچہ ریگن، جارج۔ ایچ۔ ڈبلیو بش، کلنٹن اور جارج ڈبلیو بش اس اعتبار سے سرفہرست ہیں۔

حالیہ دنوں میں شائع ہونے والے مندرجہ ذیل چند مطبوعات کا جو شخص بھی دقیق مطالعہ کرے گا وہ اس نکتہ کو بخوبی پا جائے گا:

(1) The Complete Investigation: The 9/11 Report: The National Commission on Terrorist Attacks Upon the United States: Saint Martin's Press, August 2004.

(2) Richard A. Clarke: Against All Enemies: Simon & Schuster, New York, 2004.

Marfat.com

(3) Seymour M. Hersh: Chain of Command: The Road From 9/11 To Abu Graib: Harper Collins Publishers, New York, 2004.

(۳) کوبی مقتدرہ اس نکتے کو واضح کرنے کے لئے کچھ دوسرے ذرائع بھی استعمال کرتا رہا ہے جنہیں خفیہ بالواسطہ ذرائع کہا جاسکتا ہے۔حالیہ دنوں میں استعمال کئے گئے ان بالواسطہ ذرائع میں دو قابلِ ذکر ہیں:

(۱) جنگ عراق سے قبل اسرائیل کی IDF کے ذریعہ امریکی فوجوں کو تربیت دینے کی تشہیر کرنا۔

اس کے ذریعہ دراصل دنیا کو اور بالخصوص امریکی عوام کو نفسیاتی طور پر باور کرایا جارہا ہے کہ امریکی فوج اب اپنی صلاحیتوں کے اعتبار سے دوسرے درجہ کی فوج بن کررہ گئی ہے اور اسے اسرائیلی IDF تربیت دیتے ہیں۔

(۲) حالیہ عراق مہم کے دوران متعدد موقعوں پر برطانوی فوجوں کا ان علاقوں کا کمانڈ اپنے ہاتھوں میں لے لینا جہاں امریکی فوجیں بظاہر ناکام ہوگئیں یا انھیں سخت مزاحمت کا سامنا ہوا:

یہ عمل بھی مذکور عمل کی طرح ہی امریکی فوجوں کو دوسرے درجہ کی فوج ثابت کرنے کی ایک بالواسطہ کوشش ہے۔

(۳) کوبی مقتدرہ کے ذریعہ دنیا میں اس بات کی تشہیر کی جاتی کہ سراغ رسانی کے حوالے سے امریکہ اب ایک پس ماندہ ملک بن کررہ گیا ہے:

چنانچہ گزشتہ کئی سالوں سے اس بات کو زیادہ سے زیادہ ابھارنے کی کوشش کی

جارہی ہے کہ امریکہ سراغ رسانی کے حوالے سے پس ماندہ اور نا کام ہے۔

(۴) آپریشن کے منصوبوں کو زیر تعمیل لانے میں پس ماندگی:

کوبکی مقتدرہ کے ذریعہ اس بات کو زیادہ سے زیادہ ابھارا جارہا ہے کہ امریکہ کسی مہم (Expedition or Operation) پر اپنی تنفیذی اور انتظامی عدم صلاحیت یا زوال صلاحیت کی وجہ سے عمل کرنے اور اسے کامیاب کرنے کی قوت وصلاحیت سے محروم ہو چکا ہے۔

(1) Peter G. Peterson: Running On Empty: How the Democratic And Republican Parties Are Bankrupting Our Future And What Americans Can Do About It: Farrar, Straus, and Giroux, 2004.

(2) Eliot A. Cohen: History And the Hyperpower: Foreign Affairs: July/August, 2004.

(۲۶) سیاسی انحطاط/انہدام (Political Disruption):

کوبکی مقتدرہ کے سامنے زیادہ مزاحمت کرنے والے ادوار میں جیسا کہ صدر جارج ایچ ڈبلیو بش سے جارج ڈبلیو بش تک واضح طور پر دیکھا گیا کہ اس بات کو باور کرانے کی کوشش کی جارہی ہے کہ امریکہ اب کسی تیسری دنیا کے ملک کی طرح سیاسی انحطاط کا شکار ہو چکا ہے مثلاً اب وہاں انتخابی دھاندھلیاں ہوتی ہیں۔ اور ان انتخابی دھاندھلیوں سے توقعات، امیدوں اور اندازوں سے یکسر مختلف نتائج سامنے آنے لگے ہیں۔ چنانچہ حالیہ انتخابات کے موقع پر بھی

Marfat.com

اوراس سے زیادہ گزشتہ انتخاب (2000) کے موقع پر ایسا کیا گیا۔ حالیہ انتخابات کے نتائج آنے کے بعد تو یہاں تک باور کرایا جانے لگا کہ ملک دو ٹکڑوں میں عمودی (Vertically) طور پر منقسم ہو چکا ہے اور یہ کہ ایسا ہونا ایک خطرناک بات ہے اور ایک قومی مفاہمت (National Reconciliation) کی اشد ضرورت ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:

(1) Timothy Garten Ash: American Blues: The Guardian November 19, 2004.

Marfat.com

یہودی۔عیسائی اختلاف

(۱) کوبی مقتدرہ کے اہداف کی تکمیل کے حوالے سے ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ عدم موافقت، نافرمانی، اورسرتابی کی غیر معمولی مثال بنتا جارہا ہے۔اورکوبی مقتدرہ کے غصہ کا مورد۔عین ممکن ہے کہ اس کا تعلق آنے والے دنوں میں کوبی مقتدرہ کے امریکہ: نیم شاکلہ کے حوالے سے زیادہ وسیع الاطراف اورانہدام کرانے کے ارادے سے ہو۔

(۲) کوبی مقتدرہ سے عدم موافقت کی یہ موجودہ روش 1989 سے شروع ہوتی معلوم ہوتی ہے۔اس عاجز کے تجزیہ کے مطابق اس کے کم ازکم درج ذیل دواسباب ہوسکتے ہیں:

(۱) ویٹکن عنصر(Vatican Factor): ویٹیکن عنصر سے مراد ساری دنیا اور بالخصوص امریکہ کے حوالے سے پوپ جان پال دوم (-1978) کی تاریخی تفکیر،تدبیراوراس کی تعمیل ہے۔

(۲) بُش عنصر(Bush Factor): بُش عنصر سے مراد بنیادی طور پر جارج ہر برٹ والکر بُش (پیدائش 12 June, 1924) کی تاریخی مدبرانہ تدبیراوراس کی تعمیل ہے۔

(۳) وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کوبی مقتدرہ سے ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کی پالیسیاں درج ذیل عنوانات کے تحت زیادہ مختلف اور بسااوقات متصادم ہوتی جارہی ہیں:

(۱)	چینی پالیسی	Chinese Policy

Marfat.com

Central Asia Policy	وسطی ایشیا پالیسی	(۲)
Middle East Policy	مشرق وسطی پالیسی	(۳)
Space Policy	خلائی پالیسی	(۴)
Economic/Financial Policy	معاشی/ مالی پالیسی	(۵)
Anti-Terrorism Policy	دہشت گردی مخالف پالیسی	(۶)

(۴) کوبکی مقتدرہ اور ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے مابین اندرونی Fault-Line اور اس کے حقیقی تناؤ کے سمجھنے میں اس عاجز کے نزدیک بہت سے موانع ہیں: مثلاً عالم اسلام اور امت مسلمہ کے خلاف امریکہ کی گزشتہ 15 سالوں میں کی گئی کارروائیوں کا ''مطلق جائزہ''۔

چنانچہ گزشتہ 15 سالوں میں امریکی کارروائیاں کا مطلق جائزہ عام طور اس نتیجہ تک پہنچاتا ہے کہ امریکہ نے عالم اسلام اور امت مسلمہ کو تباہ و برباد کرنے کی دانستہ کوشش کی۔ لیکن حالیہ دنوں میں یقیناً کچھ باتیں ایسی کھل کر سامنے آئی ہیں جو دیگر طریقوں سے بھی حقیقی صورتِ حال کو سمجھنے کی ضرورت کا شدت سے احساس دلاتی ہیں۔ مثلاً کسی ایسے جائزہ کو چار کسوٹیوں پر پرکھ کر۔ یہ چار کسوٹیاں درج ذیل ہیں:

(۱) عالم اسلام اور امتِ مسلمہ کے خلاف کوبکی مقتدرہ نے ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کو کس ہدف تک جانے کے لئے مجبور کیا؟

(۲) کیا اس ہدف تک جانے کے لئے ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے پاس قوت، صلاحیت اور مواقع تھے؟

(۳) کیا کوبکی مقتدرہ کے ذریعہ متعین کردہ اس ہدف تک ریاستہائے متحدہ

Marfat.com

امریکہ: نیم شاکلہ گیا؟ اصل متعینہ ہدف اور پورا کردہ ہدف کا درمیانی فاصلہ کتنا باقی رہا؟

(۴) اصلی ہدف تک نہ پہنچنے کے اصلی اسباب وعلل کیا تھے؟

(۵) اس حوالے سے جب واقعات وحوادث پر غور کیا جاتا ہے تو درج ذیل نتائج سامنے آتے ہیں:

(۱) کوبی مقتدرہ نے عالم اسلام اور امتِ مسلمہ کے خلاف جو اہداف رکھے وہ نہایت بڑے، خطرناک، تباہ کن اور متعین تھے۔

(۲) ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے پاس وہ ساری قوت اور صلاحیت تھی جس سے وہ متعین اہداف پورے ہو سکتے تھے۔ خواہ امریکہ کے ذریعہ ایسا کرنے سے امتِ مسلمہ پر روئے ارض پر قیامتِ صغریٰ برپا ہوجاتی اور امت ناقابلِ بیان جانی اور مالی صدمات سے دوچار ہوجاتی۔

(۳) ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کوبی مقتدرہ کے نزدیک مایوس کرنے کی حد تک متعین اہداف کو پورا کرنے میں ناکام ہوا۔ یعنی جو کچھ پورا کیا گیا وہ اصل ہدف سے بہت کم تھا اور کوبی مقتدرہ کو سخت مایوس کرنے والا تھا۔

(۴) ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے نزدیک اصل ہدف سے بہت کم پورا کرنے کے متعدد اسباب تھے لیکن جو بات سب سے زیادہ چونکانے والی سامنے آتی ہے وہ ہے: ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے اعلیٰ ترین ذمہ دار کی اصل ہدف تک جانے کے حوالے سے جھجک، عدم آمادگی اور نیم دلانہ کوشش جسے کوبی مقتدرہ نے امریکہ کی صریح ناکامی اور نااہلیت قرار دیا حتی کہ بعض اوقات سازش

Marfat.com

اور سانٹھ گانٹھ کی حد تک مجرمانہ عمل۔حالیہ دنوں میں سامنے آنے والی چند ڈاکومینٹری فلمیں اور کتابیں اس پر غور وفکر کی دعوت دیتی ہیں: مثلاً

(1) BBC: World Service: Documentary on the 10th Anniversary of Gulf War-I.

(2) Bob Woodward: Bush At War: Simon & Schuster, New York, 2002.

(3) Bob Woodward: Plan of Attack: Simon & Schuster, New York, 2004.

(4) The Complete Investigation: The 9/11 Report: The National Commission on Terrorist Attacks Upon the United States: Saint Martin's Press, August 2004.

(5) Richard A. Clarke: Against All Enemies: Simon & Schuster, New York, 2004.

(6) Seymour M. Hersh: Chain of Command: Harper Collins Publishers, New York, 2004.

(7) Craig Unger: House of Bush, House of Saud: The Secret Relationship Between the World's Two Most Powerful Dynasties: Scribner, 2004.

(8) Steve Coll: Ghost Wars: The Secret History of

the CIA, Afghanistan, and Ben Laden. From the Soviet Invasion to September 10, 2001: Penguin Press; 2004.

(9) Bernard Lewis: What Went Wrong? Oxford University Press, 2002.

(10) Bernard Lewis: The Crisis of Islam: The Modern Library, New York, 2003.

(11) Samuel P. Huntington: Who Are We? America's Great Debate: Penguin Books, 2004.

(12) Stefan Halper & Jonathan Clarke: America Alone: The New Conservatives and the Global Order: Cambridge University Press, 2004.

(13) George Soros: The Bubble of American Supremacy: Correcting the Misuse of American Power: Pheonix, United Kingdom, 2004.

(۵) کوبکی مقتدرہ اور ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے مابین دوری اور کشاکش بڑھتی جارہی ہے جس کے درج ذیل اسباب معلوم ہوتے ہیں:

(ا) خلائی پروگرام کا آغاز: جارج ڈبلیو بش نے 4 جنوری 2004 میں نئے خلائی پروگرام کا آغاز کر دیا ہے۔

اندرون کی کشمکش کے لئے ملاحظہ فرمائیں:

(1) Martian Health Threat: Science: Dec, 2004.

(2) Seth Shostak: Checking Martian Health Threat: The Guardian, December 8, 2004.

(3) B.I. Koerner: NASA's Germbuster: Wired, December 12, 2004, P.229.

(۲) انتخابات میں کامیابی: جارج ڈبلیو بش نے نومبر 2004 کے انتخابات میں کامیابی حاصل کرلی ہے۔

(۳) امریکی یک طرفگی: جارج ڈبلیو۔ایچ۔بش (پیدائش 1924 ,12 June) نے پہلی بار جنگ خلیج اوّل (1991) کا 100 گھنٹوں میں خاتمہ کرکے علانیہ طور پر اور اپنے پہلے دور صدارت (2004-2000) کے ابتدائی سات مہینوں میں جارج ڈبلیو بش (پیدائش 1946 ,6 July) نے عراق پر حملہ کرنے سے گریز کرکے ـــ اس پالیسی کا اتباع کرتے ہوئے ـــ امریکی یک طرفگی (Unilateralism) کا مظاہرہ کیا۔ یہ بات کوبی مقتدرہ کو دراصل براہِ راست چیلنج دینے کے مترادف تسلیم کی گئی۔ دنیا کی غالب طاقتوں کی جانب سے یک طرفگی (Unilateralism) کوئی نئی شئے ہے اور نہ معیوب۔ غالب طاقتوں کی یک طرفگی (Unilateralism) ہو یا ہمہ طرفگی (Multilateralism) دونوں بہرصورت موقع کی مناسبت سے استعمال ہونے والے ہتھیار ہیں۔ کمزور اقوام ہمیشہ نقصان (Receiving End) میں رہے ہیں۔ جہاں تک کوبی مقتدرہ کا سوال ہے اس نے تو ان دونوں اصولوں کو باضابطہ قانون کی شکل دے دی ہے جس کی سب سے اچھی مثال سلامتی کاؤنسل ہے۔ کوئی قرارداد کثرت رائے سے یا

Marfat.com

اتفاق رائے سے پاس ہو جائے تو ہمہ طرفگی (Multilateralism) ہے۔ ورنہ بڑے سے بڑے ظلم کے خلاف کارروائی کی بات تو دور رہی محض مذمتی قرارداد بھی ویٹو کے ذریعہ روک دی جائے یہ یک طرفگی (Unilateralism) ہے اور یہ دونوں از روئے قانون درست قرار دیئے گئے۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ آج کوبی مقتدرہ کو امریکی یک طرفگی بری کیوں لگ رہی ہے؟

دراصل اس کی کنہ یک طرفگی (Unilateralism) میں نہیں بلکہ (Totalitarianism) میں پوشیدہ ہے۔ یہ وہ شے ہے جس سے کوبی مقتدرہ کو ہمیشہ خوف رہا ہے۔

تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں:

(1) Hannah Arendt: The Totalitarianism: Harcourt, Brace & World, New York, 1968.

اب پہلی بار کوبی مقتدرہ کو امریکی یک طرفگی (Unilateralism) میں عیسائی ٹوٹلی ٹیریزم (Christian Totalitarianism) کا زہر پھیلتا محسوس ہو رہا ہے۔

مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں:

(1) Bob Woodward: Plan of Attack: Simon & Schuster, New York, 2004, Page No. 9.

(2) Felipe Fernandez-Armesto: Millennium: Black Swan, 1996, Page No. 695-710.

(3) Timothy Garton Ash: American Blues: The

Marfat.com

Guardian, November 19, 2004.

(٦) کوبی مقتدرہ اور ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے مابین روز بروز بڑھتی کشاکش کا اظہار اس فیصلہ سے بھی ہوتا ہے جو 25 اکتوبر 2004 کو لیا گیا۔ 25 اکتوبر 2004 میں بالآخر کوبی مقتدرہ نے اپنے چلے آرہے مرکز اصلی یعنی ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ اور نئے مرکز اصلی یعنی چین اور نئے یوروپ کے مابین پہلا اسٹریٹجک تقسیم یا الگاؤ (Strategic Division or Seperation) کا باضابطہ فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ امریکہ کے زیر انتظام گلوبل پوزیشننگ سسٹم (Global Positioning System(GPS)) کے متوازی نیا گلوبل پوزیشننگ سسٹم گیلیلیو (Galileo) قائم کردیا گیا ہے اور چین اور نئے یوروپ کو اس میں باہم مدغم (Club) کردیا گیا ہے۔

(٧) طویل مدتی منصوبہ بندی کی چوتھی شق کے تحت یہودیت۔عیسائیت معرکہ آرائی کو اسلام۔عیسائیت معرکہ آرائی میں بدلنے کے حوالے سے کوبی مقتدرہ کے ذریعہ درج ذیل ٹھوس اقدامات ہوئے۔ یہ بات جداگانہ ہے کہ ان میں بعض پوری طرح ناکام ہوگئے اور بعض جزوی طور پر کامیاب ہوسکے:

(۱) سوویت یونین۔افغانستان جنگ برائے عیسائیت۔اسلام معرکہ آرائی۔

(۲) امریکہ۔امت مسلمہ جنگ برائے عیسائیت۔اسلام معرکہ آرائی جس کے تحت:

(۱) جنگ خلیج اوّل 1990-91

(۲) 9/11 ورلڈ ٹریڈ سینٹر (WTC)، پنٹاگن اور وہائٹ ہاؤس پر مبینہ حملہ

(۳) امریکہ۔افغانستان جنگ (2001-   )

Marfat.com

(۲) امریکہ۔عراق جنگ (-2003)

(۳) بظاہر مسلمان ترک باشندہ محمد علی آغا(Mehmat Ali Agea) کے ذریعہ پوپ جان پال II پر 13 مئی 1981 کو ناکام قاتلانہ حملہ کرانا ـــــــ ۔

(۴) بابری مسجد کا 6 دسمبر 1992 کو انہدام ـــــــــــــــ برائے ہندومت ـــــــ اسلام معرکہ آرائی۔

Marfat.com

دجّالی کمانڈ

(۱) کوبی مقتدرہ روئے ارض پر اور ماوراء ارض میں جس قوت قاہرہ کا حامل ہو چکا ہے اس کا اندازہ کرنا آسان نہیں۔ یہی قوت قاہرہ اور اس کے تحت حاصل کردہ یا وضع کردہ اسلحے، مورچے اور سہولیات (Facilities) جو زمین اور زمین کے باہر خلاء بسیط میں پھیلے ہوئے ہیں آئندہ دجالی کمانڈ اینڈ کنڑول (Dajjalian Command & Control) کی شکل اختیار کرلیں گے۔ ظاہر ہے یہ قوت قاہرہ محض انسانوں سے لڑنے کے لئے حاصل نہیں کی گئی ہے بلکہ تمام مطیع رب مخلوقات بالخصوص اہلِ ایمان، ملائکۃ بلکہ خود اللہ رب العالمین سے لڑنے کے لئے وضع کی گئی ہے اس لئے ان کی صورت اور طاقت کا اندازہ کرنا آسان نہیں۔ تاہم ذیل میں اس کمانڈ اینڈ کنڑول کی ظاہر ہونے والی ممکنہ صورت سے متعلق چند باتیں درج کی جاتی ہیں:

(۲) یہ بات باخبر لوگوں کو معلوم ہے کہ کوبی مقتدرہ کے لئے سب سے زیادہ فکرمند کرنے والی چیز توانائی کا منبع (Energy Source) رہی ہے۔ ان کی ہمیشہ سے یہ خواہش اور کوشش رہی کہ ان کو کوئی ایسا توانائی کا منبع ہاتھ آجائے جو اس زمین سے اور اس کی ضرورت سے انہیں بے نیاز کردے۔

گزشتہ چالیس سالوں میں ظاہر ہونے والے بعض قرائن سے ایسا لگتا ہے کہ انہیں توانائی کا کوئی ایسا منبع ہاتھ آگیا ہے خواہ ابھی اسے پوری طرح قابلِ عمل بنانے اور زیرِ استعمال لانے

میں انھیں کچھ وقت لگے گا۔ کوبی مقتدرہ اسے توانائی کا نیا منبع (New Energy Source) کا نام دیتا ہے۔

(۳) کوبی مقتدرہ کا دجالی کمانڈ اور کنٹرول (Dajjalian Command & Control) درج ذیل شعبوں پر مشتمل ہوگا جسے وہ قائم کر چکے ہیں:

Territorial Command & Control	ارضی کمانڈ اور کنٹرول	(۱)
Naval Command & Control	بحری کمانڈ اور کنٹرول	(۲)
Aerial Command & Control	فضائی کمانڈ اور کنٹرول	(۳)
Sub-Terrancan Command & Control	زیر ارضی کمانڈ اور کنٹرول	(۴)
Sea-Bed Command & Control	زیر بحری کمانڈ اور کنٹرول	(۵)
Space Command & Control	خلائی کمانڈ اور کنٹرول	(۶)
Lunar Command & Control	قمری کمانڈ اور کنٹرول	(۷)
Inter-Planetary Command & Control	بین سیارگانی کمانڈ اور کنٹرول	(۸)
Inter-Stellar Command & Control	بین ستارگانی کمانڈ اور کنٹرول	(۹)
Inter-Galactic Command & Control	بین کہکشانی کمانڈ اور کنٹرول	(۱۰)

(۴) کوبی مقتدرہ کے ذریعہ قائم کردہ قمری، بین سیارگانی، بین ستارگانی اور بین کہکشانی کمانڈ اور کنٹرول (Lunar, Inter-Planetary, Inter-Steller and Inter-Galactic Command & Control) کے تحت تین امور کا ذکر ضروری ہے۔ یہ تین امور دراصل قائم کردہ تین پروجیکٹ ہیں: ساہا، سیتی اور فوکل۔

Marfat.com

(۵) ساہا پروجیکٹ(SAHA Project):

کوبی مقتدرہ کے ذریعہ ساہا پروجیکٹ دراصل قمری کمانڈ اینڈ کنٹرول کا دوسرا نام ہے۔ اس پروجیکٹ پر کوبی مقتدرہ کا کام بہت آگے جاچکا ہے۔

(٦) سیتی پروجیکٹ(SETI Project):

کوبی مقتدرہ کے ذریعہ چلایا جانے والا سیتی پروجیکٹ دراصل بین ستارگانی کمانڈ اور کنٹرول کا دوسرا نام ہے۔اس کمانڈ اور کنٹرول کے تعلق سے کوبی مقتدرہ کا کام بہت آگے جاچکا ہے۔

(۷) فوکل پروجیکٹ(FOCAL Project):

کوبی مقتدرہ کے ذریعہ چلایا جانے والا فوکل پروجیکٹ دراصل بین کہکشانی کمانڈ اور کنٹرول کا دوسرا نام ہے۔اس کمانڈ اور کنٹرول کے تعلق سے کوبی مقتدرہ نے ٹھوس اور عملی اقدامات کو بہت آگے بڑھالیا ہے۔

(۸) دجالِ اکبر کی آمد اور ملائکہ کے حملے کی صورت میں کوبی مقتدرہ کی تیاری:

جہاں ایک جانب کوبی مقتدرہ دجالِ اکبر کے لئے گوش برآواز اور نگاہیں فرش راہ کئے ہوئے ہے وہیں دوسری جانب وہ 1945 عیسوی سے واضح طور پر ملائکہ کے ذریعہ اپنے اوپر ہونے والے حملے کا شدید خطرہ محسوس کررہا ہے۔

کوبی مقتدرہ ان حوالوں سے بے حد حساس اور ہوشیار ہے۔اس تعلق سے کوبی مقتدرہ کے پاس دو بالکل مختلف پروگرام زیرِتعمیل معلوم ہوتے ہیں:

(۱) دجالِ اکبر کو کس طرح:

(الف) قید سے آزاد کرالیا جائے؟

Marfat.com

(ب) کس طرح اسے ملائکہ کی زد سے محفوظ رکھ کر زمین پر لایا جائے؟

(ج) خود آزاد ہو کر زمین پر آنے کی صورت میں اس کا کس طرح استقبال کیا جائے اور اس کے مشن میں شرکت کرنے کی اہلیت پیدا کی جائے؟

(۲) کسی مطیعِ رب العالمین غیر انسانی مخلوق/مخلوقات/ ملائکہ کی جانب سے کوبی مقتدرہ پر ہونے والے حملوں کا کس طرح کامیابی سے مقابلہ کیا جائے؟

(۹) چنانچہ کوبی مقتدرہ نے حالیہ دنوں میں ان دونوں مقاصد تک کامیابی سے پہنچنے کے لئے ایک اعلیٰ ترین سات رکنی کمیٹی تشکیل دی ہے جو اعلیٰ ترین مشاورتی کمیٹی کی طرح کام کرے گی اور پوری روئے زمین پر پھیلے کوبی مقتدرہ کے لاکھوں ماہرین کے مابین رابطہ (Liason) کا کام کرے گی۔ اس کمیٹی کے ارکان درج ذیل ہیں:

(۱) جان گلین (John Glenn): یہ پہلے امریکی شخص ہیں جنھوں نے خلاء میں زمین کا چکر لگایا۔

(۲) فرینک ڈریک (Frank Drake): ڈریک سائنسداں ہیں۔ ڈریک اکویشن (Drake Equation) کے خالق اور سیتی SETI پروجیکٹ کے روح رواں ہیں۔

(۳) ہال پٹ ہوف (Hal Puthoff): پٹ ہوف پاور پلانٹ انجینر اور سائنسداں ہیں۔ صفر۔نقطہ قوت (Zero-Point Energy) یعنی کسی طبعی قانون (Physical Law) کی خلاف ورزی کئے بغیر کوانٹم خلاء (Quantum Vaccum) سے لامحدود توانائی حاصل کرنے کے ماہر ہیں۔ کوبی مقتدرہ کے نزدیک پٹ ہوف اس علم کے ماہر ہیں جس سے ملائکہ اپنے

Marfat.com

کاموں کو کرنے کے لئے توانائی حاصل کرتے ہیں۔

(۴) شیلا ای ونڈ نال (Sheilla E. Windnall): ونڈ نال ایک خاتون ہیں۔ کوبی مقتدرہ کے نزدیک ونڈ نال ملائکہ کے ذریعہ استعمال کئے جانے والے ہتھیاروں کے علم کی ماہر ہیں۔

(۵) ننگ لی (Ning Li): لی بھی ایک خاتون ہیں۔ وہ پروپلشن سسٹم (Propulsion System) کی ماہر ہیں۔ انہوں نے اس نظریہ (تھیوری) کو دریافت کیا ہے جس کے تحت انسانوں کے ذریعہ روزانہ استعمال کردہ الیکٹرومیگنیٹک فورس (Electromagnetic Force) کا کشش ثقل (Gravity) کو زیر استعمال لانے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ کوبی مقتدرہ کے نزدیک لی ملائکہ کے ذریعہ استعمال کی جانے والی توانائی کے علم کی ماہر ہیں۔

(٦) کے ایرک ڈریکسلر (K. Eric Drexler): ڈریکسلر اسٹرکچرل سسٹم (Structural System) کے ماہر ہیں۔ وہ نانوٹکنالوجی (Nanotechnology) اور اسمارٹ مواد (Smart Material) کے علم کے ماہر ہیں۔ کوبی مقتدرہ کے نزدیک ملائکہ جس ٹکنالوجی اور مواد سے بنائے گئے ہیں ڈریکسلر اس علم کے ماہر ہیں۔

(۷) جین گڈ ال (Jane Goodall): یہ ایک خاتون ہیں۔ یہ ابلاغ و ترسیل کی ماہر اور پرائمیٹولوجسٹ (Primatologist) ہیں وہ روئے ارض پر پائے جانے والے جانوروں۔ چرندوں، پرندوں، درندوں، مچھلیوں حتیٰ کے حشرات

Marfat.com

الارض سے بات چیت کرنے اوران کو پیغام دینے اوران سے پیغام لینے کی ماہر ہیں۔

(۱۰) سن 2003 کے وسط سے کوبی مقتدرہ نے امتِ مسلمہ کے خلاف کائنے ٹک ہتھیاروں(Kinetic Weapons) کا استعمال کرتے ہوئے جس قوت قاہرہ اور ضربتِ دامرہ کا مظاہرہ کرنے کا آغاز کیا ہے وہ بے حد خطرناک اور خوفناک مضمرات وعواقب کا حامل ہے۔کوبی مقتدرہ کے ذریعہ اس قوت قاہرہ اور ضربت دامرہ کا مبینہ اظہار درج ذیل مواقع پر ہوا:

(ا) 26 دسمبر 2003: ایران کے مقام بام(Bam) میں آیا زلزلہ مبینہ طور پر کائنے ٹک اسلحہ سے لایا گیا زلزلہ تھا جس میں امت کے تقریباً پچاس ہزار افراد کی ہلاکت ہوئی اور پورا شہر تباہ وبرباد ہوگیا۔

(۲) 6 فروری 2004: انڈونیشیا کے پاپوا(Papua) صوبہ میں کائنے ٹک ہتھیاروں سے یکے بعد دیگرے متعدد بار لائے گئے زلزلوں سے غیر معمولی تباہی آئی جس میں بالخصوص شہر نبیرے(Nabire) تباہ ہوگیا۔

(۳) 7 فروری 2004: انڈونیشیا کے مغربی پاپوا(West Papua) صوبہ میں 7.1 درجہ پیمانے کے لائے گئے زلزلہ سے غیر معمولی نقصان ہوا اور جس نے پورے صوبے میں شدید تباہی مچادی۔

(۴) 18 فروری 2004: ایران میں تہران سے 650 کیلومیٹر مشرق میں نیشاپور کے اسٹیشن پر کھڑی ٹرین پر مبینہ طور پر کائنے ٹک اسلحوں سے کیے گئے حملوں سے ہوئی تباہی جس میں تقریباً 20 کیلومیٹر تک ٹرین دوڑتی رہی ہے اور راس میں

Marfat.com

دھماکے ہوتے رہے جس سے کثیر جانی اور مالی نقصانات ہوئے۔

(۵) 24 فروری 2004: مراقش کے مغربی ساحل کے قریب مبینہ طور پر کائنے تک اسلحوں سے لائے گئے زلزلہ سے ہونے والی تباہی جس میں امت کے ہزاروں افراد کی ہلاکت ہوئی اور کثیر مالی نقصانات ہوئے۔

(٦) 22 اپریل 2004: اس بات کا قوی امکان ہے کہ شمالی کوریا میں ریونگ چون (Ryongchon) میں ہونے والا ٹرین کا دھماکہ بھی مبینہ طور پر کائنے تک اسلحہ سے کیا گیا حملہ تھا۔

(۷) 24 جون 2004: اس بات کا قوی امکان ہے کہ جنوب مشرقی ایران میں زاہدان کے قریب کھڑے ٹینکروں اور دیگر گاڑیوں میں ہونے والا دھماکہ بھی کوکبی مقتدرہ کے ذریعہ کائنے تک اسلحہ سے کیا گیا حملہ تھا جس میں شدید جانی نقصانات ہوئے۔

(۸) 26 دسمبر 2004: انڈونیشیا کے آچے (Aceh) صوبہ کے ساحل پر مبینہ طور پر کائنے تک اسلحے سے کیا گیا حملہ جس کے نتیجے میں پہلے 8.9 درجے کا زلزلہ آیا اور پھر سمندری لہریں (Tsunami) اٹھیں جس نے پورے بحر ہند کے سواحل پر عظیم جانی اور مالی تباہی مچادی۔ صرف انڈونیشیا کے صدفی صد مسلم آبادی کے علاقہ آچے (Aceh) میں دو لاکھ اموات ہوئیں اور پورا صوبہ تباہ و برباد ہو گیا۔ 26 دسمبر 2003 میں بام اور 26 دسمبر 2004 میں آچے میں آئے زلزلے قدرتی اتفاقات نہیں بلکہ کوکبی کارروائی تھے۔

Marfat.com

تدبیر و توجیہ۔اوّل

منصبی ذمہ داری

(۱) امتِ مسلمہ کی موجودہ صورتِ حال اور اس کے سامنے پیدا ہو جانے والے خطرات کے حوالے سے ان تفصیلات کے تناظر میں درج ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:

(۱) امت کی قیادت ـــــــ حکمراں، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیانِ معاشرہ ـــــــ نے میثاقِ مُحمدی کو یکسر بھلا دیا، جس کے تحت ان کا فرض منصبی تھا اور ان کے تبتع میں پوری امتِ مسلمہ کا کہ وہ دین کو قائم رکھتے، اس کی حفاظت کرتے، دین اللہ اور امتِ مسلمہ پر عارض ہونے والی ابلیسی۔دجالی قوت اور ان کی سازشوں کی مراقبت کرتے، ان کو آمادۂ فساد ہونے سے روکنے کے لئے استعداد کی ذمہ داری پوری کرتے اور ان مفاسد کے خلاف جہاد کرتے۔لیکن تاریخ کا جائزہ اور آج پیدا ہونے والی صورت حال شاہد ہے کہ انہوں نے ایسا نہیں کیا بلکہ اس 'میثاق محمدی' کو یکسر پس پشت ڈال دیا اور دین کو مذہب بنا کر خود عملاً ابلیس اور دجال کے آلۂ کار ہو گئے یا کم از کم ان کے راستے میں مزاحم بننے کی جگہ انہیں راہ دے دی۔

(۲) بہر حال امت کی قیادت کو ان شاءاللہ اس کی جواب دہی عند اللہ کرنی ہے اور وہ علیم و خبیر سب کچھ دیکھ رہا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔

(۳) اب 'میثاقِ مُحمدی' کی ذمہ داری بہر حال نبی امی کے حوالے سے ''امیین'' یعنی عامۃ المسلمین پر باقی ہے۔اور انھیں اس تعلق سے حتی المقدور کوشش کرنی چاہئے۔

(۴) ''میثاقِ محمدی'' کی ذمہ داریوں کا احساس کرنا اور ان کی سرانجام دہی امت کے کسی طبقے کے لئے مخصوص نہیں۔ یہ ذمہ داری بحیثیت امت ہر فرد پر عاید ہوتی ہے، لہٰذا امت کے ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کی کماحقہ ادائیگی کے لئے کمربستہ ہو جائے اور کوشاں ہو اور اسی ذمہ داری کی ادائیگی میں اپنی جان کھپا دے۔

(۵) خلافتِ راشدہ کے بعد جب اس امت کو اس کی اصل راہ سے ہٹایا گیا تو اس میں ایسی قدریں داخل کی گئیں جنہوں نے بالآخر پوری امت کو مفلوج اور معطل محض بنا کر رکھ دیا۔ ان مفاسد میں سب سے خطرناک جرثومہ وہ تھا جس نے امت کے مزاج (Ethos) میں ''کام چلاؤ پن'' (Ad-hocism) پیدا کر دیا۔ ''کام چلاؤ پن'' (Ad-hocism) کی بیماری کے درج ذیل علامتیں ہیں جو خلافتِ راشدہ کے بعد پوری مسلم تاریخ کا حصہ رہی ہیں:

(۱) امت کی قیادت ——— حکمرانوں، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیانِ معاشرے کا خصوصی طور پر غفلت، خوش فہمی، خود ساختہ تصوراتی احساسِ عظمت اور خود ستودہ تنہائی کے چار بیز کمبل اوڑھ کر سو جانا۔

(۲) قیادت ——— حکمرانوں، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیانِ معاشرہ ——— کا عامۃ المسلمین کو کلی طور پر اپنی قیادت پر بھروسہ کرنے کی تاکید کرنا بلکہ اس کے لئے بزور مجبور کرنا اور اپنی قیادت کے علم، فہم، شعور، معلومات، حرکیت، قوت، صلاحیت اور عظمت کا احساس لئے ہوئے کاروبارِ حیات اور فرائضِ منصبی کو ان کے حوالہ کر کے مطمئن ہو کر بےفکر رہنے پر مجبور کرنا۔

(۳) سر''پر اچانک'' مصیبت کے آجانے پر قیادت ——— حکمرانوں، علماء، مشائخ،

Marfat.com

دانش وران اور اعیانِ معاشرہ ـــــ کا عامۃ المسلمین کو مطعون کرنا اور مصیبتوں کے آنے کا سبب بتلانا،

(۴) سر ''پر اچانک'' آئی مصیبت کو ٹالنے کے لئے الٹے سیدھے ''جبی'' اور ''وقتی'' ادھ کچے اقدامات کرنا جس کی روح میں درج ذیل ترجیحات ہوں:

(۱) قیادت ـــــ حکمراں، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیانِ معاشرہ ـــــ کے ذریعہ سب سے پہلے اپنے مفادات کی حفاظت کرنا اور اس کام کو ہی امت کی حفاظت قرار دینا۔

(۲) قیادت کے ذریعہ پہلی ترجیح کی تکمیل کے بعد قیادت کے معاون طبقات یا افراد کے مفادات کی حفاظت کرنا۔

(۳) قیادت کے ذریعہ ماقبل کی دو ترجیحوں کی تکمیل کے بعد عامۃ المسلمین کو حالات کے رحم و کرم پر چھوڑ دینا اور اس اصول پر عمل کرنا کہ ''پانی اپنی سطح خود قائم کر لیتا ہے۔

(۴) قیادت کا دین اللہ کی حفاظت کرنے اور ''میثاقِ محمدی'' کی حامل امت محمدیہ کے مفادات کی حفاظت کرنے سے کلی طور پر آنکھیں موند لینا۔

(۵) مصیبت کے ٹل جانے یا گزر جانے کے بعد قیادت ـــــ حکمرانوں، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیانِ معاشرہ ـــــ کا حسب سابق ـــــ غفلت، خوش فہمی، خود ساختہ تصوراتی احساس عظمت اور خود ستودہ تنہائی کی چادر اوڑھ کر سو جانا۔ اور اسی طرح حسب سابق عامۃ المسلمین کو کلی طور پر اپنی قیادت پر بھروسہ کرنے کی تاکید کرنا بلکہ مجبور کرنا اور قیادت کے علم، فہم، شعور، معلومات، حرکیت،

قوت، صلاحیت اور عظمت کا احساس لئے ہوئے کاروبار حیات اور فرائض منصبی کو ان کے حوالہ کر کے مطمئن ہو کر نچنت رہنے پر مجبور کرنا۔

(۶) یہی سب کچھ تیرہ سو سالوں سے ہوتا چلا آ رہا تھا لہٰذا امت کو کسی نہ کسی دن اس مقام پر پہنچنا ہی تھا جہاں مہلت کار اور فرصت کار کی سڑک ختم ہو جاتی۔ آج وہی گھڑی آ گئی ہے۔ لیکن یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ ''مہلت کار'' اور ''فرصت کار'' کی سڑک ختم ضرور ہو گئی ہے لیکن صرف قیادت ــــ حکمرانوں، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیانِ معاشرہ ــــ کے لئے۔ ''میثاقِ محمدی'' کی حامل امتِ محمدیہ اور بالخصوص عامۃ المسلمین کے لئے قطعاً نہیں۔ نبی رحمت ﷺ کے امتی ــــ یہ امی ــــ فیس لینے والے ڈاکٹر نہیں بلکہ تیماردار ہیں۔ ان کی زندگی میں ایسی کوئی گھڑی آنے والی نہیں کہ وہ مریض کے سرہانے سے اٹھ جائیں۔

(۷) ''میثاقِ محمدی'' کی حامل امت کے لئے ناگزیر ہے کہ وہ تیرہ سو سالوں سے چلے آ رہے Ad-hocism کے اس تکلیف دہ ڈرامے کا خاتمہ کر دیں۔

(۸) ''میثاقِ محمدی'' کی حامل امت کے لئے ضروری ہے کہ وہ پوری سنجیدگی کے ساتھ درج ذیل چیزوں کی طرف متوجہ ہوں:

(۱) منصوبہ بندی

(۲) تدبیر سازی

(۳) صلاحیت سازی ــــ اور

(۴) تعمیل

Marfat.com

منصوبہ بندی، تدبیر سازی اور تعمیل

(۱) ''میثاقِ محمدی'' کی حامل امت مسلمہ کے ہر فرد کے لئے (ظاہر ہے اس میں قیادت ــــــ حکمراں، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیان بھی لازماً شامل ہے) اور بالخصوص عامۃ المسلمین کی اولین ذمہ داری ہے کہ وہ مصابراتی سطح پر فی الفور منصوبہ بندی، تدبیر سازی اور تعمیل پر کام کا آغاز کردے۔

(۲) مصابراتی سطح سے مراد بیک وقت تین سطحیں ہیں:

(۱) امتی سطح

(۲) احزابی سطح

(۳) انفرادی سطح

(۳) امت مسلمہ کے لئے ناگزیر ہے کہ وہ درج ذیل امور کے تعلق سے اقدامات کرے:

(۱) منصوبہ بندی: منصوبہ بندی سے مراد ہے'' میثاقِ محمدی'' کے مطابق عالم انسانیت بلکہ کائنات کی اس آخری امت کے فرائض منصبی کو سامنے رکھ کر منصوبہ بندی کرنا۔

(۲) تدبیر سازی: تدبیر سازی سے مراد'' میثاقِ محمدی'' کے مطابق عالم انسانیت بلکہ کائنات کی اس آخری امت کے فرائض منصبی کی ادائیگی کے لئے تیار کردہ

Marfat.com

منصوبہ کی تکمیل کے لئے حالات وکوائف کو سامنے رکھ کر اسے روبہ عمل لانے کے لئے تدبیر سازی کرنا۔

(۳) صلاحیت سازی: صلاحیت سازی سے مراد ہے "میثاقِ محمدی" کے مطابق عالم انسانیت بلکہ کائنات کی اس آخری امت کے فرائض منصبی کی ادائیگی کے لئے تیار کردہ منصوبہ اور تدبیر کی تکمیل کے لئے مطلوب فردی اور غیر فردی صلاحیت سازی کرنا۔

(۴) تعمیل: تعمیل سے مراد ہے "میثاقِ محمدی" کے مطابق عالم انسانیت بلکہ کائنات کی اس آخری امت کے فرائض منصبی کی ادائیگی کے لئے تیار کردہ منصوبہ، تدبیر اور صلاحیت کو بروئے کار لا کر مقاصد تک پہنچنا۔

(۴) امتِ مسلمہ کے لئے ناگزیر ہے کہ وہ درج ذیل نکات پر اقدامات کرے:

(۱) (۱) طویل المدت منصوبہ بندی

(۲) طویل المدت منصوبہ کے لئے تدبیر سازی

(۳) طویل المدت منصوبہ اور تدبیر کے لئے صلاحیت سازی

(۴) طویل المدت منصوبہ، تدبیر اور صلاحیت کے ساتھ تعمیل

(۲) (۱) وسط مدتی منصوبہ بندی

(۲) وسط مدتی منصوبہ کے لئے تدبیر سازی

(۳) وسط مدتی منصوبہ اور تدبیر کے لئے صلاحیت سازی

(۴) وسط مدتی منصوبہ، تدبیر اور صلاحیت کے ساتھ تعمیل

(۳) (۱) قلیل مدتی منصوبہ بندی

Marfat.com

(۲) قلیل مدتی منصوبہ کے لئے تدبیر سازی

(۳) قلیل مدتی منصوبہ اور تدبیر کے لئے صلاحیت سازی

(۴) قلیل مدتی منصوبہ، تدبیر اور صلاحیت کے ساتھ تعمیل

(۴) (۱) فوری منصوبہ بندی

(۲) فوری منصوبہ کے لئے تدبیر سازی

(۳) فوری منصوبہ اور تدبیر کے لئے صلاحیت سازی

(۴) فوری منصوبہ، تدبیر اور صلاحیت کے ساتھ تعمیل

(۵) (۱) حادثاتی منصوبہ بندی

(۲) حادثاتی منصوبہ کے لئے تدبیر سازی

(۳) حادثاتی منصوبہ اور تدبیر کے لئے صلاحیت سازی

(۴) حادثاتی منصوبہ، تدبیر اور صلاحیت کے ساتھ تعمیل

(۶) (۱) کامیابی کی صورت میں طویل مدتی، وسط مدتی، قلیل مدتی، منصوبہ بندی

(۲) ان کے مطابق تدبیر سازی

(۳) ان منصوبوں اور تدبیروں کے مطابق صلاحیت سازی

(۴) ان منصوبوں، تدبیروں اور صلاحیتوں کے ساتھ تعمیل

(۷) (۱) جزوی کامیابی کی صورت میں طویل مدتی، وسط مدتی، قلیل مدتی اور فوری منصوبہ بندی

(۲) ان کے مطابق تدبیر سازی

(۳) ان منصوبوں اور تدبیروں کے مطابق صلاحیت سازی

Marfat.com

(۴) ان منصوبوں، تدبیروں اور صلاحیتوں کے ساتھ تعمیل

(۸) (۱) کلی ناکامی کی صورت میں طویل مدتی، وسط مدتی، قلیل مدتی، اور فوری منصوبہ بندی

(۲) ان کے مطابق تدبیر سازی

(۳) ان منصوبوں اور تدبیروں کے مطابق صلاحیت سازی

(۴) ان منصوبوں' تدبیروں اور صلاحیتوں کے ساتھ تعمیل

(۹) (۱) جزوی ناکامی کی صورت میں طویل مدتی، وسط مدتی، قلیل مدتی اور فوری منصوبہ بندی

(۲) ان کے مطابق تدبیر سازی

(۳) ان منصوبوں اور تدبیروں کے مطابق صلاحیت سازی

(۴) ان منصوبوں، تدبیروں اور صلاحیتوں کے ساتھ تعمیل

(۱۰) (۱) غیر واضح ہیجانی حالت کی منصوبہ بندی

(۲) ان کے مطابق تدبیر سازی

(۳) ان منصوبوں اور تدبیروں کے مطابق صلاحیت سازی

(۴) ان منصوبوں، تدبیروں اور صلاحیت کے ساتھ تعمیل

(۵) حقیقت واقعہ یہ ہے کہ آج امت مسلمہ بالآخر اس مقام پر آگئی ہے جس کی نزاکت کی تاریخ میں نظیر نہیں مل سکتی۔ آج بھی امت کی ''قیادت'' ایک اہم رول ادا کر سکتی ہے۔ بلا شبہ ایسا کرنا ''تلافی مافات'' اور ''کفارے'' کی ایک صورت ہوگا۔

عین ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے طفیل آخرت میں ان کے ساتھ رحم کا معاملہ

Marfat.com

کرے۔(ہود۹۶تا۱۰۲) اور (لتتبعن سنن الذین من کان قبلکم: الحدیث)

(۶)اس ’’تلافی مافات‘‘ کی اچھی اور نیک صورتوں کی کوئی حد نہیں۔اللہ تعالیٰ جس کو جتنی توفیق دے۔واللہ ولی التوفیق۔یہ عاجز اسی کی دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سبھوں کو زیادہ سے زیادہ خیر کی توفیق دے دیں۔لیکن ــــــــ حکمراں،علماء،مشائخ،دانش وران اور اعیان معاشرہ کم ازکم اتنا تو کریں کہ وہ عامۃ المسلمین کو مصابراتی سطح پر اقدامات کرنے سے نہ روکیں۔کم ازکم وہ اس کا تو لحاظ کریں کہ کوبی مقتدرہ نے سرکاری،غیر سرکاری اور مصابراتی سطح پر مذکورہ منصوبوں،تدبیروں،صلاحیتوں اور تعمیل کے لئے کیا کیا صورتیں جاری کررکھیں ہیں۔

(۷)تلافی مافات کی دستیاب نادر صورت:

امتِ مسلمہ محمدیہ پر اللہ تعالیٰ کا فضل خاص ہے کہ اس نے ہمیشہ نازک موقعوں پر اس امت کو اپنی خصوصی نصرت سے نوازا ہے۔اس نازک موقعہ پر بھی اس نے امت کی قیادت کے لئے تلافی مافات کی ایک نادر صورت یا نَفَق پیدا کردی ہے۔کاش قیادت او رعامۃ المسلمین اپنی اپنی جگہ اس صورت سے بھر پور استفادہ کرسکیں۔یہ نادر صورت ہے وہ فضا جو اس وقت ساری دنیا میں قائم ہے اور جس کے تین درج ذیل ستون ہیں:

(۱) تجمہر (Democratisation)

(۲) لبرلائزیشن (Liberalisation)

(۳) گلوبلائزیشن (Globalisation)

یہ صورت حال تادیر قائم رہنے والی نہیں۔بہر حال یہ وقت امت کی دانش مندی اور مجتہدانہ بصیرت کے امتحان کا ہے کہ وہ کس طرح ان تین بھول بھلیوں میں گم ہونے کی بجائے

Marfat.com

ان سے استفادہ کرتے ہوئے تلافی مافات کی صورت نکالتی ہے۔ فی الوقت ان تین چیزوں سے معمور فضاء میں قیادت اور عامۃ المسلمین درج ذیل طریقوں سے استفادہ کر سکتے ہیں:

(۱) قیادت مذکورہ منصوبوں، تدبیروں اور تعمیلات کی بھرپور تکمیل اپنی سطح سے کرتے ہوئے عامۃ المسلمین کو بھی پورا موقعہ فراہم کرے تا کہ وہ بھی معصاباتی سطح سے انہیں پورا کریں۔

(۲) قیادت اور عامۃ المسلمین ایسا کرتے ہوئے ایک دوسرے سے رقیبانہ کی بجائے تکمیلی یا کم از کم مجاورانہ رویہ رکھیں۔

جہاں تک منصوبہ سازی، تدبیر سازی، صلاحیت سازی اور تعمیل کا تعلق ہے اسے درج ذیل شکلوں میں انجام دیا جا سکتا ہے:

(۱) امتی (Ummatic)

(۲) سرکاری قومی (National Governmental)

(۳) غیر سرکاری رضا کارانہ (Non-Governmental Voluntary)

(۴) تاجرانہ (Commercial)

Marfat.com

تدبیر و توجیہ۔ سوم

مشکلات و موانع

(۱) یہ عاجز اس بات سے اچھی طرح واقف ہے کہ امت کی حقیقی صورتِ حال کیا ہے اور مذکورہ منصوبوں، تدبیروں اور صلاحیتوں کے حصول اور انہیں بروئے کار لا کر تعمیل کو انجام دینا کتنا مشکل ہے۔ یہ صورتِ حال عملاً ناممکن اور محال اور اصولاً ناممکن اور محال کی سرحد کو چھوتی ہوئی ہے۔ لیکن اس عاجز کا احساس ہے کہ ایسی صورت حال میں بھی مشکلات اور موانع کا درست، حقیقی اور متعین ادراک بجائے خود ایک یافت ہوتا ہے جس سے اکثر اوقات نئی راہیں کھلتی ہیں۔ آنحضور ﷺ نے ایسی ہی راہوں کا ذکر ''فرج'' اور ''نفق'' کے ذریعہ فرمایا ہے۔ چنانچہ امتِ مسلمہ پر لازم ہے کہ وہ مشکلات اور موانع کو زیر بحث لائیں تا کہ ان کا درست، حقیقی اور متعین ادراک حاصل ہو۔ ایسا کرنا نئی راہوں کے کھلنے کا باعث ہو جاتا ہے۔

(۲) جہاں تک مذکورہ منصوبہ بندی، تدبیر سازی، صلاحیت سازی اور تعمیل کا تعلق ہے تو اس عاجز کے نزدیک ان کی سرانجام دہی میں اہم مشکلات و موانع درج ذیل ہیں:

(۱) صدیوں پرانی مؤقتیت یا عبوریت (Ad-hocism):

خلافتِ راشدہ کے بعد امتِ مسلمہ ایک عظیم سازش کے تحت ایسے افکار، نظام اور عمل میں جکڑ دی گئی جس کا لازمی نتیجہ مؤقتیت یا عبوریت کی شکل میں ظاہر ہوا۔ اب یہی مؤقتیت نہ صرف امت بلکہ قران، سنت اور اسلام ـــــ دین اللہ ـــــ

کا مزاج (Ethos) قرار پائی ہے۔ جب کہ حقیقت بالکل الٹی ہے۔ اسلام —— دین اللہ —— قران، سنت رسول اللہ ﷺ اور، اصحاب رسول ﷺ کی پوری حیات میں اس مؤقتیت یا عبوریت کی کوئی جگہ نہیں تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ اصلی اسلام، قران، سنت اور امتِ مسلمہ کا حقیقی مزاج اس مؤقتیت کے پہاڑ کے نیچے کہیں دب کر سسک رہا ہے لیکن ان کی آہیں بھی سنائی نہیں دے رہی ہیں۔ جب تک اس پہاڑ کو گویا ڈائنامائٹ سے اڑا کر ہٹایا نہیں جائے گا اسلام کا حقیقی مزاج سامنے نہیں آ سکے گا۔

(۲) مطلوبہ قوت۔ حقیقی قوت۔ عارضہ

(Potentiality-Actuality Syndrome)

صدیوں تک مؤقتیت یا عبوریت (Ad-hocism) کی فضا اور ماحول میں رہنے کے سبب امت کی حیویت تقریباً ختم ہو چکی ہے اور امت فی الواقع ''محتضر'' ہو چکی ہے۔ اس صورتِ حال میں اس کے اندر مطلوبہ قوت۔ حقیقی قوت عارضہ (Potentiality-Actuality Syndrome) پیدا ہو گیا ہے۔

یہ وہ صورتِ حال ہے جب کسی قوم کو بقا کا مسئلہ درپیش ہو اور بقا کو یقینی بنانے کے لئے مطلوبہ کم سے کم قوت و وسائل اور دستیاب حقیقی وسائل میں ناقابل یقین اور بین قطبین دوری یا فصل واقع ہو جائے۔

(۳) علماء۔ مشائخ۔ مذہبی اقدار۔ عارضہ (Ulama-Mashaikh- Religious Values Syndrome) اسلام۔ دین اللہ۔ اور امتِ مسلمہ محمدیہ کی بقاء اور بحالی کی راہ کی سب سے بڑی مشکل علماء۔ مشائخ۔ مذہبی اقدار عارضہ ہے۔ تاریخ رسالت و نبوت میں نبی

Marfat.com

اور رسول کے آنے کی گھڑی وہی رہی ہے جب:

(۱) حاملِ کتاب وسنت قوم پر پوری طرح علماء۔ مشائخ۔ مذہبی اقدار عارضہ کا غلبہ ہو جائے ـــــ یا

(۲) مجتبی قوم کے ملاء پوری طرح علماء۔ مشائخ۔ مذہبی اقدار عارضہ کے تابع ہو جائیں۔

(۳) علماء۔ مشائخ۔ مذہبی اقدار عارضہ زندگی کے ہر شعبے سے دین اللہ کو پوری طرح بے دخل کرنے میں کامیاب ہو جائے۔

آج امتِ مسلمہ پوری طرح علماء۔ مشائخ۔ مذہبی اقدار عارضہ کی گرفت میں آچکی ہے۔ لیکن ہم نبی آخر الزماں ﷺ کی امت اور آخری امت ہیں اس لئے یہ زمانہ دراصل حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے آنے کا ہی زمانہ ہوسکتا ہے۔ حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی آمد دراصل علماء۔ مشائخ۔ مذہبی اقدار کے خاتمہ کا اعلان ہوگا۔ ان شاءاللہ۔

(۴) مذہبی علوم۔ مذہبی اقدار عارضہ (Religious Sciences- Religious Values Syndrome) امتِ مسلمہ میں سب سے زیادہ مظلوم طبقات علماء اور مشائخ کے ہیں۔

اسی طرح ظلم کا سب سے بڑا میدان مذہبی علوم اور مذہبی اقدار کا میدان ہے۔ علماء اور مشائخ سب سے زیادہ مظلوم اس طرح ہیں کہ مذہبی علوم کے نام سے صدیوں سے انہیں جو کچھ پڑھایا گیا اور مذہبی اقدار کے نام سے انہیں جو کچھ سکھایا گیا اس کا اسلامی علوم اور اسلامی اقدار سے دور دور کا کوئی واسطہ نہیں۔ ان بے چاروں نے پوری دیانت داری اور خلوص کے ساتھ ان

Marfat.com

مذہبی علوم کو اسلامی علوم کے نام سے نہ صرف یہ کہ پڑھا بلکہ اس کی ترویج، صیانت اور حفاظت میں اپنی زندگی کھپادی۔ اسی طرح ان بے چاروں نے پوری دیانت داری اور خلوص کے ساتھ ان مذہبی قدروں کو اسلامی اقدار کے نام سے نہ صرف سیکھا بلکہ اس کی ترویج، صیانت اور حفاظت میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔

لیکن ان کی یہی دیانت داری یا ان کا یہی خلوص دراصل انہیں سب سے زیادہ مظلوم ہوتے ہوئے سب سے بڑا ظالم بھی بنا گیا۔ چنانچہ اسلامی علوم او راسلامی اقدار کی ترویج، حفاظت اور صیانت کے نام پر انہوں نے نسلاً بعد نسلٍ ان مذہبی علوم اور مذہبی اقدار کو منتقل کر کے اور مسلم معاشرے کو ان کے تابع رکھ کر امتِ مسلمہ اور دین اللہ کی ہر قوت کا خاتمہ کر دیا۔

نبوت و رسالت کی تاریخ میں ایسا کبھی نہیں ہوا کہ علماء و مشائخ نے اسلامی علوم اور اسلامی اقدار سے مذہبی علوم اور مذہبی اقدار کی طرف منتقل ہو جانے کے بعد مراجعت کی ہو۔ (الاعراف ۴۱۔۳۵)

(۵) طبقاتی عارضہ (Class Syndrome)

عہدِ حاضر میں امتِ مسلمہ کی بحالی میں واقع مشکلات و موانع میں ایک عظیم مشکل اور مانع طبقاتی عارضہ (Class Syndrome) ہے اس عارضہ نے امت کو پہلے دو حصوں میں پھر سینکڑوں حصوں میں منقسم کر کے تتر بتر کر رکھا ہے۔ اور سنگین سے سنگین حالات میں بھی یہ امت اپنی ساری طاقت کو نہ یکجا کر پاتی ہے اور نہ بروئے کار لا پاتی ہے۔ طبقاتی عارضہ کی پہلی تقسیم ہے:

(۱) افقی Horizontal ____ اور ____

Marfat.com

(۲) عمودی Vertical

پھر پوری امت انہیں دو تقاسیم میں سینکڑوں ٹکڑوں میں بنٹ کر رہ گئی ہے یعنی ہر طبقے اور اس کے ذیلی طبقے میں پائی جانے والی افقی اور عمودی تقاسیم۔ پھر ان میں ہر طبقہ اصل طبقاتی عارضہ (Class Syndome) کے تحت بیمار اور لاغر ہو کر جاں کنی کی حالت کو پہنچ گیا ہے۔

امت میں موجود طبقاتی عارضہ (Class Syndome) کی تین بڑی صورتیں ہیں:

(۱) حکمراں ——— عامۃ المسلمین تقسیم یا خلیج

(۲) علماء و مشائخ ——— عامۃ المسلمین تقسیم یا خلیج

(۳) مذہبی علوم ——— عصری علوم تقسیم یا خلیج

(۱) حکمراں.........عامۃ المسلمین تقسیم یا خلیج:

خلافتِ راشدہ کے بعد حضرت عمر ابن عبدالعزیز کے عہد کو چھوڑ کر یہ تقسیم زیادہ راسخ اور یہ خلیج زیادہ وسیع ہوتی جا رہی ہے۔ آج حکمرانوں اور عامۃ المسلمین کے مابین واقع خلیج بالکل آخری صورت اختیار کر چکی ہے۔ یعنی گویا ایک ڈبے کے دو جانب دو بالکل مخالف سمت میں لگے دو انجن جو اپنی اپنی سمت آگے بڑھنے اور ڈبے کو لے جانے کے لئے زور آزمائی کر رہے ہوں۔

حکمران بھی انسان ہوتے ہیں۔ ان کے اندر بھی وہ ساری خوبیاں اور خامیاں پائی جاتی ہیں جو انسان کا خاصہ ہے۔ چنانچہ تاریخ میں حکمرانوں کی متعدد قسمیں پائی جاتی رہی ہیں مثلاً

(۱) نیک حکمراں

(۲) نیک مگر بزدل / کمزور حکمراں

(۳) خود غرض حکمراں (خود کفیل مسلم مگر خود غرض حکمراں)

(۴) برے حکمراں (خود کفیل مسلم مگر ظالم حکمراں)

(۵) نہایت برے حکمراں (کمزور، بزدل، خود غرض، شیطانی قوتوں کے عمیل ظالم حکمراں)

دجّالِ اکبر کی آمد کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے کہ امتِ مسلمہ میں حکمرانوں کی صورتِ حال چوتھے درجے سے پانچویں درجے کی طرف چلی جائے۔

ابھی چند ہفتوں قبل شائع ہونے والی ٹامی فرینکس (Tommy Franks) کی کتاب امیریکن سولجر (American Soldier) اگرچہ ایک سنسر کردہ کتاب ہے لیکن اس کے باوجود اس میں مندرجہ معلومات امتِ مسلمہ کے موجودہ حکمرانوں کی خوبیوں/خامیوں اور ان کی حقیقی صورتِ حال کو پوری طرح اجاگر کرتی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

(General Tommy Franks: American Soldier: Reagon Books, 2004)

Marfat.com

تدبیر وتوجیہ۔ چہارم

اہداف ومقاصد

(۱)اس باب میں تدبیر وتوجیہ کے حوالے سے کچھ باتیں ''فتنۂ دجال اکبر: خطرات و تدابیر'' اور دجال اکبر: تفکیر ،تدبیر اور تعمیل: جلد اوّل'' میں عرض کردی گئی ہیں۔مزید چند امور ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

(۲)عالم عیسائیت سے بالعموم مفاہمت، باہم افہام وتفہیم اور غیر معاندانہ تعلق یا کم ازکم غیر مشکوک تعلقات استوار کرنے کی کوشش کی جانی چاہیے۔

(۳)رومن کیتھولک کلیسا یعنی ویٹیکن (Vatican) سے اعلیٰ ترین سطح سے مقامی سطح تک امت کے مفاہمانہ اور خوش گوار روابط کی ابتداء کی جانی چاہیے۔

(۴)رومن کیتھولک کلیسا کی طرح اور اسی درجے پر دیگر آرتھوڈوکس کلیسیا مثلاً:

(۱)	یونانی آرتھوڈوکس کلیسیا	(Greek-Orthodox Church
(۲)	شامی آرتھوڈوکس کلیسیا	Syrian Orthodox Church
(۳)	روسی آرتھوڈوکس کلیسیا	Russian Orthodox Church
(۴)	قبطی آرتھوڈوکس کلیسیا	Coptic Orthodox Church
(۵)	ارمنی کلیسیا	Armenian Church

سے بھی مفاہمانہ اور خوش گوار روابط کی ابتداء کی جانی چاہیے۔

(۵) یہ روابط نہایت پروقار، عالمانہ اور مفاہمانہ ہونے چاہئیں۔اس عاجز کا اندازہ ہے

کہ اس تعلق سے سب سے بڑی مشکل خود امت مسلمہ محمدیہ کے یہاں داخلی طور پر پیش آئے گی۔ اور وہ مشکل ہے درج ذیل امور کے تعلق سے امت کے علمی اور تجرباتی معیار کا ناقابلِ بیان حد تک پست ہونا:

(۱) امت کے پاس اسلام ـــــ دین اللہ ـــــ کا کوئی قابلِ لحاظ علمی وفکری سرمایہ موجود نہیں۔ سارا کا سارا سرمایہ ـــــ اسلام ـــــ مذہب کا ہے۔

(۲) امت کے پاس قرآن ـــــ الہدیٰ ـــــ جو پوری کائنات کے رب کی طرف سے بھیجا گیا ہے ـــــ پر مشتمل کوئی علمی وفکری سرمایہ موجود نہیں۔

(۳) امت کے پاس سنت رسول اللہ ﷺ ـــــ جو پوری انسانیت کے لئے بھیجی گئی تھی ـــــ پر مشتمل کوئی علمی وفکری سرمایہ موجود نہیں۔

(۴) امت کے پاس ان تمام مذاہب سے متعلق حقیقی اور براہ راست علم نہیں۔ امت اس تعلق سے اتنی تہی دامن ہے جس کا شاید اسے خود کوئی اندازہ نہیں۔ اگر اس کی تہی دامنی کو یوں ملخص کیا جائے تو نادرست نہ ہوگا۔ پچھلے تیرہ سو سالوں میں امت کا سب سے زیادہ تعامل عیسائیت سے ہوا۔ اس کے باوجود:

(۱) پوری دنیا میں امت کے پاس ایسی کوئی لائبریری پائی نہیں جاتی جہاں عیسائیت کے منابع، مصادر اور مراجع کا قابلِ لحاظ ذخیرہ دستیاب ہو۔

(۲) پوری دنیا میں امت کے پاس ایسے دس دانش ور مشکل سے دستیاب ہوں گے جو عیسائیت کا علم براہِ راست اس کے منابع، مصادر اور مراجع سے رکھتے ہوں۔

(۳) پوری دنیا میں امت کے پاس ایسے دس ''علماء'' مشکل سے دستیاب ہوں گے جو عیسائیت کا علم براہِ راست اس کے منابع، مصادر اور مراجع سے رکھتے ہوں۔

Marfat.com

دیگر مذاہب کے تعلق سے صورتِ حال کا اندازہ اسی سے لگایا جا سکتا ہے۔

(۶) عیسائی دنیا کے مذہبی تشخصات کے علاوہ عیسائی ملکوں سے بھی پروقار مفاہمانہ تعلقات استوار کئے جانے چاہییں۔

(۷) ہندوستان کے تمام مذاہب سے بالخصوص سناتن دھرم سے پروقار مفاہمانہ تعلقات استوار کئے جانے چاہئیں۔

(۸) ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ اور امتِ مسلمہ کے مابین تعلقات اور تعامل کے تعلق سے انقلابی فیصلے اور اقدامات کی فوری ضرورت ناگزیر محسوس ہوتی ہے۔ ان فیصلوں اور اقدامات کو درج ذیل نکات میں ملخص کیا جا سکتا ہے:

(۱) ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کو درپیش انہدام سے بچایا جائے۔

(۲) ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کو انہدام سے بچانے کی اولین صورت یہ ہو سکتی ہے کہ:

(۱) ریاستہائے متحدہ امریکہ اور امتِ مسلمہ کے مابین تصادم سے گریز کیا جائے۔

(۲) جہاں جہاں تصادم ہو رہے ہیں وہاں سے پروقار مفاہمانہ الگاؤ کی صورت نکالی جائے۔

(۳) جہاں ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ نادیدہ قوتوں کے ذریعہ بری طرح الجھا دیا گیا ہو وہاں سے اسے باہر آنے (Extrication) میں مدد دی جائے۔

(۴) یہ سارے اقدامات فی الفور ہوں۔

(۹) یہ ایک حقیقت ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کوبی مقتدرہ کے سامنے نہایت کمزور ہے۔ لیکن اگر دوسرے زاویہ سے دیکھا جائے تو یہ بھی ایک اٹل حقیقت ہے کہ فی

Marfat.com

الوقت امتِ مسلمہ محمدیہ کے مقاصد کے حصول کے لئے کوبکی مقتدرہ کے سامنے لائی جاسکنے والی وہ روئے ارض پر سب سے بڑی قوت ہے۔اس تناظر میں ریاستہائے متحدہ امریکہ: ینم شاکلہ امتِ مسلمہ کے لئے سب سے بڑا Deterrent ہوسکتا ہے۔

(۱۰) کوبکی مقتدرہ کی قوت، اس کے ارادے اوراس کے اقدامات کودیکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ امت کے پاس ریاستہائے متحدہ امریکہ: ینم شاکلہ کے Deterrent ہونے سے استفادہ کی مدت دس سالوں سے زیادہ نہیں۔اس عاجز کے نزدیک یہ صورتِ حال دس سال بھی برقراررہ جائے تو بساغنیمت ہوگی۔لہٰذا ان دس سالوں میں امت کو چاہئے کہ وہ اپنی ساری توانائی بروئے کارلاکر خالص امتی Deterrent حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

(۱۱) اس دوران امت کوبکی مقتدرہ سے کلی تصادم (Total Showdown) سے اجتناب کرتے ہوئے ہمہ دم خودکواس کے لئے تیار کرے۔

(۱۲) مذکورہ مقاصد کے حصول میں سب سے بڑی رکاوٹ امتِ مسلمہ کی موجودہ قیادت میں درج ذیل مسائل ہیں:

(۱) موجودہ قیادت میں موجودیاان کے مابین موثرایسے افراد کی بے حدکمی ہے جومثلاً ریاستہائے متحدہ امریکہ: شاکلہ اورریاستہائے متحدہ امریکہ: ینم شاکلہ کی باہم گتھی ہوئی رگوں اورنسوں (Veins and Sinews) کوالگ الگ پہچان سکیں یاایک ہی مخرج سے نکلی ہوئی بظاہر یکساں نظر آنے والی تجاویز کواس کے DNA کی بنیاد پرالگ الگ کر سکیں اوران کے مابین توازن رکھتے ہوئے خذ ماصفاودع ماکدر کافیصلہ کرسکیں۔

(۲) موجودہ قیادت میں ایسے افراد کی بے حدکمی ہے جومذکورہ نزاکتوں کالحاظ کرتے ہوئے تدبیرسازی کرسکیں۔

(۳) اسی طرح موجودہ قیادت میں ایسے افراد کی بے حد کمی ہے جو مذکورہ امور کی احسن تعمیل کر سکیں۔

(۱۳) ایسی نازک صورتِ حال میں جہاں ایک جانب قیادت کو دیانتدارانہ طور پر اس خوش فہمی سے نکل آنا چاہئے کہ وہ کما حقہ پوری امت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر رہی ہے وہیں دوسری جانب امتِ مسلمہ کو بھی اس خوش فہمی میں مبتلا نہیں رہنا چاہئے کہ اس کی قیادت کے اعمال اس کے لئے ''میثاق محمدی'' کے تعلق سے فرض کفایہ کی حیثیت سے قبول کر لئے جائیں گے اور ان سے باز پرس نہیں ہوگی۔

Marfat.com

تدبیر و توجیہ۔ پنجم

مصابراتی پیش قدمی

(۱) امتِ مسلمہ محمدیہ بالخصوص عامۃ المسلمین ''میثاقِ محمدی'' کے تحت اپنی ذمہ داریوں سے صرف نظر نہیں کر سکتے لہذا پیش قدمی کے بطور انھیں 'انسانی جانوں' کی حفاظت اور ان کی تکلیفوں اور مصائب کو کم کرنے کے لئے باضابطہ فیصلے کرنے چاہئیں۔

(۲) یہ پیش قدمی مصابراتی سطح پر (Non-Governmental) ٹاسک فورس (Task Force) کے قیام سے فی الفور کی جاسکتی ہے۔ ممکن ہو تو اس سلسلے میں متعلقہ حکومتوں سے باہم تعاون بھی کیا جانا چاہیے۔

(۳) عامۃ المسلمین تاریخی طور پر ہمیشہ 'انسانی جانوں' کی حفاظت اور ان کی تکلیفوں اور مصائب کو کم کرنے میں خدمات انجام دیتے رہے ہیں لیکن اس حوالے سے ان کے یہاں بعض بنیادی خامیاں پائی جاتی رہی ہیں۔ آئندہ ان خامیوں کے ساتھ کوئی فرد یا گروہ 'انسانی جانوں' کی حفاظت اور ان کی تکلیفوں اور مصائب کو کم کرنے میں قابل ذکر خدمت انجام نہیں دے سکتا۔ مذکورہ بنیادی خامیاں درج ذیل ہیں:

(۱) جیبی: امت میں انحطاط کے ساتھ ساتھ ہر کام جیبی ذاتی اور خانہ زاد سطح پر کئے جانے لگے۔

جس امت میں قران وسنت موجود ہو اس میں سینکڑوں سالوں سے بڑے بڑے اور عظیم الشان کام تک جیبی سطح پر ہونے لگیں تو انسانی تاریخ میں اس سے بڑے

Marfat.com

انحطاط کا تصور نہیں کیا جا سکتا ہے قطع نظر اس کے کہ ایسے کام کرنے والے مخلص ہوں یا غیر مخلص۔

(۲) غیر منظّم: امت میں انحطاط کے ساتھ ساتھ ہر کام غیر منظّم (داخلی سطح پر Micro-Level) طور پر ہونے کا رواج ہو گیا۔

(۳) غیر فنی: امت میں انحطاط کے ساتھ ساتھ ہر کام غیر فنی اور غیر ماہرانہ طور پر کرنے کا رواج ہو گیا۔

(۴) مؤقتی: امت میں انحطاط کے ساتھ ساتھ ہر کام مؤقتی اور عارضی طور پر کرنے کا رواج ہو گیا۔

(۵) عدم انتقالی: امت میں انحطاط کے ساتھ ساتھ ہر کام معلومات، مہارت اور تجربہ کی سطح پر یک نفری/ یک گروہی/ یک عہدی بن کر رہ گیا۔ ایسی کوئی صورت یا طریقۂ کار وضع کیا نہیں جا سکا یا ایسا طریقۂ کار برقرار نہ رہا کہ متعلقہ خدمات کی معلومات، مہارت اور تجربہ ایک نفر سے دوسرے نفر کو/ ایک گروہ سے دوسرے گروہ کو/ ایک نسل سے دوسری نسل کو/ ایک عہد سے آئندہ کے عہد کو منتقل کیا جا سکے۔

(۴) آئندہ 'انسانی جانوں' کی حفاظت اور ان کی تکلیفوں اور مصائب کو کم کرنے کی خدمت ——— جیبی، غیر منظّم، غیر فنی، مؤقتی اور عدم انتقالی خصوصیات رکھ کر ادا کرنا ہی ناممکن اور محال ہو گا۔

(۵) 'انسانی جانوں' کی حفاظت اور ان کی تکلیفوں اور مصائب کو کم کرنے کے حوالے سے پانچ اقسام کے ٹاسک فورس بنائے جا سکتے ہیں۔ جن کے کام اور خدمات متعین ہونے چاہئیں۔ یہ پانچ اقسام اور ان کی ذیل خصوصیات (Specialization) درج ذیل ہیں:

Marfat.com

(۱) طبی (Medical):

(الف) روایتی برائے زمانۂ امن (Conventional-Peace-time)

(ب) فاجعاتی۔ قحط ،سیلاب، زلزلہ ،حادثہ (Disaster-Famine, Flood, Accident)

(ج) شورش زدہ، حالات کے لئے مثلاً فسادات،شورش (Riots-Disturbances)

(د) روایتی برائے جنگ (Conventional-War-Time)

(ہ) غیرروایتی برائے جنگ (Non-Conventional-War-Time)

(۱) کیمیاوی (Chemical)

(۲) جراثیمی (Bacteriological)

(۳) جوہری (Nuclear)

(۴) حیاتیاتی (Biological)

(۵) طبیعیاتی مثلاً برقی (Physical-Electrical)

(۶) جسمانی (Physiological)

(و) نفسیاتی برائے تسلیہ (Psychological-Trauma Management)

(۲) امدادی وتحفظی (Salvage & Rescue):

(۱) ایسی مہارت سے لیس گروہ جو:

(۱) سیلاب ،قحط، زلزلہ، حادثات، فسادات، کیمیاوی، جراثیمی، جوہری، حیاتیا

Marfat.com

حادثات، اور زمانہ جنگ کے کیمیاوی، جوہری، جراثیمی، حیاتیاتی، طبعیاتی ضربات سے مجروح لوگوں کی جان بچائے اور انہیں نکال سکے۔

(۲) جو کیمیاوی، جوہری، جراثیمی، حیاتیاتی، طبیعیاتی آلودگی سے پر نعشوں کی تدفین کر سکے۔

(۳) کیمیاوی، جوہری، جراثیمی، حیاتیاتی، طبیعیاتی طور پر آلودہ اناج، نباتات، زمین، اشیاء، پانی، دودھ، مویشیوں اور پھل وغیرہ کے تعلق سے عام لوگوں کو مشورہ اور مدد دے سکے۔

(۴) ترسیلی (Logistical):

ایسی مہارت سے لیس گروہ جو:

(۱) بری (On Land)

(۲) نہری (Across Rivers)

(۳) بحری (In Sea & Ocean)

(۴) فضائی (In Air) اور

(۵) خلائی (In Space) ______

طور پر 'انسانی جانوں' کی حفاظت اور ان کی تکلیفوں اور مصائب کو کم کرنے کے لئے ضروری ترسیلی مدد (Required Logistic Help) پہنچا سکے۔

(۵) ابلاغی (Communicational):

ایسی مہارت سے لیس گروہ جو:

(۱) مصیبتوں میں گرفتار،

(۲) محصور،

(۳) لاپتہ،

(۴) بچھڑے،اور

(۵) منتشر

افراد کو ابلاغی طور پر:

(۱) حادثاتی علاقوں (Disaster Areas)

(۲) شورش زدہ علاقوں (Disturbed Areas)

(۳) جنگی علاقوں (War Zones)

_____ میں مربوط کر سکیں۔

(۶) مصابراتی طور پر ایسے ٹاسک فورس پانچ پہلوؤں سے لازماً خود کفیل ہوں۔ یہ پانچ ابعاد درج ذیل ہیں:

(۱) افرادی قوت (Personnel)

(۲) خصوصی آلہ جات (Special Equipments)

(۳) خصوصی مہارت (Specific Expertise)

(۴) مطلوبہ مالیات (Required Finance)

(۵) تخصص (Specialisation)

امت اس کا لازمی اہتمام کرے کہ مذکورہ پانچوں پہلوؤں کا حصول خالصتاً امتی کے وسائل کو بروئے کار لا کر ہو۔

(۷) مصابراتی طور پر ایسے 'ٹاسک فورس' کم از کم دس افراد پر مشتمل ہو سکتے ہیں۔

Marfat.com

(۸) مصابراتی طور پر 'ٹاسک فورس' درج ذیل سطحوں پر غیر سرکاری (Non-Governmental) اور رضا کارانہ (Voluntary) ہوں۔

(۱) مقامی (Local)

(۲) ضلعی (District)

(۳) صوبہ جاتی (Provincial)

(۴) ملکی (National)

(۵) منطقہ جاتی (Regional)

(۶) بین الاقوامی (International)

(۷) ارضی (Global)

(۹) ایسے' ٹاسک فورس' مقامی سطح سے لے کر ارضی سطح تک ممکن حد تک باہم معاونت (Co-ordination) اور ارتباط (Net-Working) بھی کر سکتے ہیں۔

(۱۰) مقامی سطح پر ایسے چھوٹے چھوٹے 'مصابراتی ٹاسک فورس' قائم کر کے امت کو بلا تفریق مذہب وملت 'انسانی جانوں' کی حفاظت اوران کی تکلیفوں اور مصائب کو کم کرنے کے لئے فی الفور اقدامات کرنے چاہئے۔

(۱۱) یہ بات پوری طرح واضح رہنی چاہئے کہ 'ٹاسک فورس' کی اصل خوبی ان کا حجم اور ان کے وسائل نہیں بلکہ درج ذیل امور ہیں:

(۱) مثالی نظم (Excellent Organisation)

(۲) سرعت (Swiftness)

(۳) حرکیت (Mobility)

Marfat.com

(۴) مہارت (Expertise)

(۵) تخصص (Specialisation)

چنانچہ ان خصائص سے بھرپور طور پر لیس ایک چھوٹا گروہ مذکورہ خوبیوں سے عاری بڑے گروہ سے ہزار گنا بہتر ہے۔

(۱۲) تخصص (Specialisation) کے حوالے سے درج ذیل امور قابل توجہ ہیں:

(۱) مصابراتی سطح پر صرف ایک کام میں تخصص پر مشتمل چھوٹا گروہ بہتر ہے اس بات سے کہ چار چیزوں میں ادھوری مہارت کے ساتھ بڑا گروہ ہو۔

(۲) مصابراتی سطح پر Micro تخصص بہتر ہے Macro صلاحیت اور تخصص سے

(۳) مقامی طور پر ایک بڑے 'ٹاسک فورس' سے بہتر ہے کہ چند افراد پر مشتمل چھوٹے چھوٹے سو گروہ ہوں جو الگ الگ سو چھوٹے چھوٹے (Micro) امور میں تخصص کے حامل ہوں۔ مثلاً زلزلہ میں ہر طرح کے کام کرنے سے بہتر ہے کہ کوئی گروہ چھوٹا ہو مگر صرف اس میں تخصص رکھتا ہو کہ وہ ملبے میں دبے صرف زندہ لوگوں کو نکالے۔

(۴) ایک بڑے 'ٹاسک فورس' سے بہتر ہے کہ سو نادر امور میں سو الگ الگ چھوٹے گروہ تخصص کے حامل ہوں۔ مثلاً ایسی جینیاتی طور پر تبدیل شدہ (Genetically Modified Cow or Sheep) گائے یا بھیڑ کو قابو میں کرنا جسے معاندانہ طور پر معاشرے میں چھوڑ دیا گیا ہو یا جو حادثاتی طور پر فطری گایوں یا بھیڑوں میں مل گئی ہو۔ یا جینیاتی طور پر تبدیلی شدہ پھل بیج یا فصل جو فطری پھلوں، بیجوں یا فصلوں میں مل گئی ہو یا ملادی گئی ہو۔ یا سنتھیٹک نانو پار

ٹیکلس (Synthetic Nano Particles) پر مشتمل اشیاء جو معاشرے میں فساد پیدا کرنے کے لئے ڈال دیئے گئے ہوں چنانچہ ایسے اشیاء سے معاشرے کو بچانے میں تخصص۔

(۱۳) ایک عام اندازہ کے مطابق امت کو آئندہ دس سالوں میں فی کس کم از کم دس افراد پر مشتمل تقریباً پانچ لاکھ ٹاسک فورس کی ضرورت درپیش ہوگی جن میں کم از کم ایک لاکھ ایسے ٹاسک فورس ہوں جن کا تخصص نادر امور میں ہو۔ ان میں وہ مطلوبہ تعداد شامل نہیں جو صرف زچگی (Maternity) اور نگرانی نوزائیدگان (Child-Care) سے متعلق ہے۔